ناشر ——— محمد یوسف قریشی
اہتمام ——— محمد بلال قریشی
قانونی مشیران ——— غلام مصطفےٰ قریشی ملتان
——— ملک محمد اشرف لاہور
طابع ——— پرنٹ یارڈ پرنٹرز لاہور
قیمت ——— -/100 روپے

سرِ راہ

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ جناب ظہیر احمد کا تازہ ترین ناول ''بلیک ڈراپس'' آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ ناول بھی سابقہ روایات کو برقرار رکھتے ہوئے آپ کے اعلیٰ معیار پر ضرور پورا اترے گا۔ یقیناً آپ اسے پڑھنے کے لئے بے چین ہوں گے۔ لیکن ناول پڑھنے سے پہلے اپنے چند خطوط اور ان کے جوابات بھی ملاحظہ کر لیں جو آپ نے میری درخواست پر ارسال کئے ہیں۔

سرگودھا سے ساجد کمال لکھتے ہیں۔ ''آپ کے ناول مجھے اتنے پسند ہیں کہ جب تک رات کو ناول نہ پڑھ لوں مجھے نیند ہی نہیں آتی۔ ڈائمنڈ بلاسٹر اور ایکشن مشن مجھے بے حد پسند آئے۔ ان کی تعریف کرنا سورج کو چراغ دکھانے والی بات ہے۔ آپ ہرگز ظہیر احمد کے ناول شائع کرنا بند نہ کریں۔ بلکہ ایک کی بجائے دو ناول ہر ماہ شائع کیا کریں۔''

محترم ساجد کمال صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ جہاں تک دو ناول ہر ماہ شائع کرنے کا تعلق ہے۔ اس سلسلے میں معذرت خواہ ہوں۔ ایک ناول ہی ہر ماہ شائع ہوتا رہے کافی ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ سے مہران آصف لکھتے ہیں۔ ''میرے ہاتھ میں اس وقت آپ کی کتاب ہے اور بہت مزے کی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کا نام اسی طرح اونچا رکھے۔ آمین۔ آپ ہی ظہیر احمد کے ناول شائع کریں اور دوسرے ناول بند کروائیں''

محترم مہران آصف صاحب۔ ناول پسند کرنے اور دعا دینے کا بہت شکریہ۔ آپ ہمیں تجاویز دیں کہ ہم انہیں مزید کیسے بہتر کر سکتے

ہیں۔ اپنی دعاؤں میں یاد رکھے گا۔

بہاولپور سے جبار خان لکھتے ہیں۔ ”وار گینگ، گریٹ ایجنٹس اور ایکشن مشن۔ یہ ناول انتہائی شاندار لگے۔ مبارک ہو۔ ظہیر احمد کے دوسرے ناول اور آپ کے شائع کردہ ناولوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ آپ انہیں بند نہ کریں۔“

محترم جبار خان صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا شکریہ۔ ہماری ہر ممکن کوشش ہوتی ہے کہ ناول ہر لحاظ سے جامع اور معیاری ہو۔ کہانی کا ٹیمپو، کردار نگاری، سسپنس اور ایکشن کا ایسا حسین امتزاج ہو کہ آپ کہیں بھی بوریت محسوس نہ کریں اور آج کے اس ہوشربا مہنگائی کے دور میں اس کی قیمت۔ جسے دیکھ کر آپ خود کہہ اٹھیں کہ یہ تو بہت مناسب قیمت ہے۔ اسے کہتے ہیں سونے پہ سہاگہ۔

کوہاٹ سے عزیز بیگ لکھتے ہیں۔ ”میں آپ کے ناولوں کا دیوانہ ہوں۔ آپ ظہیر احمد کے ناول ہرگز بند نہ کریں ورگرنہ میں بطور احتجاج بھوک ہڑتال کر دوں گا۔“

محترم عزیز بیگ صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ جہاں تک آپ کی بھوک ہڑتال کا تعلق ہے تو یہ آپ کا سیاسی بیان ہے۔ ہمیں آپ سیاست سے دور رکھیں۔ ہم انشاء اللہ آپ کی خدمت میں اعلیٰ سے اعلیٰ ناول پیش کرتے رہیں گے۔

صفحات کی کمی کے سبب جن قارئین کے خطوط سرراہ میں شامل نہیں ہو سکے ان سے نہایت ادب سے معذرت خواہ ہیں۔ اب اگلے ماہ تک کے لئے اجازت دیجئے۔

والسلام

یوسف قریشی

عمران نے اپنی کار دارالحکومت کے وسط میں موجود ایک کمرشل پلازہ کی پارکنگ میں روکی اور کار سے نکل کر باہر آ گیا۔ پارکنگ میں موجود پارکنگ بوائے نے ایک کارڈ اس کی کار کی ونڈ سکرین کے وائپر میں پھنسایا اور ایک کارڈ عمران کو تھما دیا اور مڑ کر تیزی سے ایک طرف بڑھتا چلا گیا۔ عمران نے کارڈ کو حیرت سے الٹ پلٹ کر دیکھا اور پھر کارڈ پر چار دو زیرو دیکھ کر بے اختیار اس کا منہ بن گیا۔

”یہ ضرور میرے گھر کا بھیدی ہے۔ اس لئے اس نے جان بوجھ کر مجھے اس نمبر کا کارڈ دیا ہے۔“ ——— عمران نے خود کلامی کرتے ہوئے کہا۔ اس نے کارڈ جیب میں ڈالا اور پھر پارکنگ سے نکلنے والے راستے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ چند ہی لمحوں میں وہ ایک خود کار لفٹ میں موجود تھا۔ لفٹ دسویں فلور پر رکی اور اس کا دروازہ کھلا تو عمران منہ چلاتا ہوا لفٹ سے باہر آ گیا۔ سامنے ایک انکوائری کاؤنٹر تھا جہاں

ایک خوش شکل نوجوان اور ایک حسین لڑکی موجود تھے۔ دائیں بائیں راہداریوں میں نیلے رنگ کی مخصوص وردیوں میں ملبوس سکیورٹی اہلکار موجود تھے۔

عمران انکوائری کاؤنٹر کی طرف بڑھا تو نوجوان اور لڑکی چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

"یس سر۔" ـــــ لڑکی نے بڑے مہذبانہ انداز میں مخاطب ہو کر پوچھا۔

"مجھے میجر ریٹائرڈ ایس ایم ناصر سے ملنا ہے۔" ـــــ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ریٹائرڈ میجر ایس ایم ناصر۔اوہ۔ ٹھیک ہے۔ ان کے فلیٹ کا نمبر تھری سکس ہے۔اسی فلور پر۔" ـــــ لڑکی نے کہا۔

"ڈونٹ مائینڈ سر۔ میجر صاحب نے ہمیں خاص انسٹرکشنز دے رکھی ہیں کہ انہیں انفارم کئے بغیر کسی کو ان کے فلیٹ میں نہ بھیجا جائے۔ آپ ایک منٹ رُکیں۔ میں انہیں آپ کے بارے میں انفارم کر دیتا ہوں۔" ـــــ نوجوان نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ نوجوان نے سائیڈ پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھا کر کان سے لگایا اور نمبر پریس کرنے لگا۔

"آپ کا نام سر۔" ـــــ نوجوان نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"آج کل لوگ ناموں سے نہیں مخصوص نمبروں سے پہچانے

جاتے ہیں۔ اس کارڈ پر لکھا ہوا نمبر میجر صاحب کو دکھا دیں۔ وہ خود ہی سمجھ جائیں گے کہ میں کون ہوں۔" ـــــ عمران نے کہا اور جیب سے پارکنگ کارڈ نکال کر نوجوان کی طرف بڑھا دیا۔ نوجوان نے پارکنگ کارڈ اور اس پر لکھا نمبر دیکھا تو بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ یہ تو پارکنگ کارڈ ہے۔" ـــــ نوجوان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس پر نمبر کیا لکھا ہے۔" ـــــ عمران نے بڑے اطمینان سے کہا۔

"چار سو بیس۔" ـــــ نوجوان کے منہ سے بے اختیار نکلا۔ اسی لمحے دوسری طرف سے رسیور اٹھا لیا گیا تھا۔

"چار سو بیس۔ کیا بکواس ہے۔ کون چار سو بیس۔ کسے کہہ رہے ہو اور کون ہو تم۔" ـــــ دوسری طرف سے دہاڑتی ہوئی آواز سنائی دی اور نوجوان دوسری طرف سے دہاڑتی ہوئی آواز سن کر بوکھلا گیا۔ اس کے ہاتھ سے بمشکل رسیور گرتے گرتے بچا تھا۔

"نن۔نہیں سر۔ سوری سر۔ مم۔ میں نے آپ سے نہیں کہا ہے۔ وہ۔ وہ۔" ـــــ نوجوان نے بری طرح سے بوکھلاتے ہوئے کہا تو عمران کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی۔ لڑکی بھی حیرت سے کبھی عمران کو اور کبھی نوجوان ساتھی کے ہاتھ میں موجود پارکنگ کارڈ کو دیکھ رہی تھی۔

"میں نے خود سنا ہے۔ تم نے مجھے چار سو بیس کہا ہے۔ تمہاری

یہ جرأت۔ تم ریٹائرڈ میجر ایس ایم ناصر کو چار سو بیس کہو یو ڈیم فول۔
میں تمہیں گولی مار دوں گا۔ تمہارے ٹکڑے اڑا دوں گا۔ جلدی بتاؤ کون
ہو تم اور کہاں سے بول رہے ہو ورنہ میں ٹیلی فون سے نکل کر تمہارا ایسا
بھیانک حشر کروں گا جس کا تم سوچ بھی نہیں سکتے۔'' ـــــــ دوسری
طرف سے میجر ایس ایم ناصر کی غصے کی شدت سے کانپتی ہوئی آواز
سنائی دی تو نوجوان کا رنگ یکلخت سفید پڑ گیا۔

''مم۔ میں کاؤنٹر سے شاہد میر بول رہا ہوں سر۔ اوور۔'' نوجوان
نے بوکھلاہٹ میں اپنے بارے میں بتاتے ہوئے کہا۔

''کاؤنٹر۔ شاہد میر۔ ہونہہ۔ تم وہیں رکو۔ میں اپنا پسٹل لے کر
وہیں آ رہا ہوں۔ پسٹل کی ساری گولیاں جب میں تمہارے سینے میں
اتاروں گا پھر تمہیں معلوم ہوگا کہ میں چار سو بیس ہوں یا تم۔'' دوسری
طرف سے غصیلے لہجے میں کہا گیا اور پھر اس سے پہلے کہ کاؤنٹر مین کوئی
جواب دیتا دوسری طرف سے بڑے غصے سے رسیور رکھ دیا گیا۔

''شاہد۔ کیا ہوا شاہد۔ تمہارا رنگ کیوں اڑا ہوا ہے۔'' کاؤنٹر مین
کو یکلخت گھبراہٹ زدہ دیکھ کر اس کی ساتھی لڑکی نے کہا۔ کاؤنٹر مین
جیسے اپنی جگہ ساکت ہو گیا تھا۔ دوسری طرف سے رابطہ منقطع ہو چکا تھا
لیکن اس نے رسیور بدستور کان سے لگا رکھا تھا۔

''ہاں۔ وہ۔ وہ۔'' ـــــــ کاؤنٹر مین نے بوکھلائے ہوئے لہجے
میں کہا پھر وہ تیکھی نظروں سے عمران کو دیکھنے لگا۔

''اس میں میرا کیا قصور ہے۔ میں نے تمہیں کہا تھا کہ میجر

صاحب کو تم میرے بارے میں بتاؤ۔ تم نے الٹا انہیں چار سو بیس کہہ دیا
ہے۔ میجر صاحب کے بارے میں شاید تم نہیں جانتے وہ بے حد غصیلی
طبیعت کے مالک ہیں۔ ایک لمحے میں ان کا دماغ ماؤف ہو جاتا ہے
اور انہیں جب غصہ آتا ہے تو وہ صحیح معنوں میں غصے سے پاگل ہو جاتے
ہیں اور پھر ان کا غصہ تب سرد پڑتا ہے جب وہ غصہ دلانے والے کو
اپنے ہاتھوں سے گولیاں نہ مار دیں۔'' ـــــــ عمران نے کہا۔ اس کی
بات سن کر کاؤنٹر مین کا اور زیادہ برا حال ہو گیا۔

''کیا مطلب مسٹر۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔'' ـــــــ لڑکی
نے عمران کو تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

''مجھ جیسے حقیر، فقیر بندہ پر تقصیر نے بھلا کسی سے کیا کہنا ہے۔
اب جو کچھ کہیں گے میجر صاحب خود ہی یہاں آ کر کہیں گے اور وہ کیا
کہیں گے آپ کے ساتھی بخوبی جان گئے ہیں۔'' ـــــــ عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

''مم۔ میں نے ان سے کچھ نہیں کہا تھا۔ میں تو آپ سے اس
کارڈ کے بارے میں پوچھ رہا تھا۔ اس دوران انہوں نے رسیور اٹھا لیا
اور وہ سمجھے کہ میں نے انہیں چار سو بیس کہا ہے۔ اور وہ یکلخت بھڑک
اٹھے تھے۔ اب وہ غصے میں یہاں آ رہے ہیں۔ اور۔ اور۔'' نوجوان
نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''وہ یہاں آ رہے ہیں۔ ارے باپ رے۔ پھر تو تم مجھے یہ کارڈ
دو اور جہاں چھپ سکتے ہو جا کر چھپ جاؤ۔ اگر میجر صاحب یہاں

آگئے تو وہ تم سے بات بعد میں کریں گے پہلے تم پر گولیاں چلائیں
گے۔ تم شاید نہیں جانتے ان کا تعلق ہلاکو خان سے ہے جو انسانوں کو
گاجر مولی کی طرح کاٹ کر رکھ دیتا تھا۔'' ——— عمران نے کہا۔

''اوہ۔ کیا میجر صاحب یہاں آرہے ہیں۔'' ——— عمران کی
بات سن کر لڑکی نے بھی بوکھلاہٹ زدہ لہجے میں کہا جیسے وہ ان کے
بارے میں بہت کچھ جانتی ہو۔

''ہاں۔ وہ بے حد غصے میں ہیں اور انہوں نے مجھے جان سے مار
دینے کی دھمکی بھی دی ہے۔'' ——— نوجوان نے کہا تو لڑکی کے
چہرے پر بھی خوف کے سائے لہرانے لگے۔

''اوہ مائی گاڈ۔ وہ واقعی شکی اور سر پھرے آدمی ہیں۔ شاہد تم فوراً
کاؤنٹر کے نیچے چھپ جاؤ۔ ورنہ وہ تمہیں دیکھ کر واقعی تم پر گولیاں
چلانے سے دریغ نہیں کریں گے۔'' ——— لڑکی نے گھبرائے ہوئے
لہجے میں کہا اور نوجوان نے فوراً کارڈ عمران کی طرف پھینکا اور جلدی
سے کاؤنٹر کے نیچے جھک گیا۔

''تم بھی چھپ جاؤ۔ میجر صاحب کو یہ نہ ملا تو وہ اس کی جگہ
تمہیں بھی گولیاں مار سکتے ہیں۔'' ——— عمران نے کارڈ پکڑتے
ہوئے لڑکی سے مخاطب ہو کر کہا۔

''اوہ۔ یس۔ میں بھی چھپ جاتی ہوں۔ میں اس پاگل انسان
کے پاگل پن سے بخوبی واقف ہوں۔'' ——— لڑکی نے کہا اور پھر وہ
بھی تیزی سے کاؤنٹر کے نیچے گھستی چلی گئی۔ اسی لمحے راہداری تیز اور

دھاڑتی ہوئی آوازوں سے گونج اٹھی۔

''کہاں ہے۔ کہاں ہے وہ بدبخت جس نے مجھے۔ میجر ایس ایم
ناصر کو چار سو بیس کہنے کی جرأت کی ہے۔ کہاں ہے وہ احمق۔ کہاں
ہے۔'' ——— دوسرے لمحے دائیں طرف سے ایک ادھیڑ عمر آدمی جس
نے سیاہ پتلون اور سیاہ دھاریوں والی شرٹ پہن رکھی تھی زمین پر زور
زور سے پاؤں مارتا ہوا اس طرف آ گیا۔ اس کا جسم بے حد دبلا پتلا
تھا۔ چہرے پر کھال سمٹی ہوئی تھی اور اس کے سر پر ریٹائرڈ فوجیوں کے
طرز کی گول ٹوپی تھی۔ اس کے ہاتھ میں ایک نیا اور جدید پسٹل تھا۔ وہ
بے حد غصے میں معلوم ہو رہا تھا۔ اس کی دھاڑ سن کر راہداری میں موجود
دو سکیورٹی اہلکار چونک پڑے۔

''کیا ہوا سر۔ کیا ہوا۔'' ——— ایک سکیورٹی گارڈ نے اسے دیکھ
کر تیزی سے اس کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

''وہ ڈیم فول۔ کاؤنٹر مین۔ کیا نام بتایا تھا اس نے۔ ہاں۔
شامت۔ نہیں۔ یہ نام نہیں تھا۔ شاید مراد۔ ہونہہ پھر بھول گیا۔ اس
بدبخت نے مجھے چار سو بیس کہا تھا۔ کہاں ہے وہ۔ جب تک میں اسے
اپنے پسٹل کی ساری گولیاں نہیں ماروں گا مجھے چین سکون اور
قرار نہیں آئے گا۔'' ——— میجر ناصر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''نہیں سر۔ آپ کو یقیناً کوئی غلطی ہوئی ہے۔ کوئی بھلا آپ کو
ایسا کہہ سکتا ہے۔'' ——— سکیورٹی گارڈ نے کہا۔

''تو تمہارا کیا خیال ہے۔ میں جھوٹ بول رہا ہوں۔ میرا دماغ

خراب ہو گیا ہے۔ تم مجھے ریٹائرڈ میجر ایس ایم ناصر کو جھوٹا کہہ رہے ہو۔"___ میجر ناصر الٹا اس پر برس پڑا۔

"نہیں سر۔ میں یہ نہیں کہہ رہا تھا۔"___ سکیورٹی گارڈ نے بوکھلا کر کہا۔

"یہی کہہ رہے تھے۔ میں نے خود سنا تھا۔ اے مسٹر۔ اس نے ایسا ہی کہا تھا نا۔"___ میجر ناصر نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"معاف کیجئے گا میں ذرا اونچا سنتا ہوں۔"___ عمران نے کہا۔

"اونچا سنتے ہو۔ کیوں۔ تم اونچا کیوں سنتے ہو۔ تمہارا کیا خیال ہے میں تمہیں اونچا سنانے کے لئے تم سے چیخ چیخ کر بات کروں گا۔ میرا دماغ خراب ہوا ہے کیا۔"___ میجر ناصر نے کہا اور اس کی بات سن کر عمران بے اختیار دیدے گھما کر رہ گیا۔ میجر ناصر واقعی سنکی ہو چکا تھا۔ دوسروں کو خود سے کمتر سمجھنا اور ان پر رعب جھاڑنا شاید اس کا وطیرہ بن چکا تھا۔

"میں اب بھی نہیں سن پایا۔ پتہ نہیں آپ نے کیا کہا ہے۔" عمران نے کہا تو میجر ناصر اسے گھور کر رہ گیا۔ پھر وہ سکیورٹی گارڈ سے ہٹ کر تیز تیز چلتا ہوا عمران کے پاس آ گیا۔

"مجھے تمہارا چہرہ کچھ جانا پہچانا سا لگ رہا ہے۔ کون ہو تم۔" میجر ناصر نے عمران کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں۔ میں پورے کپڑے پہنتا ہوں۔ اور میرا نام۔ ارے میرا نام نہیں۔ میرے پاس ایک نمبر ہے دکھاؤں آپ کو۔"___ عمران نے خوش ہوتے ہوئے کہا اور پھر وہ جلدی جلدی اپنی جیبیں ٹٹولنے لگا۔

"نمبر۔ کیا مطلب۔"___ میجر ناصر نے چونک کر کہا۔

"بلب۔ ارے یہاں اتنے بلب جل رہے ہیں اور آپ کو پھر بھی اندھیرا نظر آ رہا ہے۔ آپ کو فوراً کسی آئی سپیشلسٹ سے رجوع کرنا چاہیے۔ لگتا ہے آپ کو روشنی میں اندھیرا اور اندھیرے میں روشنائی دکھائی دیتی ہے۔"___ عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"میں بلب کا نہیں نمبر کا پوچھ رہا ہوں احمق۔"___ میجر ناصر نے منہ بنا کر کہا۔

"پلمبر۔ اوہ۔ تو آپ پلمبر ہیں۔ معاف کیجئے گا شکل وصورت سے تو آپ پلمبر دکھائی نہیں دیتے۔"___ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہونہہ۔ لگتا ہے تمہارے کانوں کے سوراخ ضرورت سے کچھ زیادہ ہی بند ہیں۔"___ میجر ناصر نے اور زیادہ منہ بناتے ہوئے کہا۔

"بجا فرمایا آپ نے۔ آج کل گٹروں میں واقعی ضرورت سے زیادہ ہی گند ہوتا ہے۔ لیکن آپ تو کہہ رہے تھے کہ آپ پلمبر ہیں۔

پھر آپ کا گٹروں اور ان کے گند۔ میرا مطلب ہے گندگی سے کیا تعلق۔" عمران نے کہا تو میجر ناصر اسے گھور کر رہ گیا۔

"ہونہہ۔ تم سے تو بات کرنا ہی فضول ہے۔" ـــــــ ریٹائرڈ میجر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ دونوں سکیورٹی گارڈز حیرت سے منہ کھولے ان دونوں کی باتیں سن رہے تھے جیسے وہ دو ایسے انسانوں کو دیکھ رہے ہوں جو پاگل خانے سے بھاگ کر غلطی سے وہاں آگئے ہوں اور ان کی سمجھ میں نہ آ رہا ہو کہ وہ ان سے کیا بات کریں۔

"معاف کیجئے گا میرا نام مقبول نہیں ہے۔ میں نے آپ کو بتایا ہے نا۔ میرا ایک نمبر ہے۔ اب پتہ نہیں میں وہ نمبر اپنی کس جیب میں رکھ کر بھول گیا ہوں۔ ارے مل گیا۔ یہ رہا۔ نمبر۔" ـــــــ عمران نے کہا اور اس نے جیب سے وہی پارکنگ کارڈ نکال لیا جس پر چار سو بیس لکھا ہوا تھا۔ عمران نے بڑے ادب سے کارڈ میجر کی طرف بڑھا دیا۔ میجر ناصر نے کارڈ دیکھا اور اس پر لکھا نمبر دیکھ کر بری طرح سے اچھل پڑا۔

"چار سو بیس۔ کیا یہ تمہارا نمبر ہے۔" ـــــــ میجر ناصر نے اسے بری طرح سے گھورتے ہوئے کہا۔

"اجی۔ میرا کہاں۔ آپ کے ہاتھ میں ہے۔ اب یہ آپ ہی کا ہوا۔" ـــــــ عمران نے بڑی انکساری سے کہا تو میجر ناصر کا چہرہ یکلخت سرخ ہو گیا۔

"میں تمہیں چار سو بیس نظر آتا ہوں۔" ـــــــ میجر ناصر غرایا۔

"جی بالکل۔ میں آپ سے یہی عرض کر رہا ہوں۔" عمران نے اس انداز میں کہا جیسے میجر ناصر اس کی تعریف کر رہا ہو اور وہ اس کے سامنے بچھا جا رہا ہو۔

"تم۔ تم۔ تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا۔" ـــــــ میجر ناصر نے بری طرح سے بھڑکتے ہوئے کہا۔

"جراب۔ جی ہاں محترم۔ میں ایک جراب نہیں بلکہ دو جرابیں پہنتا ہوں۔ دکھاؤں آپ کو۔" ـــــــ عمران نے کہا۔

"ہونہہ۔ آخر تم چاہتے کیا ہو۔" ـــــــ میجر ناصر نے غرا کر کہا۔

"جو آپ کھاتے ہیں۔ میں بھی وہی کھاتا ہوں جناب۔ میں صرف جوتے کھانے سے پرہیز کرتا ہوں کیونکہ میں نک منک سا انسان ہوں۔ جوتے کھا کر میری صحت خراب ہو جاتی ہے۔ اس لئے براہ کرم جوتے آپ کھا لیں آپ مجھے جو کھانے کو دیں گے میں بخوشی کھا لوں گا۔" ـــــــ عمران نے دانت نکالتے ہوئے کہا۔

"ایسی بات ہے تو پھر لو گولی کھاؤ۔" ـــــــ میجر ناصر نے پسٹل کا رخ عمران کی طرف کرتے ہوئے کہا۔

"ارے۔ ارے۔ یہ پسٹل ہے اگر آپ نے غلطی سے بھی اس کے گھوڑے کی ٹانگ مروڑ دی تو اس کا منہ کھل جائے گا۔ اس کے منہ سے آگ کا شعلہ نکلے گا اور اگر آگ کا وہ شعلہ میرے جسم کے کسی حصے میں گھس گیا تو میں کچھ کھانے پینے سے پہلے ہی اس دنیا سے

رخصت ہوجاؤں گا۔ میرا ابھی اس دنیا سے جانے کا کوئی پروگرام نہیں ابھی تو میری شادی ہونا باقی ہے۔ شادی کے بعد آٹھ دس بچے اور پھران کے بچے اور ان کے بچوں کے بچے۔ اس کے بعد اگر میرا پروگرام بنا تو میں خود ہی چلا جاؤں گا۔''۔۔۔۔۔ عمران نے اس انداز میں کہا کہ اس بار میجر ناصر نہ چاہتے ہوئے بھی ہنس پڑا۔

''عقل سے پیدل ہو لیکن بہرحال خاصے دلچسپ آدمی ہو۔ آؤ۔ میرے فلیٹ میں آجاؤ۔ وہاں اطمینان سے بیٹھ کر باتیں کریں گے۔'' میجر ناصر نے پسٹل جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔

''شکایتیں کریں گے۔ کس کی شکایتیں۔ میں کچھ سمجھا نہیں۔'' عمران نے کان پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

''تم آؤ۔ پھر میں تمہیں بتاؤں گا کہ میں کیا کروں گا۔'' میجر ناصر نے کہا اور پھر اس نے آگے بڑھ کر عمران کا ہاتھ پکڑا اور اسے اپنے ساتھ کھینچنے لگا۔

''ارے۔ ارے۔ آپ اس طرح مجھے کہاں لے جا رہے ہیں۔ میرا ہاتھ چھوڑیں۔ اگر میری نازک کلائی ٹوٹ گئی تو۔''۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

''نازک کلائی۔ کیا مطلب۔ کیا تم صنف نازک ہو۔''۔۔۔۔۔ میجر ناصر نے رک کر اسے بری طرح سے گھورتے ہوئے کہا۔

''آپ شاید میری تعریف کر رہے ہیں شکریہ۔ آپ کا بے حد شکریہ۔ میں بھلا کسی تعریف کے قابل کہاں۔''۔۔۔۔۔ عمران نے

کنواری دلہنوں کی طرح سے شرماتے ہوئے کہا تو میجر ناصر نے ہونٹ بھینچ لئے۔ پھر وہ عمران کو زبردستی کھینچتا ہوا راہداری کی طرف لے گیا۔ کچھ دور جا کر وہ ایک دروازے کے قریب جا کر رک گیا۔

''یہ میرا فلیٹ ہے۔''۔۔۔۔۔ میجر ناصر نے عمران سے کہا۔

''میں جانتا ہوں جناب۔ یہ دروازہ ہے۔ لیکن یہ تو بند ہے۔ کیا اسے کھولنے کی چابی ہے آپ کے پاس۔''۔۔۔۔۔ عمران نے کہا لیکن میجر ناصر نے اس بار عمران کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔ اس نے جیب سے چابی نکالی اور دروازے کے لاک میں ڈال کر گھمائی اور دروازہ کھول دیا۔

''جلدی آؤ۔''۔۔۔۔۔ میجر ناصر نے کہا اور اندر داخل ہوگیا۔ عمران بھی سر ہلا کر اس کے ساتھ اندر آگیا۔ اس کے اندر آتے ہی اس نے دروازہ بند کیا اور دروازے کو لاک لگا دیا۔

''آؤ۔''۔۔۔۔۔ میجر ناصر نے کہا اور مڑ کر اندر کی طرف چل دیا۔ یہ لگژری فلیٹ تھا جس میں آسائش کا تمام سامان موجود تھا۔ میجر ناصر عمران کو ڈرائنگ روم میں لے آیا۔

''بیٹھو۔''۔۔۔۔۔ اس نے صوفے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو عمران سر ہلا کر بیٹھ گیا۔

''اکیلے آئے ہو۔''۔۔۔۔۔ میجر ناصر نے کہا۔

''نہیں۔ اپنے ساتھ پوری بارات لایا ہوں۔ بارات کے ساتھ دولہا کے مخصوص کپڑے باہر اتار آیا ہوں۔ سوچا کہ اپنے ہونے والے

سسر سے موقع کا فائدہ اٹھا کر جہیز میں ایک عدد کار ایک بنگلہ اور دس بیس کروڑ کا بنک بیلنس مانگ لوں۔ اگر مان گئے تو ٹھیک ہے ورنہ بارات مع دولہا کے واپس چلی جائے گی۔" ـــــ عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا تو میجر ناصر کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"اب احمقانہ باتیں چھوڑو اور سنجیدہ ہو جاؤ۔" ـــــ میجر ناصر نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"سنجیدہ ہوں۔ اسی لئے تو یہ سب مانگ رہا ہوں۔" ـــ عمران نے کہا۔

"عمران پلیز۔ میرے پاس وقت بہت کم ہے۔" ـــــ میجر ناصر نے کہا۔

"وقت کم ہے۔ کیوں۔ کسی کی دعوت ولیمہ میں جا رہے ہو۔" عمران بھلا آسانی سے باز آنے والوں میں سے کہاں تھا۔

"کیٹس میرے پیچھے لگی ہوئی ہیں عمران۔ میں بڑی مشکلوں سے ان سے بچ کر یہاں تک پہنچا ہوں۔ میں تمہارے لئے ایک بے حد اہم خبر اور ایک چیز لایا ہوں۔ میں نے تمہیں فوری طور پر یہاں آنے کے لیے کہا تھا۔لیکن تم ایک تو آدھا گھنٹہ لیٹ آئے ہو اور دوسرے تم میک اپ میں بھی نہیں آئے۔ حالانکہ میں نے تمہیں سختی سے ہدایات دی تھیں کہ یونہی منہ اٹھائے میرے پاس نہ چلے آنا۔ مگر تم۔ ہونہہ۔ میں تمہاری عادتیں جانتا ہوں۔ تم وہی کرتے ہو جس کا تمہارا اپنا موڈ ہوتا ہے۔ تمہیں اصل شکل میں دیکھ کر مجھے حیرت ہوئی تھی مگر چونکہ تم

سے ملنا بے حد ضروری تھا اس لئے میں تمہیں یہاں لے آیا۔ ورنہ شاید میں تم سے کبھی بات بھی نہ کرتا۔" ـــــ میجر ناصر نے قدرے ناخوشگوار اور ناراض لہجے میں کہا۔

"اگر ایسی بات ہے تو میں واپس چلا جاتا ہوں۔ سرخی پاؤڈر اور دوسرا میک اپ کا سامان منہ پر تھوپ کر آ جاتا ہوں۔" ـــــ عمران نے کہا۔

"پھر وہی بات۔ میں کہہ رہا ہوں ۔اب سنجیدہ ہو جاؤ۔" میجر ناصر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"سنجیدہ ہونے کے لئے مجھے سر کے بل کھڑا ہونا پڑے گا۔ اگر کہو تو۔" ـــــ عمران نے کہا۔

"عمران۔ میری فلائیٹ میں صرف تین گھنٹے باقی ہیں۔ مجھے ہر حال میں یہاں سے نکلنا ہے۔ اگر تم اسی طرح احمقانہ باتوں میں وقت ضائع کرتے رہے تو میری موت کے ذمہ دار تم ہو گے۔ صرف تم۔" میجر ناصر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"پہلے یہ بتاؤ کہ تم کوسٹن سے کب آئے ہو۔" ـــــ عمران نے اچانک سنجیدہ ہو کر کہا تو میجر ناصر بے اختیار اچھل پڑا۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ میں کوسٹن سے آیا ہوں۔" ـــــ اس نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم نے مجھے سنجیدہ ہونے کے لئے کہا تھا اور میں نے اب سنجیدگی سے سوال کیا ہے۔" ـــــ عمران نے کہا۔ اس کے چہرے پر

سے واقعی حماقت کا نقاب یوں ہٹ گیا تھا جیسے اس نے کبھی مذاق کرنا یا مسکرانا تک سیکھا ہی نہ ہو۔ عمران کی بات سن کر میجر ناصر نے ایک طویل سانس لیا اور مسکراتے ہوئے عمران کو دیکھنے لگا۔

''مجھے کوسٹن سے آئے ہوئے دو روز ہو چکے ہیں۔'' ــــــ اس نے کہا۔

''اور یہ دو روز تم نے دارالحکومت میں ہی گزارے ہیں۔'' عمران نے کہا۔

''ہاں۔ میں دو روز سے یہیں ہوں۔'' ــــــ اس نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

''کیا میں جان سکتا ہوں کہ دو روز تم نے دارالحکومت میں کہاں گزارے ہیں اور اتنا وقت گزار کر تم نے مجھے خاص طور پر یہاں کیوں بلایا ہے۔'' ــــــ عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''کیا یہ سب بتانا ضروری ہے۔'' ــــــ میجر ناصر نے کہا۔

''نہ بتاؤ۔ تمہارے نہ بتانے سے میری صحت پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ کیونکہ میں سب کچھ جانتا ہوں۔'' ــــــ عمران نے کہا۔

''جانتے ہو تو پھر مجھ سے کیوں پوچھ رہے ہو۔'' ــــــ میجر ناصر نے منہ بنا کر کہا۔

''میں تمہارے منہ سے سننا چاہتا ہوں۔'' ــــــ عمران نے اسی انداز میں کہا۔

''کیوں۔'' ــــــ میجر ناصر نے سر جھٹک کر کہا۔

''تاکہ یہ جان سکوں کہ تم کتنا سچ اور کتنا جھوٹ بولتے ہو۔'' عمران نے کہا تو میجر ناصر غرا کر رہ گیا۔

''تمہارا کیا خیال ہے۔ میں یہاں تم سے جھوٹ بولنے کے لئے آیا ہوں۔'' ــــــ میجر ناصر نے اسے غصیلی نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

''یہ تو تمہارے کچھ بتانے پر ہی پتہ چلے گا۔'' ــــــ عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں تمہیں سب کچھ بتا دیتا ہوں۔ لیکن میں تمہیں ایک بات بتادوں۔ میں تمہارے لئے جو انفارمیشن لایا ہوں۔ اس کے عوض میں تم سے ایک خطیر رقم لوں گا۔'' ــــــ میجر ناصر نے کہا۔

''اگر انفارمیشن میری ذات کی حد تک محدود ہوئیں تو میں تمہیں ایک پائی بھی نہیں دوں گا۔'' ــــــ عمران نے کہا۔

''اس انفارمیشن کا تعلق تم سے نہیں پاکیشیا کی سلامتی سے ہے۔'' میجر ناصر نے کہا۔ وہ غور سے عمران کو دیکھ رہا تھا۔ جیسے یہ بات کہہ کر وہ عمران کے چہرے پر پیدا ہونے والے تاثرات دیکھنا چاہ رہا ہو۔ لیکن عمران کے چہرے پر کوئی تاثر نہیں ابھرا تھا۔ وہ نارمل انداز میں بیٹھا رہا۔

''رقم کی مالیت بتاؤ۔'' ــــــ عمران نے کہا۔

''ایک کروڑ ڈالر۔'' ــــــ میجر ناصر نے کہا۔

”درست اور حقیقی معلومات ملنے پر کل صبح تک یہ رقم تمہارے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر ہو جائے گی۔“ ـــــ عمران نے سنجیدگی سے کہا تو اس کی بات سن کر میجر ناصر کی آنکھیں چمک اٹھیں۔

”گڈ۔ یہ ہوئی نا بات۔ میں جانتا ہوں۔ تم جو کہتے ہو اس پر عمل بھی کرتے ہو۔ تم یہیں رکو۔ پہلے میں تمہارے لئے ایک چیز لے آؤں۔ پھر تمہیں تفصیل بتاؤں گا۔“ ـــــ میجر ناصر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ میجر ناصر اٹھا اور پھر مڑ کر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا دائیں طرف موجود ایک کمرے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ ابھی اسے دوسرے کمرے میں گئے چند ہی لمحے گزرے ہوں گے کہ اچانک عمران بری طرح سے چونک اٹھا۔ اسے یک لخت انتہائی تیز اور ناگوار سی بو محسوس ہوئی تھی۔ اس نے فوراً اپنا سانس روک لیا۔ لیکن بے سود۔ دوسرے لمحے اچانک اس کے دماغ کے روشن دریچے بند ہو گئے اور اس کے دماغ میں اندھیرا بھرتا چلا گیا۔ دوسرے لمحے وہ صوفے پر یوں لڑھک گیا جیسے اچانک اس کے جسم سے جان ہی نکل گئی ہو۔

دروازے پر دستک کی آواز سن کر ایزی چیئر پر بیٹھی ہوئی نوجوان لڑکی بے اختیار چونک پڑی۔ وہ بیس بائیس سال کی انتہائی خوبصورت اور حسین لڑکی تھی۔ اس کی آنکھیں سبز تھیں۔ اس کا کھلتا ہوا شوخ و شنگ رنگ اس کے حسن میں بے پناہ اضافہ کر رہا تھا۔ سر کے بال اخروٹی اور کاندھوں تک تراشیدہ تھے۔ اس نے بلیو جینز اور بلیو جیکٹ پہن رکھی تھی۔ جیکٹ پر دو بلیاں بنی ہوئی تھیں جو ایک دوسرے پر غضبناک انداز میں جھپٹتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ ان میں سے ایک بلی سرخ رنگ کی تھی اور دوسری نیلے رنگ کی۔

سرخ بلی پر انگریزی کا آر حرف لکھا ہوا تھا جبکہ نیلی بلی پر کوئی حرف نہیں تھا۔ اس کے علاوہ اس لڑکی میں جو خاص بات نظر آ رہی تھی وہ اس کی انگلیوں کے ناخن تھے جو گول اور واقعی کسی بلی کے ناخنوں جیسے تھے۔ ان ناخنوں کو گول اور نوکیلے بنانے کے لئے اس لڑکی نے

جدید تکنیک استعمال کی تھی کیونکہ اس کے ناخنوں اور بلی کے پنجوں میں کوئی فرق نہیں تھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک عام سا رسالہ تھا جسے شاید وہ وقت گزاری کے لئے دیکھ رہی تھی۔ دستک کی آواز سن کر اس نے رسالہ بند کر کے سائیڈ کی میز پر رکھ دیا۔

''یس کم آن۔'' ـــــ اس نے اونچی آواز میں کہا۔ اس کے لہجے میں بھی بلیوں کی غراہٹ جیسا عنصر تھا۔ دروازے کا ہینڈل گھوما اور پھر دروازہ کھل گیا۔

دروازے پر ایک خوبصورت لڑکی داخل نمودار ہوئی۔ اس نے بھی کمرے میں موجود لڑکی جیسا لباس پہن رکھا تھا۔ البتہ اس کی جیکٹ پر صرف ایک بلی تھی جس کا رنگ سرخ تھا۔

''آؤ کیٹی۔ میں تمہارا ہی انتظار کر رہی تھی۔'' ـــــ کرسی پر بیٹھی ہوئی لڑکی نے آنے والی لڑکی سے مخاطب ہو کر کہا تو وہ لڑکی سر ہلا کر اندر آ گئی اور اس نے عقب میں دروازہ بند کر دیا اور پھر وہ آگے آ کر بیٹھی ہوئی لڑکی کے سامنے مودبانہ انداز میں کھڑی ہو گئی۔ آنے والی لڑکی کے ہاتھ میں ایک ہینڈ بیگ تھا اور اس کی آنکھوں میں بے پناہ چمک اور خوشی کی آمیزش تھی۔

''تمہاری آنکھوں کی چمک بتا رہی ہے کہ تم کوئی اہم خبر لائی ہو۔'' ـــــ سبز آنکھوں والی لڑکی نے آنے والی لڑکی کیٹی کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''یس مادام۔'' ـــــ کیٹی نے مسکرا کر کہا۔

''گڈ۔ کیا خبر ہے۔'' ـــــ مادام نے کہا۔

''ریڈ کیٹ سکس اور ریڈ کیٹ سیون نے اطلاع دی ہے کہ انہوں نے سانٹ ڈیکوزا کو ٹریس کر لیا ہے۔ وہ نہ صرف سانٹ ڈیکوزا تک پہنچ گئی ہیں بلکہ انہوں نے سانٹ ڈیکوزا سے بلیک ٹیوب بھی حاصل کر لی ہے۔'' ـــــ کیٹی نے کہا۔

''گڈ شو۔ بہت اچھا کام کیا ہے کیٹ سکس اور ریڈ کیٹ سیون نے۔ کہاں ہیں وہ دونوں۔'' ـــــ مادام نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

''وہ واپس آ رہی ہیں مادام۔ ابھی کچھ ہی دیر میں وہ یہاں پہنچ جائیں گی۔'' ـــــ کیٹی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ وہ جیسے ہی واپس آئیں۔ انہیں میرے پاس لے آنا۔'' ـــــ مادام نے کہا۔

''اوکے مادام۔'' ـــــ کیٹی نے کہا۔

''اوکے۔ اور کوئی بات۔'' ـــــ مادام نے کہا۔

''یس مادام۔ آپ سے ایک بات کرنی تھی۔'' ـــــ کیٹی نے جھجکتے ہوئے کہا۔

''بولو۔ کیا بات کرنی ہے۔'' ـــــ مادام نے کہا۔

''مادام میں ریمی کاش کے بارے میں بات کرنا چاہتی ہوں۔'' کیٹی نے اسی انداز میں کہا۔

''ریمی کاش۔ تمہارا مطلب ہے ریڈ کیٹ فور۔'' ـــــ مادام نے چونک کر کہا۔

''یس مادام۔'' ـــــ کیٹی نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

''کیوں کیا ہوا ہے اسے۔ کیا بات کرنی ہے تمہیں اس کے بارے میں۔'' ـــــ مادام نے کہا۔

''مادام۔ آپ جانتی ہی ہیں ریمی کاش کو زیرو ون کی عادت پڑ چکی ہے۔ وہ اپنے استعمال کے لئے یہاں زیرو ون کی دو ٹیوبز لائی تھی۔ اس کا خیال تھا کہ ہمارا مشن زیادہ سے زیادہ دو چار روز میں مکمل ہو جائے گا اور پھر ہم یہاں سے واپس چلی جائیں گی۔ مگر سانٹ ڈیکوزا کی تلاش میں ہمیں متعدد بار اور مختلف ممالک کا سفر کرنا پڑا۔ جب ہم یہاں پہنچیں تو اس وقت تک ریمی کاش زیرو ون کی دونوں ٹیوبز ختم کر چکی تھی۔ اب زیرو ون نہ ملنے کی وجہ سے اس کی حالت بہت خراب ہو رہی ہے۔ اس کا جسم اینٹھ رہا ہے۔ اس کا رنگ سیاہ ہو رہا ہے اور اس کے ہاتھ پاؤں بری طرح اکڑتے جا رہے ہیں۔'' کیٹی نے کہا۔

''تو پھر میں کیا کروں۔'' ـــــ مادام نے اس کی بات سن کر منہ بناتے ہوئے کہا۔

''مادام۔ اگر ایک گھنٹے تک ریمی کاش کو زیرو ون کی ڈوز نہ ملی تو اس کا زندہ بچنا مشکل ہو جائے گا۔'' ـــــ کیٹی نے ڈرتے ڈرتے کہا۔

''ہونہہ۔ اگر وہ خود کو سنبھال نہیں سکتی تھی تو وہ اتنی کم مقدار میں زیرو ون کیوں لائی تھی۔ دو چار ٹیوبز زیادہ لے آتی۔'' ـــــ مادام

نے منہ بنا کر کہا۔

''سوری مادام۔ ریمی کاش کے اخراجات بے حد زیادہ ہیں اور اس کی آمدن اتنی نہیں ہے کہ وہ ہر ماہ چار سے زیادہ بلیک ٹیوبز افورڈ کر سکے۔'' ـــــ کیٹی نے کہا۔

''تو اسے کس نے کہا تھا کہ وہ بلیک ڈراپس۔ میرا مطلب ہے زیرو ون استعمال کرے۔ وہ کیٹ ایجنٹ ہے اور کسی کیٹ ایجنٹ کو اجازت نہیں ہوتی کہ وہ کوئی نشہ آور اشیاء استعمال کرے۔ مجھے اور بلیو کیٹ کو جب معلوم ہوا کہ کیٹ فور نے بلیک ڈراپس جیسا طاقتور اور خطرناک نشہ لینا شروع کر دیا ہے تو ہم دونوں نے فوری طور پر اس کے ڈیتھ وارنٹ جاری کر دیئے تھے مگر تم نے خصوصی طور پر اس کی سفارش کرتے ہوئے کہا تھا کہ کیٹ فور بے پناہ اور خصوصی صلاحیتوں کی مالک ہے۔

بلڈی کیٹس نے آج تک جو کارنامے سرانجام دیئے ہیں ان میں سب سے زیادہ کارکردگی کا مظاہرہ کیٹ فور نے ہی کیا تھا اور کئی ایسے مشنز تھے جو صرف کیٹ فور کی حاضر دماغی اور اس کی ذہانت کی وجہ سے کامیاب ہوئے تھے۔ ہم نے کیٹ فور کی سابقہ فائل دیکھی تو ہمیں بھی یقین آ گیا کہ واقعی کیٹ فور کا بلڈی کیٹس کے گروپ سے جانا بلڈی کیٹس گروپ کے لئے کسی بھی طرح سے سود مند نہیں ہوگا۔ اس لئے بلیک ڈراپس استعمال کرنے کی اس کی پہلی اور آخری غلطی سمجھ کر اسے معاف کر دیا گیا۔ لیکن اسے ہدایات دی گئی تھیں کہ وہ بلیک

ڈراپس اپنی ذاتی جیب سے حاصل کرے گی۔ اس کے لئے ریڈ اور بلیو کیٹ اس کی الگ سے کوئی معاونت نہیں کرے گی اور ایسا ہی کیا جارہا ہے۔ اب تم کہہ رہی ہو کہ اس کے اخراجات اور اس کی آمدن اسے اس بات کی اجازت نہیں دیتے کہ وہ اپنے لئے زیادہ سے زیادہ بلیک ڈراپس حاصل کر سکے۔ اس بات سے کیا مطلب ہے تمہارا۔''۔۔۔۔۔ مادام جو ریڈ تھی نے کیٹی کو تیز اور غصیلی نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

''مادام میں چاہتی ہوں کہ کیٹ فور سے اس کے بلیک ڈراپس لینے کی عادت ختم کر دی جائے۔ ورنہ ہم ایک باصلاحیت ذہین اور سب سے تیز طرار کیٹ سے ہمیشہ کے لئے ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔ کیٹ فور ذہانت کی جس نہج پر ہے اس کا کوئی مدمقابل نہیں ہوسکتا اور اگر اسے کچھ ہوگیا تو ہم بلڈی کیٹس گروپ میں اس جیسی ممبر دوبارہ کبھی نہیں لا سکیں گے۔''۔۔۔۔۔ کیٹی نے کہا۔

''تمہارا دماغ خراب ہوگیا ہے کیٹی۔ تم بلیک ڈراپس کے بارے میں سب کچھ جانتی ہو۔ بلیک ڈراپس ایک ایسا نشہ ہے جو ایک بار کسی انسان کو لگ جائے تو زندگی بھر نہیں چھوٹتا۔ نہ ہی آج تک اس نشے کو چھڑانے کا کوئی اینٹی ایجاد کیا گیا ہے۔ اس نشے کے حامل انسان کو زندہ رہنے کے لئے بلیک ڈراپس کا استعمال کرتے رہنا ضروری ہوتا ہے۔ یہ نشہ اس انسان کے مرنے کے بعد ہی ختم ہوتا ہے۔ پھر بھی تم کہہ رہی ہو کہ کیٹ فور کی بلیک ڈراپس لینے کی عادت ختم کر دی جائے گی۔'' مادام ریڈ نے کیٹی کو گھورتے ہوئے کہا۔

''سوری میڈم۔ اس نشے کو ختم کرنے والا اینٹی کے ٹو ون ایجاد ہو چکا ہے۔ جو ریڈ ڈراپس کی شکل میں ہے۔''۔۔۔۔۔ کیٹی نے اسی طرح جھجکتے ہوئے کہا تو مادام ریڈ بے اختیار چونک پڑی۔

''تم ریڈ ڈراپس کے بارے میں کیسے جانتی ہو۔''۔۔۔۔۔ مادام ریڈ نے کیٹی کو تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

''مجھے بلیک اور ریڈ ڈراپس کے بارے میں ڈاکٹر جورڈن نے بتایا تھا۔''۔۔۔۔۔ کیٹی نے سر جھکاتے ہوئے کہا تو مادام ریڈ نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''ہونہہ۔ تو تم ڈاکٹر جورڈن تک رسائی حاصل کر چکی ہو۔'' مادام ریڈ نے غراتے ہوئے کہا۔

''سوری مادام۔ ڈاکٹر جورڈن مجھے پسند کرتے ہیں۔ میں ان کے ساتھ کافی وقت گزار چکی ہوں۔ وہ مجھ سے اپنی کوئی بات نہیں چھپاتے۔''۔۔۔۔۔ کیٹی نے اسی انداز میں کہا۔

''اگر تم ڈاکٹر جورڈن کے بارے میں اور ریڈ ڈراپس کے بارے میں جانتی ہو تو پھر اس کے لئے تم مجھ سے کیوں بات کر رہی ہو۔ کیٹ فور کو ریڈ ڈراپس دینے کے لئے تم خود بھی تو ڈاکٹر جورڈن سے بات کر سکتی ہو۔''۔۔۔۔۔ مادام ریڈ نے کہا۔

''ڈاکٹر جورڈن اصول پسند انسان ہیں۔ بلیک اور ریڈ ڈراپس وہ آپ اور مادام بلیو کے لئے تیار کر رہے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ وہ ان دونوں ڈراپس کی ایک ڈوز بھی مادام ریڈ اور مادام بلیو کی اجازت کے

بغیر کسی کو نہیں دے سکتے۔ چاہے وہ میں ہی کیوں نہ ہوں۔ ہاں اگر مادام ریڈ اور مادام بلیو اجازت دے دیں تو وہ ریڈ ڈراپس کی ایک ٹیوب کیٹ فور کو دے سکتے ہیں۔ جس کے استعمال سے کیٹ فور کی بلیک ڈراپس استعمال کرنے کی عادت ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گی اور اس کی صحت پر بھی اس کا کوئی منفی اثر نہیں پڑے گا۔" ——— کیٹی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ میں اس کے لئے مادام بلیو سے بات کروں گی۔ اگر اس نے ہاں کر دی تو ڈاکٹر جورڈن سے ایک ریڈ ڈراپس کی ٹیوب لے کر کیٹ فور کو دے دی جائے گی۔" ——— مادام ریڈ نے کہا تو کیٹی کی آنکھوں میں خوشی کی چمک آ گئی۔

"تھینک یو۔ تھینک یو مادام۔ اگر کیٹ فور کو ریڈ ڈراپس کی ٹیوب مل گئی تو جلد ہی کیٹس گروپ کی تمام کیٹس کے دلوں میں آپ کا اور مادام بلیو کا مورال بلند ہو جائے گا۔" ——— کیٹی نے کہا۔

"بہرحال۔ اولینڈ میں جانے اور ڈاکٹر جورڈن سے ریڈ ڈراپس کی ٹیوب لینے میں خاصا وقت لگے گا۔ کیا کیٹ فور بغیر ریڈ ڈراپس لئے اتنا وقت گزار لے گی۔" ——— مادام ریڈ نے کہا۔

"نہیں مادام۔ کیٹ فور بلیک ڈراپس کے بغیر زیادہ سے زیادہ چار گھنٹے زندہ رہ سکتی ہے۔ بلیک ڈراپس ہر چھ گھنٹے بعد استعمال کئے جاتے ہیں۔ کیٹ فور نے پچھلے دو گھنٹوں سے بلیک ڈراپس نہیں لئے۔ اب اگر اگلے چار گھنٹوں تک اسے ڈراپس نہ ملے تو وہ زندہ نہیں بچے

گی۔" ——— کیٹی نے کہا۔

"تو پھر اب اس کے لئے کیا کیا جا سکتا ہے۔" ——— مادام ریڈ نے کہا۔

"مجھے کہنا تو نہیں چاہیے مادام۔ لیکن چونکہ کیٹ فور کی زندگی کا سوال ہے اس لئے میں آپ سے درخواست کروں گی کہ کیٹ سکس اور سیون نے جو سانٹ ڈیکوزا سے بلیک ٹیوب حاصل کی ہے وہ کیٹ فور کو دے دی جائے۔ اس ٹیوب کے استعمال سے کیٹ فور کو خاصا وقت مل جائے گا اور اولینڈ جانے اور ڈاکٹر جورڈن سے ریڈ ڈراپس حاصل کرنے تک وہ زندہ بھی رہ جائے گی۔" ——— کیٹی نے مشورہ دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ایسا کیا جا سکتا ہے۔ ٹھیک ہے۔ کیٹ فور ہمارے لئے واقعی اہم مقام رکھتی ہے اس لئے اس کی زندگی بچانے کے لئے میں اسے اپنی طرف سے بلیک ڈراپس کی ایک ٹیوب تو دے ہی سکتی ہوں۔ او کے۔ کیٹ سکس اور سیون جب آئیں تو ان سے بلیک ٹیوب لے کر کیٹ فور کو دے دینا۔ پھر دیکھیں گے کہ اس کے لئے کیا جا سکتا ہے۔" مادام ریڈ نے کہا۔

"اوہ۔ تھینک یو مادام۔ آپ واقعی بے حد دریا دل اور اعلیٰ ظرف کی مالک ہیں۔ میں آپ کا یہ احسان زندگی بھر نہیں بھولوں گی۔" کیٹی نے انتہائی مسرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

"میری یہ دریا دلی اور اعلیٰ ظرفی صرف اپنی ممبران کے لئے

ہے۔ دوسروں کے لئے میں بھوکی اور انتہائی خونخوار سفاک بلی ہوں۔ ایک بار جس پر جھپٹ پڑوں اسے چیر پھاڑ کر رکھ دیتی ہوں۔'' مادام ریڈ نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''یس مادام۔ م۔ میں جانتی ہوں۔'' ——— کیٹی نے مادام ریڈ کی غراہٹ سن کر قدرے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

''یہ بتاؤ۔ ڈاکٹر جورڈن اور ریڈ ڈراپس کے بارے میں تمہارے سوا اور کون جانتا ہے۔'' ——— مادام ریڈ نے چند لمحے توقف کے بعد کیٹی سے پوچھا۔ وہ غور سے کیٹی کا چہرہ دیکھ رہی تھی۔

''نہیں مادام۔ میں نے ڈاکٹر جورڈن اور ریڈ ڈراپس کے بارے میں کسی کو کچھ نہیں بتایا۔ میں جانتی ہوں کہ بلڈی کیٹس گروپ کے لئے ڈاکٹر جورڈن اور ریڈ ڈراپس کی کیا اہمیت ہے۔'' ——— کیٹی نے کہا۔

''گڈ۔ ویری گڈ۔ کیا اس کے بارے میں تم نے ریڈ کیٹ فور کو بھی نہیں بتایا۔'' ——— مادام ریڈ نے پوچھا۔

''نو مادام۔ میں نے آپ کو بتایا ہے نا کہ میں ان کی اہمیت جانتی ہوں۔'' ——— کیٹی نے کہا۔

''گڈ۔ اب میری بات دھیان سے سنو۔ ڈاکٹر جورڈن اور اس کے ایجاد کردہ بلیک اور ریڈ ڈراپس بلڈی کیٹس گروپ کے لئے انتہائی اہمیت رکھتے ہیں۔ اگر ان کے بارے میں کسی کو علم ہو گیا تو ہمارے لئے بے شمار پریشانیاں کھڑی ہو جائیں گی۔ تمہارے کہنے پر میں ریڈ

کیٹ فور کو ریڈ ڈراپ کی ایک ڈوز دے دوں گی مگر اسے اس بات کا بھی پتہ نہیں چلنا چاہیے کہ اسے ریڈ ڈراپ دیا گیا ہے۔ کیا اس بات کا تم مجھ سے وعدہ کر سکتی ہو۔'' ——— مادام ریڈ نے کہا۔

''یس مادام۔ میں آپ سے وعدہ کرتی ہوں کہ ڈاکٹر جورڈن اور ریڈ ڈراپس کے بارے میں، میں کسی سے کوئی ذکر نہیں کروں گی۔ اٹس مائی پرامس۔'' ——— کیٹی نے کہا۔

''ویل ڈن کیٹی۔ ویل ڈن۔ مجھے تم سے اسی جواب کی توقع تھی۔ اب تم جاؤ اور ریڈ کیٹ سکس اور سیون کے آتے ہی مجھے خبر کر دینا۔'' ——— مادام ریڈ نے کہا۔

''اوکے مادام۔ میں انہیں فوراً آپ کے پاس بھیج دوں گی۔'' کیٹی نے اثبات میں سر ہلا کر کہا اور پھر وہ مڑ کر تیز تیز قدم اٹھاتی ہوئی کمرے سے نکلتی چلی گئی۔

''کیٹی ڈاکٹر جورڈن اور ریڈ ڈراپس کے بارے میں سب کچھ جانتی ہے۔ یہ بات بلڈی کیٹس گروپ کے مفادات کے لئے بہت خطرناک ہے۔ کیٹی اور ریڈ کیٹ فور کا خیال ہے کہ سانٹ ڈیکوزا کو تلاش کر کے اس سے بلیک ٹیوب حاصل کر لینے کے بعد پاکیشیا میں ہمارا مشن ختم ہو چکا ہے۔ وہ یہ نہیں جانتیں کہ پاکیشیا میں ابھی ہمارا اصلی مشن شروع ہی نہیں ہوا۔ کیٹی اور ریڈ کیٹ فور پاکیشیا میں ہمارے سپیشل مشن کے لئے کسی بھی وقت بڑا خطرہ بن سکتی ہیں۔ مجھے اس سلسلے میں فوراً مادام بلیو سے بات کرنی ہوگی۔ مادام بلیو چیف مادام بلیک سے

بات کرے گی پھر جو فیصلہ چیف مادام بلیک کا ہوگا میں اس پر عمل کروں گی ۔"—— مادام ریڈ نے غصے اور پریشانی کے عالم میں ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ پھر وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑی ہوئی اور تیز تیز قدم اٹھاتی ہوئی ملحقہ کمرے کے دروازے کی طرف چلی گئی۔

کراسٹی ان دنوں اپنے لئے الگ فلیٹ تلاش کر رہی تھی۔ چیف نے جب سے اسے پاکیشیا سیکرٹ سروس میں فری لانسر کے طور پر کام کرنے کی اجازت دی تھی وہ کبھی جولیا کے فلیٹ میں رہ رہی تھی اور کبھی صالحہ کے فلیٹ میں ۔ گو جولیا اور صالحہ کو اسے اپنے ساتھ رکھنے پر کوئی وقت نہیں تھی لیکن چونکہ اب اس کا تعلق سیکرٹ سروس سے وابستہ ہو چکا تھا اس لئے اس کے لئے یہ ضروری تھا کہ وہ سیکرٹ سروس کے اصولوں کی بھی پاسداری کرے اور سیکرٹ سروس کے ممبران کے لئے ایک اصول یہ بھی تھا کہ وہ ایک دوسرے سے جب چاہیں اور جہاں چاہیں مل تو سکتے ہیں لیکن وہ ایک دوسرے کے ساتھ نہیں رہ سکتے۔

جولیا اور صالحہ کے ساتھ رہنے پر کراسٹی پر چیف نے کوئی پابندی نہیں لگائی تھی لیکن کراسٹی اب ہر طرح سے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے اصولوں کے تحت خود کو ڈھالنا چاہتی تھی۔ اس لئے اس نے جولیا اور

صالحہ سے کہہ دیا تھا کہ وہ اپنے لئے الگ فلیٹ یا رہائش گاہ تلاش کرے گی۔ اس پر جولیا اور صالحہ کو بھلا کیا اعتراض ہو سکتا تھا۔

کراسٹی اپنے لئے لگژری فلیٹ تلاش کر رہی تھی جہاں اس کے آرام کی تمام تر سہولتیں میسر ہوں۔ اس نے شہر کے مختلف پراپرٹی ڈیلرز کو بھی لگژری فلیٹ کی تلاش پر لگا رکھا تھا۔ پراپرٹی ڈیلرز نے کراسٹی کو کئی فلیٹس اور الگ کوٹھیاں اور بنگلے دکھائے تھے لیکن ان میں سے ابھی تک کراسٹی کو کوئی فلیٹ کوٹھی اور بنگلہ پسند نہیں آیا تھا۔

اس وقت وہ ایک کمرشل پلازہ میں موجود تھی۔ اس پلازہ میں چند لگژری فلیٹس تھے جو اسے ایک پراپرٹی ڈیلر دکھانے کے لئے لایا تھا اور اس پراپرٹی ڈیلر کا خیال تھا کہ اس بار کراسٹی کو یہ فلیٹ ضرور پسند آ جائے گا۔ اور پھر واقعی کمرشل پلازہ کے دسویں فلور پر کراسٹی کو فلیٹ نمبر تھری تھری ایٹ بے حد پسند آیا تھا۔ یہ فلیٹ نہ صرف خاصا بڑا تھا بلکہ ہر قسم کی جدید سہولیات سے آراستہ بھی تھا۔ اس نے فوری طور پر اس فلیٹ کو حاصل کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ پراپرٹی ڈیلر اور فلیٹ کا مالک اس کے ہمراہ تھے۔ کراسٹی نے ان دونوں سے مل کر تمام ضروری امور پر بات کی اور پراپرٹی ڈیلر سے کہا کہ وہ جلد سے جلد اس فلیٹ کے کاغذات اس کے نام ٹرانسفر کرانے کی کوشش کرے۔

تمام ضروری کارروائیوں اور کریڈٹ کارڈ کے ذریعے پے منٹ ادا کرنے کے بعد کراسٹی مستقل طور پر اس فلیٹ میں منتقل ہو گئی اور اس نے فلیٹ کی مزید تزئین و آرائش کی اور سوچنے لگی کہ اب وہ وقت

گیا ہے کہ وہ جولیا، صالحہ اور سیکرٹ سروس کے باقی ممبران کو اس فلیٹ میں بلا سکے۔ وہ سب سے پہلے جولیا اور صالحہ کو اپنے فلیٹ میں بلانا چاہتی تھی تاکہ وہ اس فلیٹ کو پہلے دیکھ لیں اور اس بات کا جائزہ لیں کہ فلیٹ کی تزئین و آرائش میں کوئی کمی تو نہیں رہ گئی۔ کراسٹی نے سوچا کہ وہ فون کر کے جولیا اور صالحہ کو یہیں بلا لے مگر پھر اس نے سوچا کہ وہ خود جا کر جولیا اور صالحہ کو یہاں لائے اور سرپرائز کے طور پر اپنا فلیٹ دکھائے۔ چنانچہ یہ سوچ کر وہ فلیٹ سے نکل آئی۔ اس نے فلیٹ کا دروازہ لاک کیا اور پھر لفٹ کی طرف جانے والے راستے کی طرف چل پڑی۔

کراسٹی ابھی راہداری کی دوسری طرف مڑی ہی تھی کہ اچانک اس نے ایک لفٹ سے دو خوبصورت اور نوجوان لڑکیوں کو باہر نکلتے دیکھا۔ ان لڑکیوں پر نظر پڑتے ہی کراسٹی بے اختیار چونک پڑی۔ لڑکیاں لفٹ سے نکل کر باہر آئیں اور قدم اٹھاتی ہوئیں اس کی طرف آنے لگیں۔ انہوں نے کراسٹی پر ایک اچٹتی ہوئی نظر ڈالی اور اس کے قریب سے اطمینان بھرے انداز میں گزرتی چلی گئیں۔

”اوہ۔ یہ دونوں یہاں کیا کر رہی ہیں۔“ —— کراسٹی کے منہ سے بے اختیار نکلا۔ وہ ان دونوں لڑکیوں کو ایک لمحے میں پہچان گئی تھی۔ ان دونوں لڑکیوں کا تعلق یورپ کے ایک ملک اولینڈ سے تھا۔ اولینڈ ایک ترقی پذیر اور خود مختار ملک تھا۔ اس ملک کا ایک شہر کوسٹن جرائم کا بہت بڑا گڑھ بن چکا تھا۔ دنیا کے نامی گرامی جرائم پیشہ افراد

وہاں دھڑلے سے جرائم کرتے تھے جس کی وجہ سے اس شہر کو عام طور پر کرائم سٹی کہا جاتا تھا۔

کرائم سٹی میں عام جرائم پیشہ افراد کے ساتھ بڑے بڑے اسمگلرز اور سینڈیکیٹس بھی سرگرم رہتے تھے۔ ان تمام افراد کا اسرائیل اور ایکریمی تنظیموں سے گٹھ جوڑ تھا۔ وہ وہاں خوب پنپ رہے تھے۔ اس لئے اولینڈ کا قانون بھی ان افراد پر ہاتھ ڈالنے سے گریزاں رہتا تھا۔

کراسٹی بھی چونکہ کرائم کی دنیا میں اپنی بے پناہ ساکھ رکھتی تھی اس لئے وہ کئی بار کوسٹن جا چکی تھی اور اس لئے اسے ان سینڈیکیٹس اور ان کے گروپ کے افراد کی بخوبی پہچان ہو چکی تھی۔ ویسے بھی کوسٹن میں تمام جرائم پیشہ افراد کھلے عام دندناتے پھرتے تھے۔ اس لئے کوسٹن میں جانے والوں کے لئے ان جرائم پیشہ افراد کی پہچان مشکل نہیں ہوتی تھی۔

کراسٹی نے جن دو لڑکیوں کو لفٹ سے نکلتے دیکھا تھا ان کا تعلق کوسٹن کی بدنام زمانہ کیٹ سینڈیکیٹ سے تھا۔ یہ سینڈیکیٹ پوری دنیا میں وسیع پیمانے پر منشیات اور نشہ آور ڈرگز کا بیوپار کرتا تھا۔ کہا جاتا تھا کہ پوری دنیا میں دس سے پندرہ فیصد نشہ کرنے والے افراد اسی سینڈیکیٹ کی فراہم کردہ منشیات کے عادی تھے۔ یہ سینڈیکیٹ نئی سے نئی نشہ آور ڈرگز متعاف کراتا تھا۔ جس کا دوسرا کوئی نعم البدل نہیں ہوتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ کیٹ سینڈیکیٹ کا سپیشل ڈرگ سسٹم روز بروز وسعت

اختیار کرتا جا رہا تھا اور ان کے ڈرگز تیزی سے پوری دنیا کی نوجوان نسل کو اپنی لپیٹ میں لے رہے تھے۔

کیٹ سینڈیکیٹ اپنے ڈرگز کی سپلائی زیادہ تر ایکریمیا، گریٹ برطانیہ اور یورپی ممالک میں کرتے تھے جبکہ ایشیا میں ان کا کنٹرول محدود بلکہ نہ ہونے کے برابر تھا۔ لیکن اب جب کراسٹی نے کیٹ گروپ کی دو لڑکیوں کو دیکھا تو اس کے ذہن میں خلفشار سا ہونے لگا۔ ان دونوں کی یہاں موجودگی خطرے کی علامت تھی۔ اس لئے کراسٹی نے ان پر نظر رکھنے کا فیصلہ کر لیا۔ وہ چند لمحے انتظار کرتی رہی پھر وہ ایک دیوار کی آڑ میں ہوگئی اور کیٹس کو دیکھنے لگی کہ وہ کہاں جا رہی ہیں۔

پھر اس نے کیٹس کو اپنے فلیٹ کے سامنے والے فلیٹ کے دروازے پر جھکتے دیکھا جیسے وہ کی ہول سے اس فلیٹ میں جھانک رہی ہوں۔ پھر ایک کیٹ نے ادھر ادھر دیکھ کر جیب سے ایک چھوٹی سی پسٹل جس کا منہ آگے سے بے حد باریک تھا کی ہول پر رکھی اور پھر اس کا بٹن پریس کر دیا اور چند لمحوں بعد اس نے ہول سے پسٹل ہٹا کر جیب میں رکھ لیا۔ اس کے بعد ان دونوں نے مزید چند لمحے توقف کیا۔ پھر دوسری کیٹ نے جیب سے ایک مڑا تڑا تار نکالا اور اسے کی ہول میں لگا کر گھمانے لگی۔ چند ہی لمحوں میں جیسے لاک کھل گیا۔ دوسری کیٹ نے ہینڈل گھمایا تو دروازہ کھل گیا۔ دونوں کیٹس تیزی سے اندر چلی گئیں اور انہوں نے دروازہ بند کر دیا۔

ان دونوں کو فلیٹ میں جاتے دیکھ کر کراسٹی اپنی جگہ سے ہٹی اور

تیز تیز چلتی ہوئی اس فلیٹ کے دروازے کے پاس آ گئی جس میں دونوں گئی تھیں۔

کراسٹی نے ادھر ادھر دیکھا۔ راہداریوں میں کسی کو نہ پا کر وہ فوراً کی ہول پر جھک گئی۔ لیکن اندر کا ماحول اسے نظر نہیں آیا کیونکہ سامنے ایک چھوٹی سی راہداری تھی اور اس کے دائیں طرف ایک کمرے کا دروازہ تھا۔ یہ دیکھ کر کراسٹی فوراً سیدھی ہوئی اور اس نے جیب سے ماسٹر کی نکالی اور اس نے ماسٹر کی سے لاک کھولا اور پھر ہینڈل پکڑ کر اسے نہایت آہستگی سے گھما کر دروازہ کھول لیا۔ اس نے سر اندر ڈال کر اندر کا ماحول چیک کیا اور پھر دروازہ کھول کر اندر آ گئی اور اندر آتے ہی اس نے اسی خاموشی سے دروازہ بند کر دیا جس طرح اس نے کھولا تھا۔ اس نے ماسٹر کی جیب میں رکھی اور اس کی جگہ جیب سے مشین پسٹل نکال لیا اور پھر وہ دیوار کے ساتھ کمر لگا کر دھیرے دھیرے دروازے کی طرف بڑھنے لگی۔

دروازے کے قریب جا کر وہ رک گئی اور اندر کی سن گن لینے لگی۔

''کیا کہتی ہو ریگی۔ بلیک ٹیوب تو ہمیں مل گئی ہے۔ اب ان دونوں کو ہلاک کر دیں یا یہیں زندہ چھوڑ کر چلی جائیں۔'' دوسری طرف سے ایک لڑکی کی آواز سنائی دی۔

''نہیں میری اگر ہم نے ان دونوں کو زندہ چھوڑ دیا تو مادام ریڈ کو ہمیں جواب دینا مشکل ہو جائے گا۔''——— دوسری لڑکی کی آواز

سنائی دی۔

''ہاں۔ یہ تو ہے۔ تو پھر ٹھیک ہے۔ تم اندر والے کو ہلاک کر دو اس باہر والے کو ہلاک کر دیتی ہوں۔''——— پہلی لڑکی نے کہا۔ یہ سن کر کراسٹی کے اعصاب تن گئے۔ وہ نہ جانے کن دونوں کی ہلاکت کی باتیں کر رہی تھیں۔ کراسٹی نے فوراً فیصلہ کیا اور اچانک اچھل کر کھلے ہوئے دروازے کے سامنے آ گئی۔ اس کے سامنے کچھ فاصلے پر وہی دو لڑکیاں کھڑی تھیں جنہیں کراسٹی کیٹس کے طور پر جانتی تھی۔ ان کے [illegible] صوفے پر ایک آدمی بے ہوش پڑا تھا۔ ایک لڑکی کی کمر چونکہ کراسٹی کی طرف تھی اور وہ اس آدمی کے سامنے کھڑی تھی اس لئے وہ اس آدمی کا چہرہ نہیں دیکھ پا رہی تھی۔ ان دونوں لڑکیوں کے ہاتھوں میں باریک خنجر تھے۔

''ہینڈز اپ۔''——— کراسٹی نے ان دونوں کو دیکھ کر غراتے ہوئے کہا۔ اس کی آواز سن کر دونوں کیٹس بری طرح سے اچھل پڑیں اور پھر جیسے ہی ان کی نظریں کراسٹی اور اس کے ہاتھ میں موجود مشین پسٹل پر پڑیں وہ بے اختیار چونک پڑیں۔

''کیا مطلب۔ کون ہو تم۔ اور یہاں کیا کر رہی ہو۔''——— ایک لڑکی نے کراسٹی کو تیز نظروں سے گھورتے ہوئے پوچھا۔ کراسٹی نے اس کی آواز پہچان لی۔ یہ وہی لڑکی تھی جسے دوسری لڑکی نے ریگی کہہ کر پکارا تھا۔

''میں تمہیں اپنے بارے میں بعد میں بتاؤں گی۔ پہلے تم یہ خنجر

پھینکو۔" ——— کراسٹی نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔ دونوں کیٹس نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور پھر اثبات میں سر ہلا کر ان دونوں نے خنجر پھینک دیئے۔ یہ دیکھ کر کراسٹی آگے بڑھی۔ اسی لمحے اس کی نظر صوفے پر پڑے آدمی پر پڑی تو اسے جیسے ایک زور دار جھٹکا سا لگا۔ اس کی آنکھیں ایک لمحے کے لئے پھیل گئیں۔ سامنے صوفے پر عمران پڑا تھا۔ عمران کو وہاں دیکھ کر کراسٹی کے ذہن میں بے شمار چیونٹیاں سی رینگ گئیں۔

"ہونہہ۔ تو تم دونوں کا تعلق ریڈ کیٹس سے ہے۔" ——— کراسٹی نے ان دونوں کے لباسوں پر سرخ بلیوں کو دیکھتے ہوئے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اس کے منہ سے ریڈ کیٹس کا نام سن کر وہ دونوں بری طرح سے چونک پڑیں۔

"اوہ۔ تو تم ہمارے بارے میں جانتی ہو۔" ———ایک ریڈ کیٹ نے غراتے ہوئے کہا جس کا نام میری تھا۔

"اور تمہارے انداز سے یہ بھی لگ رہا ہے کہ تم ہمیں پہچانتی بھی ہو۔" ——— دوسری کیٹ ریگی نے کراسٹی کو تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میں تمہارے سینڈیکیٹ کو بخوبی جانتی ہوں۔ تم دونوں کا تعلق کیٹ سینڈیکیٹ کے ریڈ گروپ سے ہے۔" ——— کراسٹی نے کہا تو ان دونوں نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"کون ہو تم اور ہمارے بارے میں یہ سب تم کیسے جانتی ہو۔"

میری نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میرے بارے میں جان کر کیا کرو گی۔" ——— کراسٹی نے ہنس کر کہا۔

"تو پھر یہاں کیوں آئی ہو۔" ———میری نے کہا۔

"تم نے ابھی تھوڑی دیر پہلے کسی بلیک ٹیوب کا ذکر کیا تھا۔ میں وہ بلیک ٹیوب دیکھنا چاہتی ہوں۔" ——— کراسٹی نے کہا تو وہ دونوں ایک بار پھر چونک پڑیں۔

"بلیک ٹیوب۔ کون سی بلیک ٹیوب۔ ہمیں کسی بلیک ٹیوب کا علم نہیں ہے۔" ——— ریگی نے کہا۔ کراسٹی نے صاف محسوس کر لیا تھا کہ وہ دروغ گوئی سے کام لے رہی ہے۔ بلیک ٹیوب کا نام سن کر جس طرح ان کے چہروں کے رنگ بدلے تھے اس سے کراسٹی کو صاف پتہ چل گیا تھا کہ ان کے لئے بلیک ٹیوب ہی بے حد اہمیت کی حامل ہے اور وہ یہاں یقینی طور پر بلیک ٹیوب ہی حاصل کرنے کے لئے آئی تھیں۔ بلیک ٹیوب اور پھر عمران کو وہاں بے ہوش دیکھ کر کراسٹی بہت کچھ سوچنے پر مجبور ہو گئی تھی۔

"میرے ہاتھ میں مشین پسٹل ہے ریگی۔ تم میرے بارے میں نہیں جانتی لیکن میں تمہیں بتا دینا چاہتی ہوں کہ میرا نشانہ بے داغ ہے۔ اگر میں نے ٹریگر دبا دیا تو تم دونوں کے خوبصورت جسم شہد کی مکھیوں کے چھتے بن جائیں گے۔" ——— کراسٹی نے غرا کر کہا۔

"لگتا ہے تم نے صرف ہمارا نام سنا ہے۔ تم ہماری کارکردگی سے

واقف نہیں ہو۔ اگر تمہارا خیال ہے کہ ہم تم سے اور تمہارے مشین پسٹل سے ڈر گئی ہیں تو یہ تمہاری بھول ہے۔ تمہارے لئے یہی بہتر ہو گا کہ ہمارے راستے سے ہٹ جاؤ اور ہمیں یہاں سے جانے دو۔ ورنہ۔'' میری نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''بلیک ٹیوب مجھے دے دو تو میں تمہارا راستہ نہیں روکوں گی۔'' کراسٹی نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''سوری۔ بلیک ٹیوب سے تمہارا کوئی تعلق نہیں ہے۔ اسے ہم تمہارے حوالے نہیں کرسکتیں۔'' ـــــــ ریگی نے کہا۔

''کیا اس شخص کو تم جانتی ہو۔'' ـــــــ کراسٹی نے عمران کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ ہم اسے نہیں جانتیں۔ کون ہے یہ۔ کیا یہ تمہارا ساتھی ہے۔'' ـــــــ ریگی نے کہا۔

''اگر تم اسے نہیں جانتیں تو یہ یہاں بے ہوش کیوں پڑا ہے۔ اور کیا وہ بلیک ٹیوب تم نے اس سے حاصل کی ہے۔'' ـــــــ کراسٹی نے پوچھا۔

''نہیں۔ جب ہم اندر آئی تھیں تو یہ یہاں بے ہوش پڑا تھا۔ بلیک ٹیوب ہم نے اس سے نہیں ایس ڈی سے حاصل کی ہے۔ اور تمہاری اطلاع کے لئے بتادوں ۔ بلیک ٹیوب ہماری ہے جسے ایس ڈی دھوکے سے ہمارے ایک ڈاکٹر سے لایا تھا۔'' ـــــــ ریگی نے کہا۔

''ایس ڈی۔ کون ہے یہ ایس ڈی۔'' ـــــــ کراسٹی نے حیران

ہو کر کہا۔

''پتہ نہیں۔ وہ اندر پڑا ہے۔ جا کر خود ہی پوچھ لو اس سے۔'' میری نے کاندھے اچکا کر کہا۔

''کیا وہ زندہ ہے۔'' ـــــــ کراسٹی نے پوچھا۔

''فی الحال تو زندہ ہے۔ اگر تم یہاں نہ آ گئی ہوتی تو اب تک ہم اسے ہلاک کر چکی ہوتیں۔'' ـــــــ میری نے کہا۔

'' چلو یہ بات تو بعد میں ہوگی کہ ایس ڈی کون ہے اور وہ بلیک ٹیوب کیوں لایا تھا۔ تم یہ بتاؤ اس بلیک ٹیوب کا اصل راز کیا ہے۔ اس میں ایسی کیا خاص بات ہے جس کے لئے ریڈ کیٹ نے تم دونوں کو خاص طور پر یہاں بھیجا تھا۔'' ـــــــ کراسٹی نے کہا تو وہ دونوں بے اختیار ہنس پڑیں۔

''کیا تم ہمیں بے وقوف سمجھتی ہو۔'' ـــــــ ریگی نے کہا۔

''کیوں۔ ایسی بات کیوں کہی ہے تم نے۔'' ـــــــ کراسٹی نے کہا۔

''تمہارا کیا خیال ہے۔ ہم تمہیں بلیک ٹیوب کے بارے میں سب کچھ بتا دیں گی۔'' ـــــــ میری نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

''نہ بتاؤ۔ لیکن میں تمہیں یہاں سے بلیک ٹیوب نہیں لے جانے دوں گی۔'' ـــــــ کراسٹی نے غصے میں آتے ہوئے کہا۔

''ریڈ کیٹس کو روکنا تم جیسی عام لڑکی کے بس کی بات نہیں ہے۔ ہمارے راستے سے ہٹ جاؤ۔'' ـــــــ میری نے غرا کر کہا۔

''موت تم دونوں کے سروں پر کھڑی ہے اور پھر بھی تم یہ بات کہہ رہی ہو۔'' ـــــ کراسٹی نے کہا۔

''ریڈ کیٹس موت سے نہیں ڈرتیں۔ اس کا اندازہ تمہیں ابھی ہو جائے گا۔ ہری اپ ریگی۔'' ـــــ میری نے غراتے ہوئے پہلے کراسٹی سے اور پھر ریگی سے کہا۔ اس سے پہلے کہ کراسٹی کچھ سمجھتی اچانک وہ دونوں بجلی کی سی تیزی سے تڑپیں۔ ان دونوں نے بیک وقت کراسٹی پر چھلانگیں لگا دی تھیں۔ ریگی اڑتی ہوئی کراسٹی کی طرف آئی تھی جبکہ میری اچھل کر زمین پر پشت کے بل گھسٹتی ہوئی کراسٹی کی طرف بڑھی اور پھر ریگی کی ٹانگ گھوم کر کراسٹی کے گن والے ہاتھ پر پڑی جبکہ میری کی ٹانگیں کراسٹی کی ٹانگوں سے ٹکرائیں۔ کراسٹی کے ہاتھ سے نہ صرف مشین پسٹل نکل کر دور جا گرا تھا بلکہ میری کی ٹانگیں کھا کر وہ ہوا میں اچھلی۔ اس سے پہلے کہ وہ زمین پر گرتی ریگی نے ہوا میں ہی اپنا رخ موڑتے ہوئے اس کے پہلو میں ایک زوردار کک لگائی تو کراسٹی کا جسم رول ہوتا ہوا زوردار دھماکے سے نیچے جا گرا۔

ریگی اور میری قلابازیاں کھا کر تیزی سے اٹھ کھڑی ہوئی تھیں۔ کراسٹی بھی جیسے ہی زمین سے ٹکرائی اس نے فوراً الٹی قلابازی کھائی اور پاؤں کے بل کھڑی ہو کر تیزی سے ان کی طرف پلٹ آئی۔

''گڈ۔ خاصی تیز معلوم ہوتی ہو۔'' ـــــ ریگی نے کراسٹی کو اس طرح پیروں پر کھڑی ہوتے دیکھ کر تعریفانہ لہجے میں کہا۔ کراسٹی نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ وہ یکلخت اچھلی۔ اس نے فضا میں

اپنے جسم کو گھما کر سیدھا کیا اور پھر وہ پوری قوت سے ان دونوں سے جا ٹکرائی اور پھر ان دونوں کو لئے ہوئے گرتی چلی گئی۔ فرش پر گرتے ہی کراسٹی نے دو تین کروٹیں بدلیں اور پھر تیزی سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ اس سے پہلے کہ ریگی اور میری اٹھتیں۔ کراسٹی نے آگے بڑھ کر ریگی کے پہلو میں زوردار ٹانگ مارتے ہوئے اپنے جسم کو کسی پھرکی کی طرح گھمایا اور پھر وہ اپنے دائیں ہاتھ کی کہنی موڑ کر پوری قوت سے میری پر گری۔

اس کی کہنی میری کی گردن پر پڑی تھی۔ ان دونوں کے منہ سے کربناک چیخیں نکلیں اور وہ دونوں بری طرح سے تڑپنے لگیں۔ کراسٹی نے پلٹ کر ریگی کو دونوں کاندھوں سے پکڑتے ہوئے اپنے نچلے جسم کو تیزی سے اوپر اٹھایا اور پھر اس کے مڑے ہوئے دونوں گھٹنے جیسے ہی ریگی کے پیٹ میں پڑے تو ریگی اس بری طرح سے پھڑکنے لگی جیسے ذبح کی ہوئی مرغی پھڑکتی ہے۔ کراسٹی اٹھی ہی تھی کہ اسی لمحے میری زمین پر گھومی اور اس نے جسم کو اسی درجے کے زاویے پر موڑتے ہوئے کراسٹی کی کمر پر دونوں ٹانگیں اس انداز میں ماریں کہ کراسٹی ریگی کے جسم پر سے اچھلی اور اڑتی ہوئی سامنے دیوار سے جا ٹکرائی۔ اس نے دونوں ہاتھ فوراً آگے کر دیئے تھے۔ ورنہ اس کے چہرے کا دیوار سے ٹکرا کر یقیناً بھرتہ بن جاتا۔ دیوار پر ہاتھ پڑتے ہی کراسٹی نے الٹی قلابازی کھائی اور زمین پر پیروں کے بل آ کھڑی ہوئی۔ اتنی دیر میں میری ماہر جمناسٹک کا مظاہرہ کر کے تیزی سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔

گردن پر ضرب کھانے سے اس کا چہرہ بری طرح سے بگڑا ہوا تھا۔ لیکن اب اس کی آنکھوں سے کراشی کے لئے نفرت انگیز چنگاریاں نکل رہی تھیں۔

کراشی جیسے ہی نیچے آئی ۔ میری نے ایک بار پھر اپنے جسم کو اچھالا اور اس نے کراشی کے سینے پر فلائنگ کک مارنے کی کوشش کی مگر کراشی نے اپنے جسم کو ایک ٹانگ پر بجلی کی سی تیزی سے گھمایا۔ میری جیسے ہی اس کے قریب سے گزرنے لگی گھومتی ہوئی کراشی نے ایک بار پھر اپنا بازو موڑا اور پھر اس نے دائیں ہاتھ کی کہنی پوری قوت سے میری کی کمر پر ماردی۔ میری کے حلق سے ایک دلخراش چیخ نکلی اور وہ ایک زوردار دھماکے سے کراشی کے قدموں میں آ گری۔

اس نے کراشی کی ٹانگیں پکڑ کر کھینچنے کی کوشش کی مگر کراشی فوراً اچھلی اور اس کے اوپر سے گزر کر اس کے دوسری طرف آ گئی۔ اس سے پہلے کہ میری اس کی طرف پلٹتی کراشی نے جوتی کی ایڑی اس زور سے میری کے سر کے پچھلے حصے پر ماری کہ میری کے حلق سے ایک بار پھر دردناک چیخ نکلی اور وہ یکبارگی تڑپی اور پھر اس کے ہاتھ پیر ڈھیلے پڑتے چلے گئے۔ کراشی کے گھٹنوں کی خوفناک ضرب کھا کر ریگی پہلے ہی بے ہوش ہو چکی تھی۔

''ہونہہ۔ کراشی سے لڑنے چلی تھیں ۔'' ـــــ کراشی نے نفرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس نے جھک کر پہلے میری اور پھر ریگی کو چیک کیا وہ دونوں بے ہوش ہو چکی تھیں اور ان کے جلد ہوش میں آنے

کا کوئی امکان نہیں تھا۔

کراشی نے پہلے میری اور پھر ریگی کی تلاشی لی تو اس کی جیب سے ایک سرخ رنگ کی چھوٹی سی ڈبیہ نکل آئی۔ کراشی نے اس ڈبیہ کو کھولا تو اس میں مخمل میں لپٹی ہوئی ایک چھوٹی سی سیاہ رنگ کی ٹیوب دکھائی دی جو سیلڈ تھی۔ کراشی نے ڈبیہ سے اس ٹیوب کو نکالا۔ ٹیوب پر انگریزی حروف میں باقاعدہ بلیک ڈراپس لکھا ہوا تھا اور اس پر ہینڈرڈ سی سی درج تھا۔

''کیا ہو سکتا ہے یہ۔'' ـــــ کراشی نے حیرت بھرے لہجے میں سوچا۔ اس نے ڈبیہ کا مخمل ہٹایا تو اس کے نچلے حصے میں اسے ایک اور ٹیوب دکھائی دی۔ اس ٹیوب کا سائز پہلی ٹیوب جتنا تھا البتہ اس ٹیوب میں سیاہ محلول کی جگہ ہلکے سرخ رنگ کا محلول بھرا ہوا تھا۔ جس کی مقدار دس سی سی تھی اور ٹیوب پر ریڈ ڈراپس لکھا ہوا تھا۔ کراشی نے کچھ سوچ کر ریڈ ٹیوب کو اپنے لباس کی خفیہ جیب میں چھپا لیا جبکہ سیاہ ٹیوب کو اس نے واپس ڈبیہ میں رکھا اور ڈبیہ بند کر دی۔ اسی لمحے اس کی گردن پر کوئی ٹھنڈی سی چیز آ لگی۔

''بس۔ جہاں ہو وہیں رک جاؤ۔ ورنہ میں گولی چلا دوں گی۔'' کراشی نے ریگی کی غراتی ہوئی آواز سنی۔ اس کی آواز سن کر کراشی ایک طویل سانس لے کر رہ گئی ۔ اس نے میری کے ساتھ ساتھ اسے بھی چیک کیا تھا۔ وہ بھی بے ہوش تھی اور اس کے بھی میری کی طرح جلد ہوش میں آنے کے امکانات نظر نہیں آ رہے تھے مگر شاید ریگی بے

پناہ قوت ارادی کی مالک تھی۔ اسے نہ صرف فوراً ہوش آ گیا تھا بلکہ اس نے خود کو سنبھال کر کراسٹی کی گردن پر گن کی نال بھی رکھ دی تھی۔

"کیا چاہتی ہو۔" ــــــ کراسٹی نے کہا۔

"پہلے یہ ڈبیہ مجھے دو۔" ــــــ ریگی نے حلق کے بل غرا کر کہا۔ کراسٹی نے ایک لمحے کے لئے کچھ سوچا پھر اس نے ڈبیہ عقب کی طرف کر دی۔ جسے ریگی نے ایک لمحے میں اس سے چھین لیا۔

"اب چند قدم آگے جاؤ اور میری طرف منہ کر کے کھڑی ہو جاؤ۔" ــــــ ریگی نے اسی لہجے میں کہا تو کراسٹی نے قدم آگے بڑھا دیئے اور چند قدم آگے جا کر رک گئی اور پلٹ کر ریگی کی طرف دیکھنے لگی۔ اس کے ہاتھ میں کراسٹی کا مشین پسٹل تھا۔

"اب اس سے پہلے کہ میں تم پر گولیوں کی بوچھاڑ کر دوں۔ اپنے بارے میں بتاؤ تم کون ہو۔" ــــــ ریگی نے اس کی جانب زہریلی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"میرا تعلق بھی کوسٹن سے ہے۔ میں وہاں بلیک سینڈیکیٹ میں کام کرتی ہوں۔" ــــــ کراسٹی نے بات بناتے ہوئے کہا۔

"غلط۔ بالکل غلط۔ کوسٹن کے تمام سینڈیکیٹس اور جرائم پیشہ افراد کے بارے میں، میں بخوبی جانتی ہوں۔ تمہارا تعلق کوسٹن سے نہیں ہے۔" ــــــ ریگی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں اس وقت میک اپ میں ہوں۔" ــــــ کراسٹی نے کہا تو ریگی چونک کر غور سے اسے دیکھنے لگی۔

"ہاں۔ اب تم نے سچ کہا ہے۔ تم واقعی میک اپ میں ہو۔ اپنا میک اپ صاف کر کے مجھے اپنا چہرہ دکھاؤ۔" ــــــ ریگی نے کہا تو کراسٹی بے اختیار ہنس پڑی۔

"تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے کیا۔ میں یہاں اپنا میک اپ کیسے صاف کر سکتی ہوں۔ یہ بیٹا سکس ٹو اے ون میک اپ ہے جس کو صاف کرنے کے لئے چند خاص لوشنز اور چند کیمیکلز کی ضرورت ہوتی ہے۔ تمہارا کیا خیال ہے یہ سب میں ساتھ لئے پھرتی ہوں۔" کراسٹی نے کہا۔

"بہر حال۔ تم جو کوئی بھی ہو۔ تم ریڈ کیٹس کے بارے میں بہت کچھ جانتی ہو۔ تمہارا لڑنے کا انداز بھی خاص تھا۔ تم بے حد تربیت یافتہ ہو اور تم جیسی لڑکی ہمارے لئے کسی بھی وقت خطرے کا باعث بن سکتی ہے اور میں اپنے اور اپنے سینڈیکیٹ کے لئے یہ رسک نہیں لے سکتی۔" ــــــ ریگی نے غراتے ہوئے کہا۔

"مطلب۔" ــــــ اس کی بات سن کر کراسٹی نے جیسے دھڑکتے دل سے کہا۔

"مطلب۔ ہونہہ۔ مطلب تمہاری موت۔" ــــــ ریگی نے کہا۔ اس سے پہلے کہ کراسٹی کچھ سمجھتی۔ ریگی نے یک لخت مشین پسٹل کا ٹریگر دبا دیا۔ تڑتڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی کراسٹی کے حلق سے ایک زور دار چیخ نکلی اور وہ اچھل کر کر دور جا گری۔ اسے یکلخت یوں محسوس ہوا تھا جیسے اس کے جسم میں بے شمار گرم سلاخیں سی اتر گئی ہوں۔ اس

نے اٹھنے کی کوشش کی مگر اس کی آنکھوں کے سامنے جیسے سرخ رنگ سا بھر گیا اور پھر اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے جسم سے جان نکلتی جا رہی ہو۔ اسے اپنے دل و دماغ میں دھماکے سے ہوتے ہوئے معلوم ہوئے اور اس کے ساتھ ہی وہ ساکت ہوتی چلی گئی شاید ہمیشہ کے لیے۔

عمران کو دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوتے دیکھ کر بلیک زیرو بے اختیار اس کے احترام میں اٹھ کھڑا ہوا۔

''بیٹھو۔'' ـــــ عمران نے کہا اور پھر جیسے وہ تھکے تھکے انداز میں اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔ اور بلیک زیرو بھی بیٹھ گیا۔

''خیریت۔ بڑے تھکے تھکے نظر آ رہے ہیں۔'' ـــــ سلام ودعا کے بعد بلیک زیرو نے عمران کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا جس کے چہرے پر واقعی سنجیدگی کے ساتھ تھکاوٹ کے بھی تاثرات نمایاں تھے۔

''ایک کپ گرم گرم چائے پلاؤ۔ پھر بات کریں گے۔'' عمران نے سنجیدگی سے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلایا اور اٹھ کھڑا ہوا اور پھر وہ آپریشن روم سے نکل کر دوسرے کمرے میں چلا گیا جہاں کچن تھا۔

بلیک زیرو کے جانے کے بعد عمران چند لمحے سوچتا رہا پھر اس نے جیب میں ہاتھ ڈالا کر ایک وزٹنگ کارڈ نکالا جس پر سرخ رنگ کی دو بلیاں آپس میں لڑتی دکھائی دے رہی تھیں۔ اس کارڈ پر بڑے سٹائلش انداز میں نمبر سیون اور مس میری لکھا ہوا تھا۔ اس پر ایک فون نمبر اور ایک سیل فون کا نمبر بھی درج تھا۔ ایڈریس کے طور پر اولینڈ کے ایک شہر کوسٹن کے ایک کلب کا نام و پتہ لکھا تھا۔ کلب کا نام ریڈ کیٹ کلب تھا۔

عمران چند لمحے غور سے اس کارڈ کو دیکھتا رہا پھر وہ اٹھا اور اس نے سامنے پڑی ہوئی مشین کی سائیڈ سے ایک مائیک نکالا اور چند بٹن پریس کر کے اس مشین کو آن کرنے میں مصروف ہو گیا۔ چند ہی لمحوں میں مشین میں زندگی کی لہریں سی دوڑ گئیں۔ عمران نے مشین کی سائیڈ میں لگے ہک سے ہیڈ فون نکال کر کانوں پر چڑھا لیا اور کنٹرول پینل پر نمبر پریس کر کے ایک ٹرانسمیٹر فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے لگا۔ چند لمحوں بعد ہیڈ فون میں کھڑکھڑاہٹ کی آواز سنائی دی۔ یہ آواز ایسی تھی جیسے ریڈیو کے سگنلز میں کوئی خرابی ہو گئی ہو اور آواز ٹوٹ پھوٹ رہی ہو۔

''ہیلو۔ ہیلو۔ پرنس آف ڈھمپ کالنگ فرام پاکیشیا۔ ہیلو۔ ہیلو۔ اوور۔'' ـــــــ عمران نے مائیک منہ کے قریب کر کے مسلسل بولنا شروع کر دیا۔

''یس بلیک ہارس اٹنڈنگ یو۔ اوور۔'' ـــــــ دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔ آواز میں بے پناہ غراہٹ تھی جیسے

کوئی بھیڑیا غرا رہا ہو۔

''حیرت ہے۔ یہ پہلا گھوڑا ہے جو ہنہنانے کے بجائے غرا رہا ہے۔ اور گھوڑے کی تو چار ٹانگیں، لمبا سا منہ، لمبے کان اور ایک دم بھی ہوتی ہے۔ لمبا منہ اور لمبے کانوں کی حد تک تو بات ٹھیک ہے تم ایسے ہی ہو۔ مگر تمہاری چار ٹانگیں اور دم بھی ہے۔ اس کے بارے میں مجھے معلوم نہیں ہے۔ اگر واقعی تمہاری چار ٹانگیں اور ایک دم ہے تو تمہیں میرے سامنے فوراً ہنہنانا شروع کر دینا چاہیے تھا نہ کہ غرانا۔ اوور۔'' ـــــــ عمران کی زبان ایک بار چلنے پر آئی تو نان سٹاپ چلتی چلی گئی۔

''میری چار ٹانگیں تو نہیں ہیں۔ البتہ ایک دم ضرور ہے اور تمہاری اطلاع کے لئے میں یہ بھی بتا دوں کہ میں نے اس دم کا ایک نام بھی رکھا ہوا ہے۔ اوور۔'' ـــــــ دوسری طرف سے ہنستے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔ لہجے میں غراہٹ کا عنصر اسی طرح بدستور تھا۔ البتہ اس کے بولنے کے انداز میں فرق ضرور آ گیا تھا جیسے اس نے عمران کی آواز پہچان لی ہو۔

''اور اس دم کا نام تم نے یقیناً لیڈی اریتا ہی رکھا ہو گا۔ اوور۔'' عمران نے فوراً کہا تو دوسری طرف سے بلیک ہارس بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

''تمہاری ہنسی بتا رہی ہے جیسے میں نے تمہاری دم کو صحیح طور پر پہچان لیا ہے۔ اوور۔'' ـــــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ارے نہیں۔ میں تو تمہارے برجستہ جواب پر ہنسا تھا۔ لیڈی اریبا تو میری بیوی ہے۔ وہ بھلا میری دم کیسے بن سکتی ہے۔ اس کی دم تو مجھے بننا پڑتا ہے۔ البتہ میں نے اپنی دم کا جو نام رکھا ہے وہ علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) ہے۔ اوور۔''۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے ہنستے ہوئے کہا گیا۔

''ارے باپ رے۔ اتنی لمبی دم۔ پھر تو تم اتنی لمبی دم سے گھر کی جھاڑ پونچھ کا ہی کام لیتے ہو گے۔ لیڈی اریبا گھر کے دوسرے کاموں کے ساتھ تمہارے اس کام کو زیادہ ترجیح دیتی ہو گی۔ اوور''۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ارے نہیں۔ وہ میری دم سے کوئی کام نہیں لیتی۔ اسے معلوم ہے کہ میری دم اس کا منہ بولا بھائی بنا ہوا ہے اور اگر میں نے اپنی دم سے صفائی ستھرائی کا کام لینا شروع کر دیا تو وہ میری دم کے ساتھ میری گردن بھی کاٹ دے گی۔ اوور۔''۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے بلیک ہارس نے بدستور ہنستے ہوئے کہا۔ اسی لمحے بلیک زیرو چائے کے دو کپ لئے اندر آ گیا۔ عمران کو ٹرانسمیٹر مشین پر بیٹھے باتیں کرتے دیکھ کر اس نے خاموشی سے ایک کپ عمران کے سامنے رکھا اور دوسرا کپ لے کر خود دوسری کرسی پر جا بیٹھا۔

''پھر تو مجھے لیڈی اریبا کا شکریہ ادا کرنا چاہیے جو بلیک ہارس کا نہیں البتہ اس کی دم کا تو احترام کرتی ہے۔ اوور۔''۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو دوسری طرف بلیک ہارس اس قدر زور سے ہنسا کہ اسے بے

[illegible] اچھو لگ گیا اور وہ زور زور سے کھانسنے لگا۔

''بس۔ بس۔ عمران۔ مجھے اور زیادہ نہ ہنساؤ۔ ورنہ ہنستے ہنستے میرے پھیپھڑے پھٹ جائیں گے اور تمہاری منہ بولی بہن کو خواہ مخواہ اپنی دم سے محروم ہونا پڑے گا۔ اوور۔''۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے بلیک ہارس نے کہا۔

''کوئی بات نہیں۔ اگر میری بہن ایک دم سے محروم ہو گئی تو میں اسے فوراً دوسری دم لے دوں گا۔ اس کے لئے دموں اور دم چھلوں کی کمی ہے کیا۔ اوور۔''۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو دوسری طرف بلیک ہارس ہنستے ہنستے بے حال ہو گیا۔ بلیک زیرو حیرت بھری نظروں سے عمران کو دیکھ رہا تھا جو ابھی چند لمحے قبل تھکا تھکا اور پریشان نظر آ رہا تھا۔ اب یوں مسکرا رہا تھا جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔

''پلیز عمران۔ اب بس کرو۔ میں اور نہیں ہنس سکتا۔ مجھے بتاؤ۔ تم نے فون کیوں کیا ہے۔ تم بغیر کسی مقصد کے کسی کو فون کرو یہ ممکن ہی نہیں ہے۔ اوور۔''۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے بلیک ہارس نے کہا۔

''کوسٹن میں ریڈ کیٹس کے بارے میں تمہارے پاس کیا معلومات ہیں۔ اوور۔''۔۔۔۔۔ عمران نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا تو اس کے منہ سے ریڈ کیٹس کا نام سن کر بلیک زیرو چونک پڑا۔

''ریڈ کیٹس یا کیٹ سینڈیکیٹ۔ اوور۔''۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے بلیک ہارس نے بھی سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

''میرے پاس ایک کارڈ ہے۔ اس کارڈ پر دو سرخ بلیاں ایک

دوسرے پر جھپٹ رہی ہیں۔ کارڈ پر نمبر سیون اور ریگی کا نام لکھا ہے۔ پتہ ڈی او ون ریگم روڈ لکھا ہے۔ اوور۔'' ـــــ عمران نے کہا۔

''اوہ۔ یہ کارڈ تو کیٹ سینڈیکیٹ کا ہی ہے۔ کوسٹن کا سب سے معروف اور خطرناک سینڈیکیٹ ہے یہ۔ اس سینڈیکیٹ کے دو گروپس ہیں۔ ایک ریڈ گروپ کہلاتا ہے جس کی سربراہ مادام ریڈ کہلاتی ہے۔ اسی طرح دوسرا گروپ بلیو کیٹس کا ہے جس کی سربراہ مادام بلیو ہے جبکہ ان دونوں گروپس کو مادام بلیک ہینڈل کرتی ہے۔ مادام ریڈ کا اصلی نام مادام سوناری ہے اور مادام بلیو کا نام مادام سارہ ہے۔ مادام ریڈ، ریڈ کلب میں رہتی ہے اور مادام بلیو بلیو کلب میں۔

ان دونوں اور ان کے گروپس کے بارے میں تو میں تمہیں انفارمیشن مہیا کر سکتا ہوں مگر مادام بلیک کے بارے میں تمہیں شاید میں کچھ نہ بتا سکوں۔ کیونکہ مادام بلیک کے بارے میں مادام ریڈ اور مادام بلیو بھی نہیں جانتیں۔ اس کا صرف نام ہی سننے میں آتا ہے۔ اس کو آج تک کسی نے دیکھا ہے اور نہ ہی وہ آج تک کسی کے سامنے آئی ہے۔ وہ صرف مادام ریڈ اور مادام بلیو سے ٹیلی فونک رابطہ رکھتی ہے۔ اوور۔'' ـــــ دوسری طرف سے بلیک ہارس نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ مجھے ان دونوں کیٹس کے بارے میں انفارمیشن دو۔ اوور۔'' ـــــ عمران نے کہا۔

''کیا انفارمیشن درکار ہیں تمہیں۔ اوور۔'' ـــــ دوسری طرف

ایک ہارس نے فرینک لہجے میں کہا۔

''مجھے ان کی ایکٹویٹی کی مکمل رپورٹ چاہیے۔ اوور۔'' عمران نے کہا۔

'' ٹھیک ہے۔ میں تمہیں ایک گھنٹے تک کال کرتا ہوں۔ اوور۔'' ایک ہارس نے کہا۔

''نہیں۔ ایک گھنٹے بعد میں تمہیں خود کال کروں گا۔ اور تمہیں اس بات کا اندازہ تو ہو گیا ہو گا کہ میں نے جس ریڈ کیٹ کے کارڈ کا تمہیں حوالہ دیا ہے وہ پاکیشیا میں ہے۔ میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ کیٹ سینڈیکیٹ کی ریڈ کیٹس پاکیشیا میں کس مقصد کے لئے آئی ہیں۔ اوور۔'' ـــــ عمران نے کہا۔

''اوکے۔ ایک گھنٹے بعد کال کرنا۔ اور اینڈ آل۔'' ـــــ دوسری طرف سے بلیک ہارس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی دوسری طرف سے اس کی آواز آنا بند ہو گئی۔ عمران نے مشین کا ایک سوئچ آف کیا اور مائیک ہک پر لٹکا کر کانوں سے ہیڈ فون بھی اتار کر ایک طرف رکھ دیئے۔ اس نے چائے کا کپ اٹھایا اور سوچتے ہوئے انداز میں چائے سپ کرنے لگا۔

''عمران صاحب۔'' ـــــ اچانک بلیک زیرو نے اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

''جی صاحب۔'' ـــــ عمران نے اس کی طرف مڑتے ہوئے اسی کے انداز میں کہا تو بلیک زیرو کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ

آ گئی۔

"کیا میں آپ سے کیٹ سینڈ کیٹ کے بارے میں کچھ پوچھ سکتا ہوں۔" بلیک زیرو نے کہا۔

"کچھ کیوں۔ تم بہت کچھ پوچھ سکتے ہو۔ بلکہ چاہو تو پوچھ پوچھ کر میری مت بھی مار سکتے ہو۔ اب یہ مت پوچھنا کہ مت مارنا کیا ہوتا ہے۔" ——— عمران نے کہا تو بلیک زیرو پھر بے اختیار ہنس دیا۔

"تو بتائیں۔" ——— بلیک زیرو نے کہا۔

"کیا بتاؤں۔" ——— عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یہی کہ کیٹ سینڈیکیٹ کا کیا چکر ہے اور آپ کس کارڈ کا بلیک ہارس سے ذکر کر رہے تھے اور ان کے بارے میں کیا معلومات حاصل کر رہے تھے۔" ——— بلیک زیرو نے ایک ہی سانس میں کئی کئی سوال کرتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے۔ بلیک ہارس کسی اور کا نام ہے اور تم خواہ مخواہ ایئر ہارس پر سوار ہوئے جا رہے ہو۔" ——— عمران نے بوکھلا کر کہا۔

"ایئر ہارس۔ میں سمجھا نہیں۔" ——— بلیک زیرو نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ارے۔ وہی ہوا کا گھوڑا۔ تم تو واقعی ہوا کے گھوڑے پر سوار ہو گئے تھے جو ایک ہی سانس میں کئی کئی سوال کر رہے ہو۔" ——— عمران نے کہا تو بلیک زیرو ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"چلیں میں کسی ہوائی گھوڑے پر سوار نہیں ہوتا۔ اگر آپ کہیں تو آپ کے سر پر ضرور سوار ہو جاتا ہوں۔" ——— بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے۔ واہ۔ کیوں بھائی۔ میں نے تمہارا کیا بگاڑا ہے جو تم میرے سر پر سوار ہونا چاہتے ہو۔" ——— عمران نے مصنوعی انداز میں بوکھلاتے ہوئے کہا۔

"جب تک آپ کے سر پر سوار نہ ہوا جائے اس وقت تک آپ کچھ بتاتے بھی تو نہیں۔" ——— بلیک زیرو نے کہا اس کے لہجے میں شکائت کا عنصر تھا۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ پلیز میرے سر پر سوار ہونے کا مشورہ ممبران، خاص طور پر جولیا کو نہ دے دینا۔ ورنہ۔" ——— عمران نے کہا۔

"ورنہ۔ ورنہ کیا۔" ——— بلیک زیرو نے مسکرا کر کہا۔

"ورنہ۔ تنویر بے چارے کو سچ مچ میرا آدھے گھر والا بننا پڑ جائے گا اور تم جانتے ہو تنویر بے چارہ سب کچھ برداشت کر سکتا ہے مگر وہ میرا آدھے گھر والا بننا کبھی برداشت نہیں کرے گا یا تو وہ اپنے ریوالور کی ساری گولیاں میرے سینے میں اتار دے گا یا پھر ایک آدھ گولی اپنی کھوپڑی میں اتار لے گا۔" ——— عمران نے کہا تو بلیک زیرو پھر ہنس دیا۔

"آپ باتوں کو گھما رہے ہیں۔" ——— بلیک زیرو نے کہا۔

"شکر کرو۔ میں باتوں کو گھما رہا ہوں۔ اگر میں نے تمہاری

کھوپڑی گھما دی تو تم پوری طرح گھوم کر رہ جاؤ گے۔"۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لگتا ہے آپ کچھ بتانا نہیں چاہتے۔"۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے قدرے ناراض لہجے میں کہا۔

"ارے نہیں۔ میں بھلا اپنے چیف سے کچھ چھپا سکتا ہوں۔ کل اسی چیف نے تو میرے کام آنا ہے۔ میری بارات کے آگے بجنے والے بینڈ باجے سے لے کر قیام و طعام تک کے سارے خرچے کا چیک میں بھلا کسی اور سے کیسے لے سکتا ہوں۔"۔۔۔۔۔ عمران نے اسی انداز میں کہا تو بلیک زیرو نہ چاہتے ہوئے بھی ایک مرتبہ پھر ہنس پڑا۔

"پلیز اب بتا دیں۔ ورنہ میرے صبر کا پیانہ لبریز ہو جائے گا۔" بلیک زیرو نے احتجاج بھرے لہجے میں کہا۔

"پیانہ لبریز ہو جائے گا تو کیا ہوگا۔"۔۔۔۔۔ عمران بھلا آسانی سے باز آنے والوں میں سے کہاں تھا۔

"تو پھر کیا ہونا ہے۔ میں خاموش ہو کر بیٹھ جاؤں گا اور بھلا میں کر بھی کیا سکتا ہوں۔"۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو اس بار عمران ہنس پڑا۔

"نہ بھائی۔ تم خاموش نہ ہونا۔ اگر تم خاموش ہو گئے تو مجھے بھی مجبوراً خاموش ہونا پڑے گا اور دانش منزل میں اگر خاموشی چھا گئی تو خوف سے میرے پسینے چھوٹ جائیں گے۔ تم شاید نہیں جانتے خاموش

ماحول کے خاموش پن سے مجھے بے حد خوف آتا ہے۔"۔۔۔۔۔ عمران نے باقاعدہ خاموش اور خاموشی کی گردان کرتے ہوئے کہا۔

"جیسے آپ کی مرضی۔ اب بھلا میں کیا کہہ سکتا ہوں۔" بلیک زیرو نے ایک اور طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اچھا بھائی ناراض کیوں ہوتے ہو۔ سنو۔ دل جگر۔ بلکہ گردے اور۔ وہ۔ وہ تمام تھام کر سنو۔"۔۔۔۔۔ عمران نے وہ۔ وہ ایسے انداز میں کہا تو بلیک زیرو نہ چاہتے ہوئے بے اختیار ہنس پڑا۔ عمران نے جیب سے رنگین کا کارڈ نکال کر بلیک زیرو کی طرف بڑھا دیا۔ بلیک زیرو غور سے اس کارڈ کو دیکھنے لگا۔

"یہ کیٹ سینڈیکیٹ کے ریڈ گروپ کی ایک کیٹ کا کارڈ ہے۔" عمران نے کہا۔

"کہاں سے ملا ہے یہ کارڈ آپ کو۔"۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے پوچھا۔

"لیرک کمرشل پلازہ کے ایک فلیٹ سے۔"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"وہاں آپ کیا کرنے گئے تھے۔"۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے پوچھا۔

"مجھے وہاں میرے ایک دیرینہ دوست سانٹ ڈیکوزا نے بلایا تھا۔"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"سانٹ ڈیکوزا۔ یہ سانٹ ڈیکوزا وہی ہے نا جس کا تعلق جرائم

پیشہ افراد سے ہے۔ یہ بھلا آپ کے دوستوں میں کب سے شمار ہونے لگا۔"۔۔۔۔۔۔بلیک زیرو نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"فارن کنٹریز سے بعض اوقات انڈر ورلڈ سے معلومات حاصل کرنے کے لئے ایسے افراد سے راہ و رسم رکھنے ہی پڑتے ہیں۔ سانٹ ڈیکوزا کا تعلق انہی افراد میں سے ہے جو خاص طور پر مجھے غیر ممالک میں ہونے والے ایسے جرائم کے بارے میں رپورٹس مہیا کرتے ہیں جن کا تعلق پاکیشیا سے ہو۔ یہ تو تم جانتے ہو کہ پاکیشیا میں موجود دہشت گرد تنظیموں اور اسمگلروں کو ہر طرح کا اسلحہ اور منشیات انڈر ورلڈ ذرائع سے پہنچائی جاتی ہیں۔

اسی لئے میں نے ان ممالک میں سانٹ ڈیکوزا جیسے افراد چن رکھے ہیں جو پاکیشیا میں اسلحہ اور منشیات پہنچانے کے ذرائع کے بارے میں تفصیلات دیتے ہیں اور میں ایسے معاملات زیادہ تر سوپر فیاض تک پہنچا دیتا ہوں جو ان اسمگلروں اور منشیات فروشوں کو رنگے ہاتھوں پکڑ کر ان سے لمبی لمبی رقمیں بٹورتا ہے اور اس کی بٹوری ہوئی رقموں میں سے کچھ نہ کچھ حصہ مجھے بھی مل جاتا ہے جس سے سلیمان بے چارہ میرے فلیٹ کا چولہا جلاتا ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ چولہا جتنا مرضی جلے اس پر پکتی ماش کی دال ہی ہے جو میرا معدہ چوپٹ کرنے کے لئے کافی ہوتی ہے۔"۔۔۔۔۔۔بات کرتے کرتے عمران ایک بار پھر پٹڑی سے اتر گیا تھا۔

"آپ سانٹ ڈیکوزا کے بارے میں بتا رہے تھے۔" بلیک زیرو

نے اسے یاد دلاتے ہوئے کہا۔

"سانٹ ڈیکوزا کے پاس ایک اہم خبر تھی جسے وہ مجھ تک پہنچانے کے لئے پاکیشیا پہنچ گیا تھا۔ اس کے خیال کے تحت وہ ایک بڑی خبر تھی جسے مجھ تک پہنچا کر وہ مجھ سے خطیر رقم حاصل کر سکتا تھا۔ بہرحال وہ کوشش سے خفیہ طور پر پاکیشیا پہنچا تھا۔ اگر وہ اس سینڈیکیٹ کی نظروں میں آ گیا تو وہ ایک لمحے میں ہلاک کر دیا جائے گا۔

سانٹ ڈیکوزا نے یہاں آتے ہی ایک کمرشل پلازہ میں ایک فلیٹ کرائے پر حاصل کر لیا تھا اور ایک سر پھرے میجر کا روپ دھار لیا تھا تاکہ سر پھرا ہونے کی وجہ سے کوئی اس پر زیادہ توجہ نہ دے سکے۔ بہرحال سانٹ ڈیکوزا دو روز تک خاموش رہا پھر اس نے مجھے فلیٹ میں فون کیا اور مجھے اپنے پاس بلایا کہ اس کے پاس ایک اہم چیز اور بہت بڑی خبر ہے جس کے بدلے میں وہ مجھ سے ایک کروڑ ڈالر لے گا۔

سانٹ ڈیکوزا مجھے پہلے بھی انفارمیشن دیتا رہتا تھا اور اس کی انفارمیشن ہمیشہ درست ثابت ہوئی تھیں۔ اس کی انفارمیشن پر نہ صرف سوپر فیاض نے منشیات کی کئی بڑی بڑی سپلائیاں پکڑی تھیں بلکہ کئی اسلحہ سمگلروں کو خطرناک اسلحہ سمیت گرفتار بھی کر لیا تھا۔ اس کے پاکیشیا میں آ کر خاص طور پر مجھے اہم اطلاع دینے کا مطلب تھا کہ اس کے پاس واقعی کوئی بہت بڑی اطلاع تھی۔ چنانچہ میں اس سے ملنے فلیٹ سے نکل کھڑا ہوا۔

سانٹ ڈیکوزا نے واقعی زبردست میک اپ کر رکھا تھا اور اس نے خود کو ایک سکی ریٹائرڈ میجر کے روپ میں بھی ڈھال رکھا تھا جس کی وجہ سے واقعی کسی کو اس پر شک نہیں ہوسکتا تھا کہ وہ کوسٹن کے ایک کلب کا جرائم پیشہ بے تاج بادشاہ ہے۔ وہ مجھے اپنے فلیٹ میں لے گیا۔ وہ مجھے اہم خبر سنانے سے پہلے کوئی خاص چیز دکھانا چاہتا تھا۔ اس نے مجھے ڈرائنگ روم میں بٹھایا اور خود اندرونی کمرے میں چلا گیا۔

مجھے ابھی وہاں بیٹھے ہوئے چند ہی لمحے ہوئے ہوں گے کہ اچانک مجھے ایک تیز اور ناگوار سی بو محسوس ہوئی۔ اس سے پہلے کہ میں سنبھلتا اور سانس روکتا اس بو نے میرے ذہن پر اپنے پنجے گاڑ دیے اور میں وہیں بے ہوش ہوگیا۔ جب مجھے ہوش آیا تو میں اسی فلیٹ میں موجود تھا۔ البتہ فلیٹ کا نقشہ بدلا ہوا تھا۔ میرے کچھ فاصلے پر کراسٹی گری پڑی تھی۔ وہ بے حد زخمی تھی۔ دو گولیاں اس کے کاندھوں میں لگی تھیں۔ دو ٹانگوں میں اور ایک گولی اس کے پیٹ میں لگی تھی۔ اسے اس حالت میں دیکھ کر میں پریشان ہوگیا۔ میں نے اس کی تشویشناک حالت دیکھ کر ٹائیگر کو بلایا اور کراسٹی کو فوراً فاروقی ہسپتال میں بھیج دیا۔ کراسٹی کو ہسپتال بھجوانے کے بعد میں دوسرے کمرے میں گیا تو مجھے وہاں سانٹ ڈیکوزا کی لاش پڑی دکھائی دی۔ سانٹ ڈیکوزا کے جسم پر کسی زخم کا کوئی نشان نہیں تھا۔ میں نے اسے چیک کیا تو مجھے معلوم ہوا کہ وہ دم گھٹنے کی وجہ سے ہلاک ہوا ہے۔

سانٹ ڈیکوزا بے تحاشہ پینے کا عادی تھا۔ مجھے بخوبی یاد تھا کہ

اب میں بے ہوش ہوا تھا تو میں نے وہاں جس تیز بو کو محسوس کیا تھا وہ سیک آرگی سٹوما گیس تھی جو اس قدر زود اثر ہوتی ہے کہ اس بو کو محسوس کرتے ہی بے انتہا قوت ارادی کا مالک بھی ایک لمحے میں بے ہوش جاتا ہے۔ میرے ساتھ بھی یہی ہوا تھا۔ البتہ اس گیس نے سانٹ ڈیکوزا پر الٹا اثر کیا تھا۔ اس گیس سے بجائے وہ بے ہوش ہونے کے ہلاک ہوگیا تھا۔ سیک آرگی سٹوما گیس بے تحاشہ شراب پینے والے اور خراب پھیپھڑوں والے انسانوں پر گہرا اثر کرتی ہے۔

بے تحاشہ شراب پینے سے شاید سانٹ ڈیکوزا کے پھیپھڑے بری طرح سے متاثر تھے۔ اس لئے وہ فوراً ہلاک ہوگیا تھا۔ میں اس کی ہلاکت پر بے حد پریشان تھا کیونکہ وہ جو اہم چیز اور خبر میرے لئے لایا تھا اس کے بارے میں مجھے کچھ بھی علم نہ ہو سکا تھا۔ اس کے علاوہ کراسٹی کا وہاں زخمی حالت میں موجود ہونا میری پریشانی میں اضافہ کر رہا تھا کہ کراسٹی وہاں کیسے اور کیوں آ گئی تھی اور اسے گولیاں مار کر کس نے زخمی کیا تھا۔ میں نے فلیٹ کی حالت دیکھ کر اندازہ لگالیا تھا کہ وہاں باقاعدہ فائٹ کی گئی تھی۔ پھر جب مجھے ایک صوفے کے پاس ریڈ کیٹ کا ایک مخصوص کارڈ ملا تو مجھے اندازہ ہوگیا کہ وہاں ریڈ کیٹس نے حملہ کیا تھا۔ انہوں نے ہی فلیٹ میں بے ہوش کرنے والی گیس پھیلائی تھی جس سے میں تو بے ہوش ہوگیا تھا جبکہ سانٹ ڈیکوزا ہلاک ہوگیا تھا اور انہی کیٹس کے چکر میں کراسٹی شاید وہاں تک آ گئی تھی۔ اس کی ان کیٹس سے باقاعدہ جنگ ہوئی ہوگی اور کیٹس کراسٹی کو گولیاں مار کر فرار

ہوگئی تھیں۔ کیٹس غالباً سانٹ ڈیکوزا کے پیچھے ہی آئی تھیں اور سانٹ ڈیکوزا میرے لئے جو چیز لایا تھا وہ کیٹس اپنے ساتھ لے جانے میں کامیاب ہوگئی تھیں۔''۔۔۔۔۔ عمران مسلسل بولتا چلا گیا۔

''آپ کہہ رہے ہیں کہ سانٹ ڈیکوزا پچھلے دو روز سے چھپا ہوا تھا۔ اگر ان دو روز میں کیٹس اس تک نہیں پہنچ سکی تھیں تو پھر وہ اس وقت وہاں کیسے پہنچ گئیں جب آپ سانٹ ڈیکوزا کے پاس تھے۔'' بلیک زیرو نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''حالات سے تو یہی اندازہ ہوتا ہے کہ کیٹس میرے ذریعے اس تک پہنچی تھیں۔''۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو چونک پڑا۔

''آپ کے ذریعے۔ میں سمجھا نہیں۔''۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

''سانٹ ڈیکوزا نے مجھے اپنے پاس آنے کے لئے خاص طور پر میک اپ کرنے کے لئے کہا تھا۔ اس نے کہا تھا کہ اس کی جان خطرے میں ہے۔ اس کے دشمن میرے ذریعے اس تک پہنچ سکتے ہیں۔ میں نے اس کی اس بات پر کوئی خاص توجہ نہیں دی تھی۔ لیکن اب مجھے لگ رہا ہے کہ کیٹ سینڈیکیٹ کو اس بات کا علم تھا کہ سانٹ ڈیکوزا پاکیشیا میں مجھ سے ملنے آیا ہے۔ وہ دو روز تک اسے تلاش نہیں کر سکی تھیں اس لئے لامحالہ وہ میری نگرانی کر رہی ہوں گی اور واقعی میرے ذریعے اس تک پہنچ گئی ہوں گی۔''۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

''حیرت ہے۔ اگر کیٹس نے آپ کا تعاقب کیا تھا تو کیا آپ کو

اس کے تعاقب کا علم نہیں ہوا تھا۔''۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

''یہ جدید دور ہے پیارے کالے صفر۔ اب پرانے طریقوں کی طرح باقاعدہ تعاقب نہیں کیا جاتا۔ یہ سائنس کا زمانہ ہے۔ اب تعاقب کے لئے جدید اور سائنسی آلات سے کام لیا جاتا ہے۔ ممکن ہے کیٹس نے ایسے ہی کسی سائنسی طریقے سے مجھے قابو کیا ہو۔''۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

''آپ کا کیا خیال ہے۔ کراسٹی وہاں کیوں آئی ہوگی۔'' بلیک زیرو نے کہا۔

''اس کا تعلق جرائم کی دنیا سے تھا۔ ہوسکتا ہے کہ وہ ان کیٹس کو پہچانتی ہو اور ان کے پیچھے فلیٹ میں آگئی ہو۔ باقی اس کے ہوش میں آنے کے بعد ہی پتہ چلے گا کہ معاملہ کیا تھا۔''۔۔۔۔۔ عمران نے اپنا ذاتی خیال پیش کرتے ہوئے کہا۔

''آپ ذاتی طور پر کیٹ سینڈیکیٹ کے بارے میں کیا جانتے ہیں۔''۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے پوچھا۔

''یہ سینڈیکیٹ عام طور پر منشیات کا دھندہ کرتا ہے۔ ان کے بارے میں مشہور ہے کہ یہ عام منشیات کے بجائے خاص طور پر اپنے بنائے ہوئے ڈرگز کا دھندہ کرتی ہیں۔ ایسے ڈرگز جن کا نعم البدل کوئی دوسرا نہیں ہوتا۔''۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

''اوہ۔ پھر تو وہ نئے سے نئے ڈرگز کے لئے باقاعدہ ریسرچ کرتی ہوں گی اور اس کے لئے ہوسکتا ہے انہوں نے کوسٹن میں کوئی

ذاتی لیبارٹری بھی بنا رکھی ہو جہاں وہ نئے ڈرگز ایجاد کرتی ہوں۔"
بلیک زیرو نے کہا۔

"ہوسکتا ہے نہیں۔ اس کے لئے انہوں نے باقاعدہ لیبارٹری بنائی ہوئی ہے۔" ——— عمران نے کہا۔

"کیا آپ کو یقین ہے کہ ریڈ گروپ یہاں صرف سائٹ ڈیکوزا کے پیچھے ہی آیا ہوگا۔" ——— بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں۔ میری چھٹی حس کسی بڑے خطرے کی نشاندہی کر رہی ہے۔ اسی لئے تو میں نے اولینڈ کے ایک باخبر آدمی سے رابطہ کیا ہے۔ بلیک ہارس اولینڈ میں ایک ایسی تنظیم کا سربراہ ہے جسے کوسٹن کے جرائم پیشہ افراد کے بارے میں ہر طرح کی معلومات رہتی ہے۔ یہاں تک کہ کیٹ سینڈیکیٹ میں بھی اس کی کوئی نہ کوئی رکن شامل ہوگی جو اسے کیٹ سینڈیکیٹ کی کارروائیوں کی تفصیل سے باخبر رکھتی ہوگی۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو بلیک ہارس ایک گھنٹے میں مجھے ان کے بارے میں انفارمیشن دینے کی حامی کبھی نہ بھرتا۔" ——— عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ کیا بلیک ہارس کی انفارمیشن آنے تک آپ یونہی ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہیں گے۔" ——— بلیک زیرو نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا کہنا چاہتے ہو۔" ——— عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"آپ کے پاس ریڈ کیٹ گروپ کا کارڈ ہے جو اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ ریڈ کیٹ گروپ پاکیشیا میں موجود ہے۔ یہ گروپ

صرف سائٹ ڈیکوزا کے پیچھے آیا تھا یا اس کا یہاں آنے کا مقصد کچھ اور ہے۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں ممبران کو فوراً اس کی تلاش میں لگا دینا چاہیے۔ ہوسکتا ہے ریڈ کیٹ کی کوئی ممبر ہمارے قابو آ جائے اور ہمیں بلیک ہارس سے زیادہ ان کے بارے میں معلومات مل جائیں۔" بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"کیا۔ مجھے احمق سمجھتے ہو تم۔" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ آپ کی مسکراہٹ بتا رہی ہے کہ آپ یہ کام پہلے ہی کر چکے ہیں۔" ——— بلیک زیرو نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میں نے واچ ٹرانسمیٹر پر جولیا کو بطور ایکسٹو بریف کر دیا تھا۔ وہ سب ان کی تلاش میں لگ گئے ہیں۔" ——— عمران نے کہا۔

"لیکن ممبران بھلا کیٹس کو کیسے ٹریس کریں گے۔ ان کے پاس ان کی کوئی پہچان کوئی نشانی تو ہونی چاہیے۔" ——— بلیک زیرو نے اعتراض کرتے ہوئے کہا۔

"کیٹس گروپ کے بارے میں ایک پہچان تو میں بہرحال جانتا ہوں۔" ——— عمران نے کہا۔

"کون سی پہچان۔" ——— بلیک زیرو نے پوچھا۔

"جو کارڈ تمہارے ہاتھ میں ہے۔ اس پر دو سرخ بلیاں ایک دوسری پر جھپٹ رہی ہیں۔ کیٹ سینڈیکیٹ کے دو گروپ ہیں ایک ریڈ اور ایک بلیو۔ دونوں گروپس اپنے لباسوں پر ان نشانوں کو ضرور رکھتے

ہیں۔ ریڈ گروپ کا نشان سرخ بلیاں ہوتی ہیں اور بلیو گروپ کا نشان نیلی بلیاں ۔'' ——— عمران نے کہا۔

''اوہ۔ کیٹ سینڈیکیٹ کے گروپس خاصے نڈر اور باہمت معلوم ہوتے ہیں جو ایسے نشان آویزاں کئے رہتے ہیں ۔'' ——— بلیک زیرو نے کہا۔

''ہاں۔ یونہی اس سینڈیکیٹ کا نام دنیا میں مشہور نہیں ہے ۔'' عمران نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔ پھر بلیک زیرو خاموش ہو گیا۔ ان دونوں نے چائے پی لی تھی۔ اب وہ بلیک ہارس کو کال کرنے کا انتظار کر رہے تھے جس کے لئے ابھی ان کے پاس پندرہ بیس منٹ باقی تھے اور ظاہر ہے وہ انتظار کرنے کے سوا اور کیا کر سکتے تھے۔

مادام ریڈ کا چہرہ غصے سے بگڑا ہوا تھا۔اس کے سامنے مادام ریڈ کیٹ سکس رگی اور ریڈ کیٹ سیون میری سر جھکائے کھڑی تھیں۔ ان کے دائیں طرف کیٹی بھی موجود تھی۔

مادام ریڈ کے ہاتھ میں وہ سرخ ڈبیہ تھی جو کیٹس سانٹ ڈیکوزا سے حاصل کر کے لائی تھیں۔ ڈبیہ خالی تھی۔

''کیٹی ۔تم بتاؤ۔ کیا یہ سچ کہہ رہی ہیں۔ اس ڈبیہ میں صرف ایک ہی بلیک ٹیوب تھی ۔'' ——— مادام ریڈ نے کیٹی کی طرف دیکھتے ہوئے غصیلے لہجے میں پوچھا۔

''یس مادام۔ میں نے اس ڈبیہ کو خود کھولا تھا۔ اس میں صرف ایک ہی بلیک ٹیوب موجود تھی ۔'' ——— کیٹی نے وثوق بھرے لہجے میں کہا۔

''اور وہ ٹیوب تم نے مجھے دکھائے بغیر ریڈ کیٹ فور کو دے دی ۔''

مادام ریڈ نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

''یس مادام۔''—— کیٹی نے قدرے دھیمے لہجے میں کہا۔

''کیا یہ ڈبیہ تمہیں اسی حالت میں سانٹ ڈیکوزا سے ملی تھی۔'' مادام ریڈ نے ریگی اور میری کو گھورتے ہوئے پوچھا۔

''یس مادام۔''—— ان دونوں نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

''مجھے تفصیل بتاؤ۔ تم دونوں اس تک کیسے پہنچی تھیں اور اس سے تمہیں یہ ڈبیہ کیسے ملی تھی۔''—— مادام ریڈ نے ان دونوں کو تیز نظروں سے گھورتے ہوئے پوچھا۔

''مادام۔ ہم دونوں آپ کے حکم سے سیدھی کنگ روڈ گئی تھیں۔ مجاہد بلڈنگ کے فلیٹ نمبر دو سو کی جب ہم نے نگرانی کی تو ہم نے وہاں ایک باورچی کے ساتھ ایک نوجوان کو دیکھا جو علی عمران تھا۔ ہم نے علی عمران کی نہایت احتیاط سے نگرانی کرنا شروع کر دی۔ پھر ہمیں معلوم ہوا کہ عمران کہیں آنے جانے کے لئے ایک سرخ رنگ کی سپورٹس کار استعمال کرتا ہے۔ ہم نے اس کی سپورٹس کار تک رسائی حاصل کی اور اس کی کار کے بمپر پر ایک ٹریکر آلہ لگا دیا۔ اس آلے کی مدد سے ہمیں عمران کے کہیں بھی آنے جانے کا آسانی سے علم ہو سکتا تھا۔ چنانچہ عمران جہاں بھی جاتا ہم وہاں پہنچ جاتی تھیں۔

پھر عمران کو ہم نے ایک کمرشل پلازہ میں جاتے دیکھا۔ ہم نے معلومات حاصل کیں تو ہمیں معلوم ہوا کہ عمران اس کمرشل پلازہ کی دسویں منزل پر گیا ہے۔ دسویں منزل پر پہنچ کر کاؤنٹر سے ہمیں پتہ چلا

کہ عمران ایک نکی میجر کے ساتھ اس کے فلیٹ میں گیا ہے۔ جب ہم نے اس نکی میجر کے بارے میں ان سے پوچھا تو ہمیں جو حلیہ بتایا گیا وہ ہو بہو سانٹ ڈیکوزا سے ملتا جلتا تھا۔ صرف اس کے چہرے کا فرق تھا۔ اس نے شاید میک اپ کر رکھا تھا۔ ہم نے اس میجر کو چیک کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ پھر ہم نے اسی فلیٹ کے دروازے پر جا کر دروازے کے کی ہول سے سیک آرگی ستوما گیس فلیٹ میں فائر کر دی۔ جس سے جاندار ایک لمحے سے بھی کم وقفے میں بے ہوش ہو جاتے ہیں۔ اس کے بعد ہم نے ماسٹر کی سے فلیٹ کا دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گئیں۔

ایک کمرے میں ہمیں عمران بے ہوش پڑا دکھائی دیا جبکہ دوسرے کمرے میں وہ میجر بے ہوش پڑا تھا جس کے بارے میں ہمیں شک تھا کہ وہ سانٹ ڈیکوزا ہے اور وہی ہوا۔ بلیو لائٹ گلاسز سے جب ہم نے اسے دیکھا تو ہمیں اس کا اصلی چہرہ نظر آ گیا۔ وہ سانٹ ڈیکوزا ہی تھا۔ اس کے ہاتھ میں یہ ڈبیہ تھی۔ ڈبیہ ہم نے پہچان لی تھی اس لئے ہم نے اس سے ڈبیہ حاصل کر کے سنبھال لی۔ اور پھر۔'' میری نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے اچانک وہاں کراسٹی کی آمد۔ اس سے ہونے والی فائٹ اور پھر اسے گولیاں مار کر ہلاک کرنے کی تمام تر تفصیلات بتا دیں۔

''اوہ۔ کون تھی وہ لڑکی۔ کیا تم نے اسے پہچانا نہیں تھا۔'' مادام ریڈ نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

''نہیں مادام۔ ہم دونوں ہی اسے نہیں پہچان سکی تھیں۔ اس نے میک اپ کر رکھا تھا۔ ہم نے اس کا چہرہ بلیو لائٹ گلاسز والے چشمے سے بار بار دیکھا تھا مگر اس کے باوجود اس کا اصلی چہرہ ناآشنا تھا۔'' میری نے کہا۔

''ہونہہ۔ تم نے اس لڑکی کو تو گولیاں مار دی تھیں۔ عمران اور سانٹ ڈیکوزا کا کیا کیا تھا تم نے۔ کیا تم نے انہیں بھی ہلاک کر دیا تھا۔'' ـــــ مادام ریڈ نے سر جھٹکتے ہوئے پوچھا۔

''نو مادام۔ میری بے ہوش ہوگئی تھی اور مجھے اچانک اس لڑکی پر فائرنگ کرنا پڑی تھی۔ ہم ایک کمرشل پلازہ میں تھیں جہاں فائرنگ کی آوازیں ہمارے لئے مشکلات پیدا کر سکتی تھیں۔ اس لئے میں نے فوری طور پر میری کو ہوش دلایا اور ہم وہاں سے نکل آئیں۔ ہمیں عمران اور سانٹ ڈیکوزا کو ہلاک کرنے کا وقت ہی نہیں ملا تھا۔'' ریگی نے باقی تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ پتہ نہیں تم سب کو یہاں آ کر کیا ہوگیا ہے۔ تم سے کوئی بھی کام ڈھنگ سے ہو نہیں رہا۔ تم سانٹ ڈیکوزا کو بھی زندہ چھوڑ آئی ہو اور عمران کو بھی۔ سانٹ ڈیکوزا، عمران کو ساری حقیقت بتا دے گا اور اس انسان کو بلیک ڈراپس کی حقیقت کا علم ہوجائے گا اور اسے جیسے ہی بلیک ڈراپس اور کیٹ سینڈیکیٹ کا علم ہو گا تو وہ ہاتھ دھو کر ہمارے پیچھے لگ جائے گا۔ عمران ایک خطرناک انسان ہے۔ اگر اسے ہمارے بارے میں علم ہو گیا تو وہ ہمارے راستے میں بے شمار رکاوٹیں کھڑی کر

دے گا اور ہمیں اپنے مشن میں کس قدر دشواریوں کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ اس کا اندازہ بھی ہے تمہیں۔'' ـــــ مادام ریڈ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''مشن۔ لیکن مادام۔ آپ نے تو کہا تھا کہ ہم یہاں سانٹ ڈیکوزا سے صرف بلیک ٹیوب حاصل کرنے آئی ہیں تاکہ وہ اس کی حقیقت عمران کو نہ بتا سکے۔ ان دونوں نے سانٹ ڈیکوزا سے بلیک ٹیوب حاصل کر لی ہے۔ اب ہمارا یہاں اور کون سا مشن باقی رہ جاتا ہے۔'' ـــــ کیٹی نے حیران ہو کر کہا۔

''کیٹی۔ تم ضرورت سے کچھ زیادہ ہی بولنے لگ گئی ہو۔ اپنی اوقات میں رہا کرو سمجھی۔'' ـــــ مادام ریڈ نے غرا کر کہا تو کیٹی بے اختیار سہم گئی۔

''یس۔ یس مادام۔'' ـــــ کیٹی نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

''سانٹ ڈیکوزا زندہ ہے اور وہ یقیناً اب تک عمران کو کیٹ سینڈیکیٹ اور بلیک ڈراپس کی حقیقت سے آگاہ کر چکا ہوگا۔ وہ ہمارے مشن کے لئے خطرناک ثابت ہوسکتا ہے۔ اس لئے سانٹ ڈیکوزا کے ساتھ ساتھ اب اس عمران کا ہلاک ہونا بھی بے حد ضروری ہے۔ اب ہمیں اپنے مخصوص انداز میں ایکشن میں آنا ہوگا۔ اور ہمارا یہ ایکشن سانٹ ڈیکوزا اور عمران کی ہلاکت کے لئے ہوگا۔ سمجھ رہی ہو تم جو میں کہہ رہی ہوں۔'' ـــــ مادام ریڈ نے ان تینوں کو تیز نظروں

سے گھورتے ہوئے کہا۔

"یس مادام۔"—— ان تینوں نے اثبات میں سر ہلا کر ایک ساتھ کہا۔

"تو جاؤ اور تمام ریڈ کیٹس کے ساتھ شہر میں پھیل جاؤ۔ سانٹ ڈیکوزا کو تلاش کرنے کے لئے بلیو لائٹ گلاسز کا استعمال کرو یا کوئی بھی اور طریقہ اپناؤ۔ اسے ہر حال میں تلاش کر کے میرے پاس لاؤ۔ یاد رکھنا مجھے اس بار سانٹ ڈیکوزا زندہ چاہیے۔ باقی رہا عمران تو اس کا میں خود ہی کوئی انتظام کرلوں گی۔"—— مادام ریڈ نے کہا۔

"یس مادام۔"—— ان تینوں نے کہا اور پھر وہ تینوں آگے پیچھے چلتی ہوئی کمرے سے نکلتی چلی گئیں۔

"ہونہہ۔ ڈبیہ سے ریڈ ٹیوب غائب ہے۔ جس کا مطلب ہے سانٹ ڈیکوزا نے ڈبیہ سے پہلے ہی ریڈ ٹیوب نکال کر کہیں چھپا دی تھی۔ وہ شاید عمران کو صرف بلیک ٹیوب اور بلیک ڈراپس کے بارے میں بتانا چاہتا تھا۔"—— ان تینوں کے جانے کے بعد مادام ریڈ نے خود کلامی کرنے والے انداز میں کہا۔ اسی لمحے اس نے تیز سیٹی کی آواز سنی۔

"اوہ۔ مادام بلیو کی کال آرہی ہے۔ مجھے فوراً اس سے بات کرنی ہوگی۔"—— مادام ریڈ نے چونکتے ہوئے کہا اور اس نے میز کی دراز کھول کر اس میں سے ایک جدید ٹرانسمیٹر نکالا جس پر لگا ایک سرخ رنگ کا بلب سپارک ہو رہا تھا۔ مادام ریڈ نے ٹرانسمیٹر آن کیا تو

ٹرانسمیٹر سے ایک آواز سنائی دینے لگی۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ مادام بلیو کالنگ۔ ہیلو ہیلو۔ اوور۔"—— آواز بے حد تیز تھی۔

"یس مادام ریڈ اٹینڈنگ یو۔ اوور۔"—— مادام ریڈ نے ایک بٹن پریس کر کے ٹرانسمیٹر منہ کے پاس لاتے ہوئے کہا۔

"مادام ریڈ سنو۔ میری مادام بلیک سے بات ہوئی ہے۔ مادام بلیک نے حکم دیا ہے کہ تم پاکیشیا میں اپنے مشن کا آغاز کردو۔ بلیک ڈراپس کی ایک بڑی کھیپ تمہارے پاس بھیجی جا رہی ہے۔ اس سے پاکیشیا کے بچے بچے کو تم نشے کا ایسا عادی بنا دو کہ ان میں سوچنے سمجھنے کی تمام صلاحیتیں ختم ہو جائیں۔ وہ صرف اور صرف نشے کی ضرورت کے لئے زندہ رہیں۔ اوور۔"—— دوسری طرف سے مادام بلیو کی آواز سنائی دی۔

"بچے بچے کو نشے کا عادی بنانا ہے۔ یہ تم کیا کہہ رہی ہو مادام بلیو۔ ایسا کیسے ممکن ہے۔ میں یہاں بھلا بچے بچے کو نشے کا عادی کیسے بنا سکتی ہوں۔ اوور۔"—— مادام ریڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ سوچنا تمہارا کام ہے۔ تم نے خود ہی پاکیشیا میں جا کر وہاں کام کرنے کی حامی بھری تھی۔ جانتی ہو نا تم۔ اوور۔"—— دوسری طرف سے مادام بلیو نے کہا۔

"ہاں جانتی ہوں۔ لیکن نوجوان نسل کی رگوں میں تو نشے کا زہر

اتارنا آسان ہوتا ہے۔ بلیک ڈراپس ظاہر ہے ایسے افراد کو ہی دیا جاسکتا
ہے جو بے تحاشہ شراب پینے کے عادی ہوں۔ ان کی شراب میں بلیک
ڈراپس کا ایک قطرہ بھی شامل کر دیا جائے تو وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے
اس کا عادی ہوجاتا ہے۔ میں نے تو پروگرام بنایا تھا کہ میں یہاں ایک
کلب پر قبضہ کروں گی اور پھر وہاں شراب پینے والوں کے گلاسوں میں
بلیک ڈراپس شامل کردوں گی۔

ایک بار جو ہمارے کلب میں آ کر شراب پی لے گا وہ پھر دوبارہ
کسی اور کلب میں ہرگز نہیں جائے گا۔ چاہے ہم اس سے شراب کے
ایک گلاس کی قیمت ایک ہزار ڈالر ہی کیوں نہ وصول کریں۔ اس طرح
آہستہ آہستہ بلیک ڈراپس استعمال کرنے والوں کی تعداد میں اس قدر
اضافہ کرلیں گے جس سے ہم اتنی دولت اکٹھی کرلیں گے کہ جو ہمیں
ایکریمیا، یورپ اور گریٹ لینڈ سے بھی نہ مل سکتی ہو۔ اوور۔'' مادام
ریڈ کہتی چلی گئی۔

''سنو مادام ریڈ۔ تمہاری یہ پلاننگ اچھی ہے لیکن حال ہی میں
مادام بلیک نے اسرائیل کے نمائندوں سے ایک بہت بڑی ڈیل کی
ہے۔ اس ڈیل میں طے پایا ہے کہ ہمیں بلیک ڈراپس کے زہر کو پاکیشیا
کے ہر خاص وعام کی رگوں میں اتارنا ہے۔ تم نے جو پلاننگ کی ہے
اگر اس میں تم تھوڑی سی تبدیلی کرلو تو ہمیں بے پناہ امید افزا نتائج مل
سکتے ہیں۔ اوور۔''۔۔۔۔ مادام بلیو نے کہا۔

''کیسی تبدیلی۔ اوور۔''۔۔۔۔ مادام ریڈ نے کہا۔

'' پاکیشیا کا بچہ بچہ سافٹ اور کولڈ ڈرنکس کا عادی ہے۔ ان ڈرنکس
کا استعمال ہر جگہ ہر گھر میں کیا جاتا ہے۔ تم پاکیشیا میں ایسا ہی کوئی
پراجیکٹ لانچ کرو۔ اعلیٰ اور معیاری مشروبات میں بلیک ڈراپس کی
ہلکی مقدار ملا کر سپلائی کرو۔ شروع میں ان سافٹ اور کولڈ ڈرنکس کی
قیمت کم رکھو۔ جب اس کی کھپت بڑھ جائے تو اپنی مرضی کی قیمت مقرر
کردو۔ اس طرح ایک ساتھ دو فائدے حاصل ہوں گے۔

ایک تو پاکیشیا کا بچہ بچہ بلیک ڈراپس کا عادی ہوجائے گا جس
سے کیٹ سینڈیکیٹ کو بے پناہ مالی فوائد حاصل ہوں گے دوسرے یہ کہ
مادام بلیک نے جو اسرائیل سے معاہدہ کیا ہے۔ اس کی پاسداری بھی
ہوجائے گی اور ہم پاکیشیا کے بچے بچے کی رگوں میں بلیک ڈراپس کا
زہر اتارنے میں کامیاب ہوجائیں گے جس سے پاکیشیا کا ہر خاص و
عام متاثر ہو کر قطعی طور پر بے ضرر، بزدل اور نشے کا عادی ہوجائے گا۔
بلیک ڈراپس کے ڈرنکس حاصل کرنے کے لئے ہر طرف انار کی پھیل
جائے گی۔ اپنے اپنوں کا گلا کاٹیں گے۔ لوٹ مار، چور بازاری، قتل و
غارت اور نفرت کا ایک ایسا طوفان پاکیشیا میں برپا ہوجائے گا جسے
روکنا کسی کے بس کی بات نہیں ہو گی۔ اوور۔''۔۔۔۔ دوسری طرف
سے مادام بلیو نے جیسے باقاعدہ تقریر کرتے ہوئے کہا۔

''تمہارا آئیڈیا اچھا ہے مادام بلیو۔ مگر اس کے لئے ہمیں طویل
اور صبر آزما حالات سے گزرنا ہوگا۔ نئے سافٹ اور کولڈ ڈرنکس کے لئے
یہاں کی حکومت سے اجازت لینا۔ پراڈکٹ کی مشینری کا حصول اور

خام مال کے لئے ہمیں بے پناہ تگ و دو کرنا ہوگی اور پھر ان ڈرنکس کو معیاری بنا کر پورے ملک میں پھیلانے میں ہمیں خاصا وقت لگ جائے گا۔ یہ درست ہے کہ ایک بار جو ہمارا مشروب پی لے گا وہ کبھی دوسرا اور کوئی مشروب نہیں پیئے گا مگر۔'' ــــــ مادام ریڈ نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

''پریشان کیوں ہو رہی ہو مادام ریڈ کیٹ۔ اس کا بھی میں تمہیں ایک آسان راستہ بتا سکتی ہوں۔ اگر تم میرے مشوروں پر عمل کرو تو تمہیں اس قدر لانگ پروسس سے نہیں گزرنا پڑے گا۔ اوور۔'' ــــــ دوسری طرف سے مادام بلیو نے کہا۔

''بتاؤ۔ کون سا آسان راستہ ہے تمہارے پاس۔ اوور۔'' مادام ریڈ نے کہا۔

''مادام بلیک نے پاکیشیا سے عام اور خاص مشروبات کی تمام رپورٹس حاصل کر لی ہیں۔ پاکیشیا میں ان دنوں سٹار ڈرنک کے نام کا ایک ڈرنک بڑی تیزی سے مقبول ہو رہا ہے۔ سٹار ڈرنک اعلیٰ معیار، خوش ذائقہ اور خوش رنگ ہونے کے ساتھ ساتھ وٹامنز اور دوسری انسانی جسمانی نشوونما کی بہتری کو مدنظر رکھ کر بنایا گیا ہے۔ جسے پاکیشیا میں زیادہ سے زیادہ استعمال کرنے پر زور دیا جا رہا ہے۔ اس ڈرنک کے خوش ذائقے اور خوش رنگ ہونے کی وجہ سے اسے پاکیشیا کا ہر خاص و عام طبقہ استعمال کر رہا ہے۔

یہ ڈرنک باٹلز میں مہیا کیا جاتا ہے اور اس کی قیمت بھی انتہائی

مناسب رکھی گئی ہے۔ اگر تم کسی طرح اس ڈرنک کی فیکٹری پر قبضہ کر لو اور اس ڈرنک میں بلیک ڈراپس شامل کر دو تو تمہارے لئے ہر طرح کا ٹارگٹ اچیو کرنا بے حد آسان ہو جائے گا۔ اوور۔'' ــــــ دوسری طرف سے مادام بلیو نے کہا۔

''اوہ۔ ویری گڈ۔ بڑا زبردست آئیڈیا دیا ہے تم نے۔ ویری گڈ۔ رئیلی ویری گڈ مادام بلیو۔ تم واقعی جینئس ہو۔ ویل ڈن۔ اوور۔'' مادام ریڈ نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا۔

''بس تو ٹھیک ہے۔ اپنے مشن کو شروع کر دو اور سب سے پہلے تم سٹار ڈرنک کی فیکٹری پر قبضہ کرو۔ اس کے بعد تم وہی کرنا جس کا تم کو میں نے مشورہ دیا ہے۔'' ــــــ دوسری طرف سے مادام بلیو کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

''ٹھیک ہے۔ میں سٹار ڈرنک کی فیکٹری کے بارے میں معلومات حاصل کرتی ہوں اور پھر میں بلیک ڈراپس کا زہر پاکیشیا کے بچے بچے کی رگوں میں اتار دوں گی۔ پاکیشیا میں شاید ہی ایسا کوئی انسان ہوگا جو ہمارے اس نشے سے بچ سکے گا۔ واقعی اسرائیل کے لئے پاکیشیا کو اس طرح تباہ و برباد کرنے کے سوا اور کوئی راستہ ہو ہی نہیں سکتا۔

پاکیشیا اپنی موت آپ مر جائے گا اور دنیا کی کوئی طاقت انہیں اس قدر بھیانک اور اذیت ناک موت مرنے سے نہیں بچا سکے گی۔ اوور۔'' ــــــ مادام ریڈ نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

'' فیکٹری پر قبضہ کر کے مجھے کال کر لینا۔ پھر میں تمہیں بتاؤں گی کہ تمہیں کتنی بلیک ٹیوبز کا استعمال کرنا ہے۔ اگر تم نے بلیک ڈراپس کا ایک قطرہ بھی اس مشروب میں زیادہ استعمال کر دیا تو مشروب کو پینے والا فوراً ہلاک ہوجائے گا اور حکومت فوری طور پر اس مشروب کو بند کر دے گی۔ اس طرح ہمارا سارا مشن ختم ہوجائے گا۔ ہمیں یہ کام نہایت احتیاط سے اور آہستہ آہستہ کرنا ہے تاکہ حکومت کو جب تک اس مشروب کی حقیقت کا علم ہو تب تک ہم اپنا ٹارگٹ ہر طرح سے اچیو کر چکے ہوں۔ اوور۔'' ـــــــ دوسری طرف سے مادام بلیو نے کہا۔

''اوہ ٹھیک ہے۔ ان ڈراپس کی کوانٹٹی کے بارے میں تم مجھ سے زیادہ سمجھتی ہو۔ ٹھیک ہے سٹار ڈرنک کی فیکٹری پر قبضہ کرتے ہی میں تمہیں کال کر لوں گی۔ اوور۔'' ـــــــ مادام ریڈ نے کہا۔

''اوکے۔ اور کوئی بات۔ اوور۔'' ـــــــ دوسری طرف سے مادام بلیو نے کہا۔

''ہاں۔ میں نے تم سے ایک اہم بات کرنی تھی۔ اوور۔'' مادام ریڈ نے چونک کر کہا۔

''بولو۔ کیا بات کرنی ہے۔ اوور۔'' ـــــــ دوسری طرف سے مادام بلیو نے کہا۔

''سانٹ ڈیکوزا ڈاکٹر جورڈن سے جو باکس لایا تھا۔ تم نے کہا تھا کہ اس میں بلیک اور ریڈ ٹیوبز موجود تھیں۔ اوور۔'' ـــــــ مادام ریڈ نے کہا۔

''ہاں۔ ایسا ہی تھا۔ کیوں کیا ہوا۔ اوور۔'' ـــــــ دوسری طرف سے مادام بلیو نے چونک کر کہا۔

''ریڈ کیٹس نے سانٹ ڈیکوزا سے ریڈ باکس تو حاصل کر لیا ہے مگر اس باکس میں صرف بلیک ٹیوب ہے۔ ریڈ ٹیوب نہیں ہے۔ اوور۔'' ـــــــ مادام ریڈ نے کہا۔

''اوہ۔ یہ کیسے ہوسکتا ہے۔ باکس میں دونوں ٹیوبز موجود تھیں۔ اگر باکس میں بلیک ٹیوب مل گئی ہے تو ریڈ ٹیوب کیوں نہیں ملی۔ اوور۔'' ـــــــ دوسری طرف سے مادام بلیو نے حیران ہو کر کہا۔

''اسی بات پر تو میں پریشان ہوں۔ ریڈ کیٹ سکس اور سیون جو باکس لائی ہیں اس میں ریڈ ٹیوب نہیں ہے۔ اوور۔'' ـــــــ مادام ریڈ نے کہا۔

''تم نے سانٹ ڈیکوزا کو ٹٹولا تھا۔ ہوسکتا ہے اس نے پہلے ہی ریڈ ٹیوب باکس سے نکال لی ہو۔ اوور۔'' ـــــــ دوسری طرف سے مادام بلیو نے کہا۔

''میں اب یہی کروں گی۔ بہرحال میں نے تمہیں اور ریڈ ٹو اور فور کے بارے میں کچھ بتایا تھا۔ ان کے بارے میں تم نے مادام بلیک سے بات کی ہے کیا۔ اوور۔'' ـــــــ مادام ریڈ نے کہا۔

''ہاں۔ مادام کا کہنا ہے کہ فی الحال مشن کے دوران انہیں کچھ نہ کہو۔ ریڈ کیٹ فور کو ریڈ ڈراپ دے دو۔ اسے بلیک ڈراپس سے نجات دلا کر اپنے مشن کو مکمل کرو۔ پھر جب وہ کوسٹن واپس آئیں گی تو

ان کا فوراً خاتمہ کر دیا جائے گا۔ اوور۔'' ـــــــ دوسری طرف سے مادام بلیو نے کہا۔

''لیکن ریڈ کیٹ تو ریڈ ڈراپس کے بارے میں سب کچھ جانتی ہے۔ اوور۔'' ـــــــ مادام ریڈ نے اعتراض کرتے ہوئے کہا۔

''کوئی پرواہ نہیں۔ مادام کو اس پر پورا یقین ہے وہ ریڈ ڈراپس کے بارے میں کسی کو کچھ نہیں بتائے گی۔ اس کی گارنٹی ڈاکٹر جورڈن نے بھی دی ہے۔ اوور۔'' ـــــــ مادام بلیو نے کہا۔

''اوکے۔ اگر یہ مادام بلیک کا فیصلہ ہے تو میں کیا کہہ سکتی ہوں۔ اوور۔'' ـــــــ مادام ریڈ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''بس تم اپنا کام کرو۔ ہمارے لئے یہ مشن بے حد اہمیت رکھتا ہے۔ اوور۔'' ـــــــ دوسری طرف سے مادام بلیو نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں تمہیں بعد میں کال کروں گی۔ اوور اینڈ آل۔'' ـــــــ مادام ریڈ نے کہا اور اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اس نے جان بوجھ کر مادام بلیو کو عمران کے بارے میں کچھ نہیں بتایا تھا۔ وہ جانتی تھی کہ اگر اس نے عمران کے بارے میں مادام بلیو کو بتا دیا تو وہ فوراً مادام بلیک کو اس کی خبر دے دی گی اور مادام بلیک فوری طور پر انہیں پاکیشیا میں مشن ڈراپ کر کے واپس کوسٹن بلا لے گی۔ مادام ریڈ نے پاکیشیا میں اپنا سیٹ اپ بنا رکھا تھا اور وہ اپنے طور پر کام کرنے کی عادی تھی۔ اسی لئے اس نے اس معاملے میں مادام بلیو اور مادام بلیک کو کچھ بتانا مناسب نہیں سمجھا تھا۔

''ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ میں مادام بلیو کے بتائے ہوئے طریقے پر عمل کروں گی اور سٹار ڈرنک فیکٹری پر قبضہ کر کے اس کے ذریعے ریڈ ڈراپس پاکیشیا کے ایک ایک انسان کے جسم پر منتقل کر دوں گی مگر اس سے پہلے مجھے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا کچھ نہ کچھ انتظام کرنا ہوگا۔ ریڈ کیٹ گروپ اب تک یقیناً ان کی نظروں میں آچکا ہوگا۔ اس سے پہلے کہ وہ ہمارے خلاف کوئی کارروائی کریں میں ان کے گرد موت کے اس قدر سخت شکنجے کس دوں گی جس سے وہ کبھی باہر نہیں نکل سکیں گے۔'' ـــــــ مادام ریڈ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس نے ٹرانسمیٹر واپس دراز میں رکھا اور دراز کو بند کر دیا۔ پھر وہ مڑی اور دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ اس نے دروازے کا لاک کھولا اور پھر دروازہ کھول کر وہ باہر نکل گئی۔

ایکسٹو کا حکم ملتے ہی سیکرٹ سروس کے ممبران ان لڑکیوں کی تلاش میں نکل کھڑے ہوئے تھے جن کے لباسوں پر لڑتی ہوئی دو سرخ بلیوں کے مخصوص نشان بنے ہوئے تھے۔

ڈپٹی چیف ہونے کے ناطے جولیا نے ممبران کو دو دو افراد میں رہ کر پورے دارالحکومت میں پھیلا دیا تھا۔ وہ سب بڑی شدومد سے ریڈ کیٹس کو تلاش کر رہے تھے۔

تنویر نے جولیا کے ساتھ آنے کے لئے کہا تھا لیکن جولیا نے اسے صفدر کے ساتھ رہنے کی ہدایات دی تھیں اور تنویر نے ناگواری سے اس کی بات مان لی تھی۔ جولیا نے صالحہ کو اپنے ساتھ لے لیا تھا۔ ایکسٹو نے انہیں ریڈ کیٹس کے بارے میں تفصیلات سے آگاہ کرتے ہوئے کہا تھا کہ ان میں سے دو ریڈ کیٹس نے عمران پر حملہ کرنے کی کوشش کی تھی۔ اس سے پہلے کہ وہ عمران کو ہلاک کر دیتیں انہیں کراسٹی

نے فورا پہچان کر ان کا تعاقب کیا تھا اور عین وقت پر اس جگہ پہنچ گئی یہاں عمران کو ان کیٹس نے بے ہوش کر رکھا تھا۔ کراسٹی کا ان کیٹس سے مقابلہ ہوا تھا اور پھر ان کیٹس نے کراسٹی کو گولیاں مار دی تھیں جس کے نتیجے میں کراسٹی کو فوری طور پر فاروقی ہسپتال میں منتقل کر دیا گیا تھا۔ جہاں اب اس کی حالت خطرے سے باہر تھی۔

جولیا اور صالحہ ایک مقامی ریسٹورنٹ میں بیٹھی کافی پی رہی تھیں۔ اس ریسٹورنٹ میں چونکہ عام طور پر غیر ملکیوں کی آمدورفت رہتی تھی۔ اس لئے وہ دونوں یہاں آ گئی تھیں۔ کافی پیتے ہوئے وہ ریسٹورنٹ میں آنے جانے والوں کو گہری نظروں سے دیکھ رہی تھیں۔ خاص طور پر وہ نوجوان اور خوبصورت غیر ملکی لڑکیوں اور ان کے لباسوں پر زیادہ توجہ دے رہی تھیں لیکن ابھی تک انہیں ایسی کوئی لڑکی دکھائی نہیں دی تھی جس کے لباس پر دو سرخ لڑتی ہوئی بلیوں کا مخصوص نشان ہو۔

''جولیا کیا چیف نے تمہیں بتایا ہے کہ یہ ریڈ کیٹس پاکیشیا میں کس مقصد کے لئے آئی ہیں۔ ان کا عمران صاحب پر حملے کا کیا مقصد تھا۔'' ــــــ صالحہ نے جولیا سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''میں نے چیف سے پوچھا تھا لیکن چیف نے فی الحال تفصیلات بتانے سے انکار کر دیا تھا۔'' ــــــ جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا آپ کی عمران صاحب سے بات ہوئی ہے۔'' ــــــ صالحہ نے پوچھا۔

''نہیں۔ وہ نہ جانے کیا کرتا پھر رہا ہے۔ میں نے ایک دو بار

اس سے رابطہ کرنے کی کوشش کی تھی مگر اس سے رابطہ نہیں ہو سکتا تھا۔" جولیا نے کہا۔

"ان ریڈ کیٹس کے بارے میں چیف نے کیا ہدایات دی ہیں۔ ان کی صرف نگرانی ہی کرنی ہے یا ۔"—— صالحہ نے جولیا کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"فی الحال تو انہوں نے صرف نگرانی کا ہی حکم دیا ہے۔ بہر حال ہم حالات کے تحت دیکھیں گے کہ ہمیں کیا کرنا ہے۔"—— جولیا نے کہا تو صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر اس سے پہلے کہ وہ مزید کوئی بات کرتیں اچانک جولیا بے اختیار چونک پڑی۔ اس کی نظریں ہال کے مین گیٹ میں داخل ہونے والی دو غیر ملکی لڑکیوں پر جم گئی تھیں۔

جولیا کو چونکتے دیکھ کر صالحہ نے بھی نظریں گھمائیں اور پھر اس کی نظریں ان لڑکیوں کے لباسوں پر دو سرخ لڑتی ہوئی بلیوں پر پڑیں تو وہ بھی چونک پڑی۔

"اوہ۔ ریڈ کیٹس ۔"—— صالحہ کے منہ سے بے اختیار نکلا۔

"ہاں ۔"—— جولیا نے کہا۔ دونوں لڑکیاں ہال سے گزر کر کاؤنٹر کی طرف بڑھیں اور پھر انہوں نے کاؤنٹر کے قریب پڑے سٹول سنبھال لئے۔ جیسے ہی وہ سٹولوں پر بیٹھیں جولیا یکدم اٹھ کھڑی ہوئی۔

"کیا ہوا مس جولیا آپ کہاں جا رہی ہیں ۔"—— صالحہ نے اسے اٹھتے دیکھ کر چونکتے ہوئے پوچھا۔

"انہوں نے عمران پر حملہ کیا تھا اور انہوں نے کراسٹی کو بھی زخمی کیا ہے۔ میں ان دونوں سے عمران اور کراسٹی کا بدلہ لینا چاہتی ہوں۔"—— جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"نہیں مس جولیا۔ یہ مناسب نہیں ہوگا۔ ہمیں براہ راست کوئی قدم نہیں اٹھانا چاہیے۔ ہم ان کے بارے میں چیف کو آگاہ کر دیتی ہیں۔ پھر وہ جیسا کہیں گے ہم ویسا ہی کریں گی۔"—— صالحہ نے کہا۔

"نہیں صالحہ۔ یہ بہت تیز، چالاک اور خطرناک معلوم ہوتی ہیں۔ میں انہیں یہاں سے نکلنے کا موقع نہیں دینا چاہتی ۔"—— جولیا نے سخت لہجے میں کہا اور پھر وہ نہایت غصیلے انداز میں کاؤنٹر کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ یہ دیکھ کر صالحہ بھی اٹھ کھڑی ہوئی۔ اسے جولیا کے اس جذباتی پن پر غصہ آ رہا تھا۔ وہ خواہ مخواہ ان ریڈ کیٹس سے بھڑ جانا چاہتی تھی۔

جولیا تیز تیز قدم اٹھاتی ہوئی ان لڑکیوں کے پیچھے پہنچ گئی۔ دونوں لڑکیاں شراب کے جام ہاتھوں میں لئے خاموشی سے چسکیاں بھر رہی تھیں۔

"ریڈ کیٹس ۔"—— جولیا نے اچانک ان کے عقب میں پہنچ کر بڑے سخت لہجے میں کہا تو وہ دونوں اس بری طرح سے چونک پڑیں کہ ان کے گلاسوں سے بے اختیار شراب چھلک پڑی۔ ان دونوں نے پلٹ کر جولیا کی طرف دیکھا جو تیز اور خوفناک نظروں سے ان دونوں کو گھور رہی تھی۔ انہوں نے گلاس کاؤنٹر پر رکھے اور اٹھ کھڑی

ہوئیں۔

''سوری۔ آپ نے ہم سے کچھ کہا ہے۔''۔۔۔۔۔ ان میں سے ایک نے بڑے سپاٹ لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ تم دونوں ریڈ کیٹس ہو۔ ہونا۔''۔۔۔۔۔ جولیا نے اسی لہجے میں کہا۔

''تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے۔ ہم۔''۔۔۔۔۔ دوسری لڑکی نے جواب دینا چاہا مگر دوسرے لمحے جولیا کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور ایک لڑکی اچھل کر کاؤنٹر سے دو فٹ دور جا گری۔ جولیا کا زور دار تھپڑ پوری قوت سے اس کے منہ پر پڑا تھا۔ تھپڑ کی زور دار آواز سن کر ہال میں موجود افراد چونک پڑے۔

جولیا نے ایک لڑکی کو تھپڑ مارتے ہی انتہائی پھرتی سے لات گھمائی اور دوسری لڑکی کے پہلو میں مارنے کی کوشش کی مگر دوسری لڑکی سنبھل چکی تھی۔ اس نے تیزی سے غوطہ لگایا اور پھر اس نے گھومتے ہوئے جولیا کی کمر پر اس زور سے لات ماری کہ جولیا اچھل کر قریب پڑی ہوئی میز پر جا گری۔ جولیا نے میز پر گرتے ہی قلابازی کھائی اور پھر وہ کسی ماہر بازی گر کی طرح سیدھی ہوگئی اور اس کی یہی قلابازی اس کی جان بچا گئی کیونکہ پہلی لڑکی نے اٹھ کر اچانک جیب سے ایک باریک خنجر نکال کر اس پر کھینچ مارا تھا۔

جولیا کے فوراً اٹھنے کی وجہ سے خنجر سیدھا میز پر جا لگا تھا۔ اگر جولیا کو ایک لمحے کی بھی دیر ہو جاتی تو وہی خنجر یقیناً اس کی کمر میں اتر گیا

۔ ان کا جھگڑا شروع ہوتے ہی ہال میں بھگدڑ سی مچ گئی اور لوگ اٹھ کر داخلی گیٹ کی طرف بھاگنے لگے تھے۔

جولیا جیسے ہی قلابازی کھا کہ سیدھی ہوئی ایک لڑکی نے اپنا جسم ائیں طرف جھکایا اور جولیا لاشعوری طور پر دائیں طرف جھک گئی مگر اس لمحے دوسری لڑکی نے انتہائی پھرتی سے دائیں طرف چھلانگ لگا کر جولیا کے پہلو میں سر کی زور دار ٹکر مارنے کی کوشش کی مگر جولیا کا جسم کمان کی طرح مڑ گیا اور اس نے نہ صرف خود کو ان دونوں کے حملوں سے بچایا بلکہ اس کے دونوں بازو یکلخت سمٹے اور پھر اس کے ہاتھوں کی زور دار ضربیں کھا کر دونوں لڑکیاں چیختی ہوئیں ایک دوسرے سے ٹکرا کر نیچے گر گئیں۔

ان دونوں کے گرتے ہی جولیا کا ایک پیر پوری قوت سے ایک لڑکی کی گردن پر پڑا تو لڑکی کے حلق سے گھٹی گھٹی چیخ نکلی اور وہ بری طرح سے تڑپنے لگی جبکہ دوسری لڑکی کے پیٹ میں جولیا نے پوری قوت سے مکا مار دیا تھا جس سے وہ بھی تڑپنا شروع ہوگئی تھی۔ جولیا حملہ کر کے تیزی سے پلٹی ہی تھی کہ ایک لڑکی نے اس کے پلٹتے ہی انتہائی پھرتی سے اس کی ٹانگ پکڑ لی اور جولیا ایک جھٹکے سے اچھل کر منہ کے بل زمین پر گری۔ اس نے فوراً دونوں ہاتھ آگے کر دیئے۔ ورنہ زمین پر منہ کے بل گرنے سے یقیناً اس کے چہرے کا بھرتہ بن جاتا۔ اس نے تیزی سے کروٹ بدلی۔ اسی لمحے دونوں لڑکیوں نے بھی کروٹیں بدلیں اور جولیا پر سوار ہوگئیں اور ایک لڑکی نے اچانک ایک

باریک خنجر جولیا کے پہلو میں اتار دیا اور جولیا کے حلق سے زور دار چیخ نکل گئی۔ یہ دیکھ کر صالحہ بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھی مگر اس سے پہلے کہ وہ ریڈ کیٹس تک پہنچتی دونوں کیٹس اچھل کر کھڑی ہوئیں اور برق رفتاری سے مین گیٹ کی طرف بھاگتی چلی گئیں۔ صالحہ نے ایک نظر تڑپتی ہوئی جولیا پر ڈالی اور پھر وہ بھی برق رفتاری سے ان لڑکیوں کے پیچھے لپکی۔ جولیا کو اس نے ہال میں موجود افراد پر چھوڑ دیا تھا۔ اسے یقین تھا کہ جولیا کو تو فوری طور پر طبی امداد مل جائے گی لیکن اگر وہ دونوں کیٹس نکل گئیں تو اسے چیف کو جواب دینا مشکل ہو جائے گا۔

صالحہ تیزی سے باہر نکلی اور پھر اس نے ان دونوں لڑکیوں کو ریسٹورنٹ کے کمپاؤنڈ کی جنوبی دیوار کی طرف دوڑ کر جاتے دیکھا۔ دیوار کے قریب پہنچتے ہی وہ کسی ماہر جمناسٹک کی طرح اچھلیں اور پھر دیوار پر چڑھ کر دوسری طرف کود گئیں۔ صالحہ ان کے پیچھے جانے کے بجائے تیزی سے گیٹ کی طرف دوڑتی چلی گئی۔ چند ہی لمحوں میں اس نے ریسٹورنٹ کے باہر سڑک کے کنارے کھڑی اپنی کار کا دروازہ کھولا اور پھر دوسرے لمحے کار ایک زور دار جھٹکا کھا کر آگے بڑھی اور خاصی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی بائیں سڑک پر مڑ کر اس طرف آ گئی جس طرف وہ دونوں کیٹس دیوار سے کودی تھیں۔

اس طرف ایک بڑی سی گلی تھی۔ وہ آگے جا کر جس چوک پر نکلتی تھی صالحہ اپنی کار اسی چوک کی طرف لے آئی تھی۔ اسے یقین تھا کہ ریڈ کیٹس اسی چوک پر ہی نکلیں گی اور پھر یہی ہوا۔ اس نے گلی سے ان

دونوں کیٹس کو نکلتے دیکھا۔ دونوں چوک پر آ کر دائیں طرف بھاگیں اور پھر انہوں نے ایک ٹیکسی روکی اور تیزی سے اس میں بیٹھ گئیں۔ ٹیکسی حرکت میں آئی اور تیزی سے صالحہ کی کار کے قریب سے گزرتی چلی گئی۔ صالحہ نے فوراً کار موڑی اور اس ٹیکسی کے پیچھے لگا دی۔ ٹیکسی مختلف سڑکوں پر تیزی سے دوڑتی جا رہی تھی اور صالحہ سے مناسب فاصلہ رکھ کر نہایت احتیاط سے اس ٹیکسی کا تعاقب کرنے لگی جس میں دونوں ریڈ کیٹس موجود تھیں۔

پھر صالحہ نے اس ٹیکسی کو شہر سے باہر جانے والی سڑک کی طرف مڑتے دیکھا۔ اس سڑک پر ٹریفک نہ ہونے کے برابر ہوتی تھی۔ پھر جب صالحہ نے ٹیکسی کو ایک اور موڑ مڑتے دیکھا تو اس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

اس نے محسوس کر لیا تھا کہ ریڈ کیٹس کو اپنے تعاقب کا علم ہو گیا ہے اور وہ جان بوجھ کر اس طرف آئی تھیں۔ جس طرف ٹیکسی مڑی تھی وہاں درختوں کے جھنڈ تھے۔ ٹیکسی درختوں کے جھنڈ میں جا کر غائب ہو گئی تھی۔ صالحہ نے جیسے ہی کار آگے بڑھائی اچانک ایک زور دار دھماکہ ہوا اور اس کی کار بری طرح سے ڈگمگا گئی۔ اس کی کار کا اگلا ٹائر برسٹ ہو گیا تھا۔ اس نے فوراً کار روک لی۔ کار کا دروازہ کھولا اور سڑک کے کنارے پر موجود جھاڑیوں میں تیزی سے چھلانگ لگا دی اور پھر وہ بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھتی چلی گئی۔

کافی آگے جا کر صالحہ درختوں کے درمیان اُگی جھاڑیوں میں

بھاگتے ہوئے ایک جگہ رکی اور مڑ کر سڑک کی طرف دیکھنے لگی کہ اچانک اس پر کسی نے چھلانگ لگا دی اور پھر اس سے پہلے کہ صالحہ سنبھلتی اس کی گردن جیسے کسی سخت شکنجے میں جکڑتی چلی گئی اور صالحہ پشت کے بل زمین پر جا گری۔ پھر اس نے فوراً خود کو سنبھالا اور نیچے گرتے ہی وہ تیزی سے پلٹی اور اس کی ٹانگیں حملہ کرنے والے کے پیٹ میں پڑیں جس کے نتیجے میں اس کی گردن آزاد ہوگئی۔ اس سے پہلے کہ صالحہ اٹھتی اس پر حملہ کرنے والی جو ایک لڑکی تھی نے لٹو کی طرح اپنے جسم کو گھمایا اور اس کی دونوں ٹانگیں اٹھتی ہوئی صالحہ کی کمر پر پڑیں اور صالحہ چیخ مار کر جھاڑیوں میں جا گری۔

مگر نیچے گرتے ہی صالحہ زخمی ناگن کی طرح پلٹی اور اسے پکڑنے والی لڑکی جس نے اسے گراتے ہی ایک بار پھر اس پر چھلانگ لگا دی تھی عین اس جگہ منہ کے بل گری جہاں ایک لمحہ قبل صالحہ موجود تھی۔ صالحہ فوراً قلابازی کھا کر سیدھی کھڑی ہوگئی۔ اس پر حملہ کرنے والی لڑکی اس تیزی سے نہ اٹھ سکی تھی۔ صالحہ نے فوراً اس پر چھلانگ لگا دی اور اس کی ایک زوردار کک لڑکی کے پہلو میں پڑی۔ لڑکی کے حلق سے ایک زوردار چیخ نکلی اور وہ ہوا میں گھومتی ہوئی دوسری طرف جا گری۔ صالحہ نے اچھل کر ایک بار پھر اس لڑکی پر حملہ کرنا چاہا مگر وہ جیسے ہی چھلانگ لگا کر ہوا میں اچھلی اچانک اس کی کمر پر ایک زوردار مکا لگا اور وہ چیختی ہوئی ایک دھماکے سے نیچے گر گئی۔ اس سے پہلے کہ وہ اٹھتی اچانک اس کے سر پر جیسے قیامت سی ٹوٹ پڑی۔ ایک زوردار ضرب

اس کے سر پر لگی تھی۔ صالحہ نے سر جھٹکا مگر اسی لمحے دوسری ضرب نے اس کے سارے جسم کو ہلا کر رکھ دیا اور پھر اس کا ذہن اندھیرے کی اتھاہ گہرائیوں میں ڈوبتا چلا گیا۔

بلیک ھارس نے عمران کو کیٹ سینڈیکیٹ کے بارے میں تمام تر تفصیل بتا دی تھی۔ اس نے عمران کو بتا دیا تھا کہ ان دنوں ریڈ کیٹ گروپ پاکیشیا میں سرگرم عمل ہے اور وہ پاکیشیا میں اپنے ایک نئے نشے جسے بلیک ڈراپس کا نام دیا گیا ہے پھیلانے گئی ہیں۔

بلیک ہارس نے عمران کو بلیک ڈراپس کے بارے میں بھی تفصیلات بتا دی تھیں جس کا سن کر عمران پریشان ہو گیا تھا۔ اس کے علاوہ بلیک ہارس نے عمران کو یہ بھی بتایا تھا کہ بلیک ڈراپس کو ایجاد کرنے والا ڈاکٹر جورڈن ہے جو کوسٹن میں ہی مقیم ہے اور اس نے وہاں ایک خفیہ لیبارٹری اور ایک فیکٹری بنا رکھی ہے جہاں وہ کیٹ سینڈیکیٹ کے لئے نئی سے نئی ڈرگز تیار کرتا ہے جسے کیٹ سینڈیکیٹ پوری دنیا خاص پر ایکریمیا، گریٹ لینڈ اور کئی یورپی ممالک میں پھیلانے کے ساتھ ساتھ اپنے اس مکروہ دھندے کو پھیلانے کے لئے

ایشیا میں سرگرم عمل ہیں۔ ان کا مقصد صرف اور صرف دولت حاصل کرنا ہے جو وہ اس گھناؤنے اور مکروہ کاروبار سے آسانی سے حاصل کر رہی ہیں۔

بلیک ہارس کی رپورٹ کے مطابق سانٹ ڈیکوزا نامی ایک مجرم بلیک ڈراپس کی ایک ٹیوب لے کر پاکیشیا پہنچ گیا تھا وہ اس ٹیوب کو پاکیشیا کے ایک اہم شخص کے حوالے کرنا چاہتا تھا۔ جس کے پیچھے کیٹ سینڈیکیٹ کا ریڈ گروپ بھی وہاں پہنچ گیا تھا تاکہ وہ سانٹ ڈیکوزا کو پاکیشیا کی اہم شخصیت سے ملنے سے روک سکے۔ اس میں وہ کامیاب ہوا تھا یا نہیں اس سلسلے میں بلیک ہارس کے پاس کوئی معلومات نہیں تھیں۔

بلیک ہارس نے عمران کو یہ بھی بتا دیا تھا کہ کیٹ سینڈیکیٹ بلیک ڈراپس لوگوں کی رگوں میں عام مشروبات کولڈ ڈرنکس، سافٹ ڈرنکس اور شراب میں ڈال کر استعمال کراتی ہیں اور پھر جو ایک بار بلیک ڈراپس کا شکار ہو جاتا ہے اسے ہر چھ سے آٹھ گھنٹے میں بلیک ڈراپس لازماً لینا پڑتا ہے۔ اگر اسے وقت پر بلیک ڈراپس نہ ملے تو وہ انسان تڑپنے لگتا ہے اور اگلے دس گھنٹوں میں اس کی موت واقع ہو جاتی ہے۔

یہ خوفناک اطلاعات تھیں جسے سن کر نہ صرف عمران بلکہ بلیک زیرو بھی پریشان ہو گیا تھا۔ بلیک ہارس کی باتوں سے عمران نے یہی نتیجہ اخذ کیا تھا کہ سانٹ ڈیکوزا اسے بلیک ڈراپس کی بلیک ٹیوب دینا چاہتا تھا اور وہ اسے یہی بتانے کے لئے پاکیشیا آیا تھا کہ کیٹ

سینڈیکیٹ، ایکریمیا، گریٹ لینڈ اور دوسرے یورپی ممالک کے ساتھ بلیک ڈراپس ایشیا میں بھی پھیلانا چاہتا تھا جس کے لئے انہوں نے ایشیا کا پہلا ملک پاکیشیا ہی منتخب کیا تھا۔

''اب آپ کیا کہتے ہیں عمران صاحب۔''...... بلیک زیرو نے عمران کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا جو کسی گہری سوچ میں کھویا ہوا نظر آ رہا تھا۔

''میں نے کیا کہنا ہے۔ مجھے تو اس کیٹ سینڈیکیٹ پر غصہ آ رہا ہے جو صرف دولت کے حصول کے لئے انسانیت کو تباہ کرنے کے لئے مکروہ اور گھناؤنا دھندہ کر رہا ہے۔ اس سے ہزاروں لاکھوں انسان تباہ ہو جائیں گے۔ میں تو اس بات پر حیران ہوں کہ ایکریمیا، گریٹ لینڈ اور یورپی ممالک جیسے سپر پاورز نے اب تک کیٹ سینڈیکیٹ کو اس قدر کھلی چھوٹ کیسے دے رکھی ہے جو وہ ہر طرف موت کا سامان کرتا چلا آ رہا ہے۔ ایسے گھناؤنے مجرموں کے خلاف تو پوری دنیا کی ایجنسیوں کو متحد ہو کر ان کے خلاف کارروائیاں کرنی چاہئیں تھیں اور اس جیسے سینڈیکیٹ کو فوراً سبوتاژ کر دینا چاہیے تھا۔''...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''ہو سکتا ہے وہ ان کے خلاف کام کر رہے ہوں۔ یہ بھی تو دیکھیں کیٹ سینڈیکیٹ کوسٹن میں ہے۔ ایک ایسے شہر میں جہاں ان کا اپنا قانون ہے۔ ان کی نظروں میں آئے بغیر کوئی کوسٹن میں داخل بھی نہیں ہو سکتا۔ کوسٹن کے معاملے میں خود اولینڈ کی حکومت بھی ان پر

ہاتھ ڈالنے سے قاصر رہتی ہے۔ پھر بھلا وہاں دوسرے ممالک کی ایجنسیاں کیا کر سکتی ہیں۔''...... بلیک زیرو نے دلیل دیتے ہوئے کہا۔

''پھر بھی۔ وہاں خفیہ طور پر ایجنٹس تو جا ہی سکتے ہیں اور یہ عالمی معاملہ ہے ایسے معاملات میں اگر ایجنٹس اپنا کام نہیں کریں گے تو اور کون کرے گا۔''...... عمران نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''اب میں کیا کہہ سکتا ہوں۔''...... بلیک زیرو نے لاچاری سے کہا۔

''اس سینڈیکیٹ کی اب بیخ کنی میں ہی کروں گا۔ پاکیشیا میں تو میں انہیں ان کے ناپاک عزائم میں کامیاب نہیں ہونے دوں گا۔ یہاں کیٹ سینڈیکیٹ کا جو ریڈ کیٹ گروپ کام کر رہا ہے سب سے پہلے میں انہیں زندہ درگور کروں گا اور اگر کیٹ سینڈیکیٹ کو جڑ سے اکھاڑنے کے لئے مجھے کوسٹن بھی جانا پڑا تو میں جاؤں گا اور جب تک اس سینڈیکیٹ اور اس سینڈیکیٹ میں کام کرنے والی خونخوار بلیوں کو چن چن کر ہلاک نہ کر دوں میں چین نہیں لوں گا۔''...... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''اب تک سیکرٹ سروس کے کسی ممبر نے بھی کوئی رپورٹ نہیں دی۔''...... بلیک زیرو نے عمران کو غصے میں دیکھ کر موضوع بدلتے ہوئے کہا۔

''میں ان کی رپورٹس آنے تک انتظار نہیں کر سکتا۔ اس سے پہلے

کہ وہ میرے ملک کے کسی انسان کی رگوں میں بلیک ڈراپس کا زہر اتاریں۔ میں ان کی شہ رگ تک پہنچ جانا چاہتا ہوں۔'' ـــــ عمران نے کہا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے بلیک زیرو کو چند ہدایت دیں اور پھر وہ دانش منزل سے نکلتا چلا گیا۔ چند ہی لمحوں میں وہ اپنی گاڑی پر سوار اڑا جا رہا تھا۔

عمران ابھی کچھ ہی دور گیا ہو گا کہ اس نے محسوس کیا کہ اس کی کار کا باقاعدہ تعاقب کیا جا رہا ہے۔ اس نے عقبی شیشے میں دیکھا تو اسے اپنے پیچھے ایک سیاہ رنگ کی کار آتی نظر آئی۔ عمران نے کار کی رفتار ہلکی کی تو پیچھے سیاہ کار کی رفتار بھی کم ہو گئی۔ عمران نے اس کار میں بیٹھے ہوئے چار نوجوانوں کو دیکھا جو چھٹے ہوئے بدمعاش دکھائی دے رہے تھے۔

''کون ہو سکتے ہیں یہ۔ اور یہ میرا تعاقب کیوں کر رہے ہیں۔'' عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس نے کار کی رفتار بڑھائی تو سیاہ کار کی رفتار بھی تیز ہو گئی۔ عمران جان بوجھ کر اپنی کار مختلف سڑکوں پر گھمانے لگا۔ سیاہ کار بدستور اس کے پیچھے تھی۔

عمران اپنی کار ایک سنسان سڑک پر لے آیا۔ سڑک کے دونوں اطراف دور دور تک کھیت ہی کھیت پھیلے ہوئے تھے۔ یہ سڑک شہر سے گھوم کر باہر پہاڑیوں کی طرف جاتی تھی۔ اس لئے اس سڑک پر برائے نام ہی ٹریفک ہوتا تھا۔ اس سڑک پر آتے ہی عمران نے اپنی کار کی رفتار نارمل کر لی۔ لیکن جیسے ہی اس کی کار کی رفتار نارمل ہوئی

اس نے سیاہ کار کی رفتار تیز ہوتے دیکھی اور پھر سیاہ کار کی زائیں کی آواز کے ساتھ اس کے قریب سے گزرتی چلی گئی۔ اسی لمحے عمران نے اپنی کار بجلی کی سی تیزی سے دائیں طرف گھما دی۔ اس نے سیاہ کار میں ہوا ایک غنڈے کو کھڑکی سے ہاتھ نکال کر اس کی کار پر کچھ اچھالتے دیکھا تھا۔

عمران نے کار گھمائی ہی تھی کہ یکلخت ایک زوردار دھماکہ ہوا اور عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کی کار کو کسی دیو نے اٹھا کر ہوا میں اچھال دیا ہو۔ اس نے اچانک کار تیزی سے گھما دی تھی جس کی وجہ سے سیاہ کار سے پھینکا گیا بم اس کی کار پر گرنے کے بجائے سڑک پر گرا تھا اور زوردار دھماکے سے پھٹنے کی وجہ سے اس کے خوفناک پریشر نے عمران کی کار کو اوپر اچھال دیا تھا۔ اب عمران کی کار ہوا میں قلابازیاں کھاتی جا رہی تھی۔

اس سے پہلے کہ کار زوردار دھماکے سے کھیتوں میں جا کر گرتی عمران نے فوراً دروازہ کھولا اور کار سے باہر چھلانگ لگا دی۔ زمین پر آتے ہوئے اس نے ہوا میں دو تین قلابازیاں کھائیں اور پھر پیرا ٹروپنگ کرتا ہوا کھیتوں میں آ گرا۔ اسی لمحے اس کی کار اس سے کافی فاصلے پر ایک زوردار دھماکے سے کھیت میں گری اور اس کے ٹکڑے بکھرتے چلے گئے۔ عمران نے بیک وقت کار سے کود کر جان بچالی تھی۔ ورنہ اگر وہ اس کار سمیت گرتا تو اس کا حشر بھی کار سے مختلف نہ ہوتا۔

"یا اللہ تیرا شکر ہے۔ تو نے میری دو بار جان بچائی ہے۔ اگر بم
کار پر پڑتا تب بھی میرے ٹکڑے اڑ جاتے اور اگر کار سمیت میں گرتا
تب بھی۔ تیرا شکر ہے۔ تو واقعی غفور الرحیم ہے۔" ___ عمران نے
شکرانے کے کلمات ادا کرتے ہوئے بڑے عاجزانہ لہجے میں کہا۔ اسے
ان سیاہ کار والوں پر حیرت ہو رہی تھی جو پہلے اس کا تعاقب کر رہے
تھے اور پھر موقع ملتے ہی انہوں نے اس کی کار پر بم پھینک دیا تھا۔ یہ
تو عمران کی خوش قسمتی ہی تھی کہ وہ اس خوفناک حملے میں بچ گیا تھا ورنہ
اس کی موت یقینی تھی۔ عمران نے سر اٹھا کر سڑک کی طرف دیکھا مگر
اسے سیاہ کار کہیں دکھائی نہ دی۔ اس نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر
کھیت میں چلتا ہوا سڑک کی طرف جانے لگا۔ چند ہی لمحوں میں وہ
سڑک پر تھا۔

"باپ رے۔ یہاں سے تو شہر جاتے جاتے مجھے کئی گھنٹے لگ
جائیں گے۔" ___ عمران نے کہا۔ اس نے دائیں بائیں دیکھا مگر
دور دور تک کوئی نہیں تھا۔ اس نے شہر کی طرف جانے والے راستے کی
طرف قدم بڑھانے شروع کر دیئے۔

"شہر تک پہنچتے پہنچتے تو کئی گھنٹے لگ جائیں گے مگر اس میں
مجھے پٹرول کی تو بچت مل جائے گی۔ شاید اسی لئے کہتے ہیں کم خرچ
بالا نشیں۔" ___ عمران بڑبڑایا۔ پھر اچانک اسے دائیں طرف
کھیت میں ایک عمارت دکھائی دی۔ وہ عمارت ایک دیہی فارم ہاؤس
تھا۔ عمران نے سوچا کہ ہو سکتا ہے اسے وہاں سے کوئی مدد مل جائے۔

اس لئے وہ سڑک سے اتر کر کھیت میں آ گیا اور پھر اس فارم کی طرف
بڑھنے لگا۔

تھوڑی دیر میں وہ اس فارم کی عمارت کے پاس تھا۔ فارم ہاؤس
کا لکڑی کا بڑا سا پھاٹک کھلا ہوا تھا اور پورچ خالی تھا۔ عمران پھاٹک
سے داخل ہوا اور پھر برآمدے میں آ گیا۔ اسی لمحے ایک ادھیڑ عمر شخص
رہائشی حصے کا دروازہ کھول کر باہر آ گیا۔

"کون ہو تم۔" ___ ادھیڑ عمر نے عمران کی طرف گھبرائی ہوئی
نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"مم۔ میں ایک انسان ہوں دو ٹانگوں والا۔" ___ عمران نے
بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور ادھیڑ عمر چونک کر اس کی طرف غور سے
دیکھنے لگا۔ عمران کے چہرے پر حماقتوں کا آبشار بہہ رہا تھا۔

"یہاں کیسے آئے ہو۔ اور تمہارا نام کیا ہے۔" ___ عمران
کے چہرے پر بوکھلاہٹ دیکھ کر ادھیڑ عمر نے اپنے لہجے میں سختی پیدا
کرتے ہوئے کہا۔ وہ شاید اسے ڈاکو یا چور سمجھا تھا جو منہ اٹھائے اس
کے فارم میں گھس آیا تھا۔

"مم۔ میں یہاں چل کر آیا ہوں اور میرا نام ٹمبکٹو ہے۔" عمران
نے اسی انداز میں کہا۔

"ٹمبکٹو۔ یہ کیسا نام ہے۔" ___ ادھیڑ عمر نے حیران ہوتے
ہوئے کہا۔ وہ عمران کی جانب یوں دیکھ رہا تھا جیسے اسے اس کی ذہنی
حالت پر شبہ ہو رہا ہو۔

”جیسا بھی ہے۔ مجھے بے حد پسند ہے۔ آپ کو پسند ہے
آپ رکھ لیں۔“ ـــــ عمران نے حماقت زدہ لہجے میں کہا۔

”میں نے باہر دو خوفناک دھماکوں کی آوازیں سنی تھیں۔ کیا
دھماکے تم نے کئے تھے۔“ ـــــ ادھیڑ عمر نے غور سے عمران کو د
ہوئے کہا۔

”د۔ دھماکے۔ یہ۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں جناب۔ میں
آپ کو دھماکے کرنے والا انسان لگتا ہوں۔ ذرا غور سے میری معصوم
صورت دیکھیں۔“ ـــــ عمران نے کہا تو اس کی بات سن کر ادھیڑ
کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ ابھر آئی جیسے وہ عمران کی ٹائپ کو
گیا ہو۔

”بہرحال۔ تم یہاں کیسے آئے ہو۔ اس طرف تو کوئی شاذ و نا
ہی آتا ہے۔ یہ میرا ایگری کلچر فارم ہے۔ میں یہاں کبھی کبھار ہی آ
ہوں۔“ ـــــ ادھیڑ عمر نے کہا۔

”وہ اصل میں۔ میں نے پیدل ساری دنیا گھومنے کا ٹھیکہ
رکھا ہے۔ میں مسلسل دس سال دس ماہ دس دن دس گھنٹے اور دس منٹ
سے چلتا چلا آرہا ہوں۔ اب تھک گیا تھا۔ میں نے سوچا کہ چلو کچھ دیر
آرام کرلوں۔ آپ کا یہ فارم ہاؤس نظر آیا تو اس طرف آگیا۔“ عمران
نے معصوم سی صورت بناتے ہوئے کہا تو ادھیڑ عمر کی مسکراہٹ گہری ہو
گئی۔

”بڑے گہرے انسان معلوم ہوتے ہو نوجوان۔ اپنے بارے میں

کچھ بتانا نہیں چاہتے۔ اسی لئے شاید ایسی باتیں کر رہے ہو۔“ ادھیڑ عمر
نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران نے دانت نکال دیئے۔

”بہرحال۔ میرا نام صولت مرزا ہے اور یہاں میری زرعی زمین
ہے جس کی دیکھ بھال کے لئے میں یہاں اکثر آتا جاتا رہتا ہوں۔“
ادھیڑ عمر نے کہا۔

”سہولت مرزا۔ صرف آپ کا نام ہی سہولت مرزا ہے یا آپ
کوئی سہولت بھی رکھتے ہیں۔“ ـــــ عمران نے کہا۔

”سہولت مرزا نہیں۔ صولت مرزا۔ اور سہولت رکھنے سے تمہاری
کیا مراد ہے۔“ ـــــ صولت مرزا نے چونک کر کہا۔

”آپ یقیناً شہر میں رہتے ہوں گے اور آپ وہاں سے اس فارم
میں پیدل تو آنے سے رہے۔ مگر مجھے یہاں آپ کی سہولت یعنی
کوئی گاڑی تو کہیں دکھائی نہیں دے رہی۔“ ـــــ عمران نے کہا۔

”اوہ۔ تو تم مجھ سے میری کار چھیننے آئے تھے۔“ ـــــ
صولت مرزا نے یکدم بھڑک کر کہا۔

”ارے نہیں۔ میں تو صرف آپ کی سہولت کی بات کر رہا تھا۔ میں تو
عالمی چیمپئن بننا چاہتا ہوں۔ میرا بھلا کسی کار سے کیا تعلق۔ ان ٹانگوں کے
ہوتے ہوئے میرے لئے ہر کار بے کار ہے۔“ ـــــ عمران نے کہا۔

”تم یہیں رکو۔ میں ابھی آتا ہوں۔“ ـــــ صولت مرزا نے
کہا اور تیزی سے مڑ کر واپس اندر چلا گیا۔ عمران سمجھ گیا کہ وہ اس سے
گھبرا رہا ہے اور اندر سے کوئی ہتھیار لینے گیا ہے۔ عمران تیزی سے اس

کے پیچھے لپکا۔ اسے اندر آتے دیکھ کر صولت مرزا بوکھلا گیا۔

"ارے۔ ارے۔ اندر کہاں آ رہے ہو۔ رک جاؤ۔ فوراً رک جاؤ۔ ورنہ میں پولیس کو فون کر دوں گا۔" ـــــ صولت مرزا نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ضرور کریں۔ اور ان سے یہ بھی کہہ دیں کہ وہ آتے ہوئے میرے لئے دو چار چکن برگر، چند سافٹ ڈرنکس اور میری سہولت کے لئے ایک آدھ کار لیتے آئیں۔ پیدل چل چل کر میرا برا حشر ہو چکا ہے۔ اب میں کسی نئی نویلی کار میں بیٹھ کر دنیا کا باقی چکر پورا کروں گا۔" عمران نے بڑے اطمینان سے آگے بڑھ کر کمرے میں پڑے ایک صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"یہاں کیوں بیٹھ رہے ہو۔ اٹھو۔ فوراً اٹھو یہاں سے۔ ورنہ میں تمہیں گولی مار دوں گا۔" ـــــ صولت مرزا نے اسے صوفے پر بیٹھتے دیکھ کر چیختے ہوئے کہا۔

"کون سی گولی۔ کھٹی یا میٹھی۔" ـــــ عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا اور صولت مرزا اسے گھور کر رہ گیا۔ اچانک باہر سے دوڑتے قدموں کی آوازیں سنائی دیں تو عمران اور صولت مرزا دونوں ہی چونک پڑے۔ عمران فوراً اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے چھلانگ لگائی اور ایک صوفے کے پیچھے آ کر چھپ گیا۔ اسی لمحے دروازے سے چار غنڈے ہاتھوں میں مشین گنیں لئے اندر آ گئے۔ صولت مرزا آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ان کی طرف دیکھ رہا تھا۔

"کک۔ کیا مطلب۔ کون ہو تم۔" ـــــ صولت مرزا نے ہکلاتے ہوئے کہا۔ ایک غنڈہ آگے بڑھا اور اس نے مشین گن کی نال صولت مرزا کے سینے سے لگا دی۔

"وہ نوجوان کہاں ہے۔" ـــــ اس غنڈے نے غراتے ہوئے صولت مرزا سے پوچھا۔

"کک۔ کون۔ کون نوجوان۔" ـــــ صولت مرزا نے لڑکھڑاتی ہوئی آواز میں کہا۔ دوسرے لمحے کمرہ چٹاخ کی زوردار آواز سے گونج اٹھا۔ غنڈے نے صولت مرزا کے منہ پر زوردار تھپڑ مار دیا تھا۔ صولت مرزا کے منہ سے تیز چیخ نکلی اور وہ الٹ کر گر پڑا۔

"جلدی بتاؤ کہاں ہے وہ نوجوان ورنہ میں تمہارا جسم گولیوں سے چھلنی کر دوں گا۔" ـــــ غنڈے نے صولت مرزا کے پہلو میں ٹانگ مارتے ہوئے خوفناک لہجے میں کہا۔

"وہ۔ وہ صوفے کے پیچھے ہے۔" ـــــ صولت مرزا نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا تو عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

"اچھا تو تم صوفے کے پیچھے چھپے ہوئے ہو۔ جلدی باہر آؤ۔ ورنہ۔" ـــــ غنڈے نے غراتے ہوئے کہا تو عمران منہ بگاڑتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

"فائر۔" ـــــ عمران جیسے ہی صوفے کے پیچھے کھڑا ہوا غنڈے نے چیخ کر اپنے ساتھیوں سے کہا۔ عمران نے فائر کی آواز سنتے ہی دائیں طرف چھلانگ لگا دی۔ اسی لمحے کمرہ مشین گنوں کی

مخصوص ریٹ ٹیٹ کی آوازوں سے گونج اٹھا اور گولیاں صوفے کو پھاڑتی ہوئی نکل گئیں۔ مشین گن بردار فائرنگ کرتے ہوئے آگے بڑھے ہی تھے کہ عمران نے دائیں طرف پڑا ہوا صوفہ اٹھایا اور پوری قوت سے ان مشین گن برداروں پر اچھال دیا۔ صوفہ ان مشین گن برداروں سے ٹکرایا اور وہ چاروں صوفے سمیت نیچے جا گرے۔ عمران نے ایک لمبی چھلانگ لگائی اور ایک مشین گن بردار کے قریب آ گیا۔ اس نے غنڈے کے سر پر ٹھوکر رسید کی اور اس کی مشین گن چھین کر تیزی سے پیچھے ہٹتا چلا گیا۔

صوفہ ہٹا کر غنڈے جیسے ہی اٹھے اچانک کمرہ ایک بار پھر تڑتڑاہٹ کی آوزوں سے گونج اٹھا اور دو مشین گن بردار غنڈوں کے حلق سے بے اختیار چیخیں نکل گئیں اور وہ زمین پر گر کر بری طرح سے تڑپنے لگے۔ جبکہ ایک مشین گن بردار اور دوسرا غنڈہ جس سے عمران نے مشین گن چھینی تھی فائرنگ ہوتی دیکھ کر برق رفتاری سے دروازے کی طرف لپکے مگر عمران نے فوراً مشین گن کی نال کا رخ گھمایا اور ایک اور غنڈہ چیختا ہوا دروازے پر ڈھیر ہو گیا جبکہ ایک غنڈہ وہاں سے نکل جانے میں کامیاب ہو گیا۔ عمران نے پلٹ کر دیکھا اور پھر وہ طویل سانس لے کر رہ گیا۔ صولت مرزا وہاں گرا پڑا تھا اس کے جسم پر گولیوں کے بے شمار نشانات تھے۔ وہ اچانک ہونے والی فائرنگ کی زد میں آ کر ہلاک ہو گیا تھا۔

عمران مشین گن لئے ہوئے دروازے کی طرف بڑھا اور پھر باہر

کی سن گن لینے لگا۔ مگر باہر سے اسے کوئی آواز سنائی نہ دی۔ شاید مشین گن بردار اپنے باقی ساتھیوں کو ہلاک ہوتے دیکھ کر وہاں سے بھاگ گیا تھا۔ عمران احتیاط سے باہر نکلا اور پھر جھکے جھکے انداز میں بھاگتا ہوا برآمدے میں آ گیا۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا مگر وہاں بھی کوئی نہیں تھا۔ عمران بجلی کی سی تیزی سے پھاٹک کی طرف بڑھا اور جب وہ پھاٹک کے پاس پہنچا تو اسے دور ایک سیاہ کار جاتی دکھائی دی۔ شاید حملہ آور اکیلا رہ جانے کی وجہ سے وہاں سے بھاگ گیا تھا۔ عمران نے ایک طویل سانس لی اور عمارت سے نکل کر اس نے اس عمارت کے گرد چکر لگایا لیکن اب وہاں مکمل خاموشی تھی۔ پھر عمران دوبارہ اندر آ گیا۔ اس نے رہائش گاہ کا جائزہ لیا وہاں ضرورت کا تقریباً سارا سامان موجود تھا اور یہ غنیمت تھا کہ صولت مرزا وہاں اکیلا ہی تھا۔ اس کا کوئی ساتھی یا اس کا خاندان وہاں نہیں تھا ورنہ وہ بے چارے یقیناً صولت مرزا کی طرح ان غنڈوں کی گولیوں کا شکار ہو جاتے۔ عمران حیران تھا کہ آخر یہ سب ہو کیا رہا ہے۔ یکے بعد دیگرے اس پر حملے کئے جا رہے تھے اور حملہ آور بھی غنڈے تھے۔ جنہوں نے پہلے اس کی کار پر دستی بم پھینکا تھا۔ پھر یہاں اچانک وہ مشین گنیں لے کر آ دھمکے تھے۔ ان کا انداز ایسا ہی تھا جیسے وہ عمران کو ہر قیمت پر ہلاک کرنا چاہتے ہوں۔

عمران کو ایک کمرے میں ٹیلی فون دکھائی دیا تو وہ تیزی سے فون کی طرف لپکا۔ اس نے رسیور اٹھا کر کان سے لگایا اور رانا ہاؤس کے نمبر پریس کرنے لگا۔

مادام ریڈ نے فوری طور پر پاکیشیا کے نامی گرامی بدمعاشوں کو ہائر کر لیا تھا۔ ان بدمعاشوں کا تعلق ماسٹر گروپ سے تھا۔ ماسٹر گروپ کا سربراہ ماسٹر ڈوشر تھا جو دارالحکومت میں ایک گرین کلب کا مالک تھا۔ ماسٹر ڈوشر عام طور پر جرائم پیشہ افراد کا بے تاج بادشاہ سمجھا جاتا تھا جو خفیہ طور پر منشیات، اسلحہ سمگلنگ کے ساتھ ساتھ قتل و غارت میں بھی بے پناہ پیشہ ورانہ صلاحیت رکھتا تھا۔ اس کے پیشہ ور قاتل بدمعاش اس صفائی سے قتل کرتے تھے کہ اپنے پیچھے ایسا کوئی نشان نہیں چھوڑتے تھے جو بعد میں ان کے لئے مشکلات پیدا کر سکیں۔

ماسٹر گروپ کے بارے میں مادام ریڈ کو کوسٹن سے مادام بلیو نے ہی ٹپ دی تھی۔ اس کے کہنے کے مطابق اس کی ماسٹر ڈوشر سے بات ہو چکی تھی اور وہ ہر حال میں مادام ریڈ کے ساتھ تعاون کرنے کے لئے تیار ہو گیا تھا۔

مادام ریڈ فوری طور پر جا کر ماسٹر ڈوشر سے ملی تھی اور اس نے ماسٹر ڈوشر سے عمران کی ہلاکت کا کنٹریکٹ سائن کر لیا تھا۔ ماسٹر ڈوشر نے مادام ریڈ کو یقین دلایا تھا کہ یہ کام اس کے ساتھیوں کے لئے بے حد معمولی ہے۔ اس کے حکم پر اس کے ساتھی عمران پر موت بن کر جھپٹ پڑیں گے اور بہت جلد اسے عمران کی ہلاکت کی خوشخبری مل جائے گی۔

مادام ریڈ نے ماسٹر ڈوشر سے ابھی بلیک ڈراپس کے سلسلے میں کوئی بات نہیں کی تھی۔ وہ پہلے اسے آزمانا چاہتی تھی۔ اگر ماسٹر ڈوشر کا گروپ عمران کو ہلاک کرنے میں کامیاب ہو جاتا تو وہ اس پر پوری طرح سے بھروسہ کر سکتی تھی۔ پھر وہ اس کی مدد سے سٹار ڈرنک فیکٹری پر بھی قبضہ کر لیتی اور اس کے بعد وہ وہی کرتی جو اس نے کرنا تھا۔

اس وقت مادام ریڈ اپنے عارضی ہیڈ کوارٹر کے ایک کمرے میں بڑی بے چینی سے ادھر ادھر ٹہل رہی تھی۔ اسے ماسٹر ڈوشر سے ملے چھ گھنٹے ہو چکے تھے اور ماسٹر ڈوشر نے اس سے وعدہ کیا تھا کہ وہ اگلے چند ہی گھنٹوں میں عمران کی ہلاکت کی خوشخبری سنا دے گا لیکن ابھی تک ماسٹر ڈوشر کی کوئی کال نہیں آئی تھی۔

مادام ریڈ کے گروپ میں دس ریڈ کیٹس تھیں مگر وہ ان کیٹس کو صرف اپنے مین مشن کے لئے استعمال کرنا چاہتی تھی۔ اسی لئے اس نے عمران کو ہلاک کرنے کے لئے ماسٹر گروپ کو ہائر کیا تھا۔

مادام ریڈ کو ابھی تھوڑی دیر پہلے اس کی دو کیٹس نے رپورٹ

دیتے ہوئے بتایا تھا کہ وہ ایک ریسٹورنٹ میں شراب پینے گئی تھیں ۔ وہاں دو لڑکیوں نے انہیں ریڈ کیٹس کے طور پر پہچان لیا تھا۔ پھر ان میں سے ایک لڑکی نے ان پر اچانک حملہ کر دیا تھا۔ کیٹس نے اس لڑکی کا بھر پور مقابلہ کیا اور اسے خنجر مار کر وہاں سے نکل گئیں۔ جب وہ باہر نکلیں تو ان کا ایک دوسری لڑکی نے تعاقب کرنا شروع کر دیا جسے انہوں نے ایک سنسان مقام پر گھیر کر بے ہوش کر دیا تھا اور اسے اٹھا کر لے آئیں تھیں جسے مادام ریڈ کے حکم پر فی الحال قید کر دیا گیا تھا۔

مادام ریڈ اس بات پر حیران ہو رہی تھی کہ وہ دو لڑکیاں کون تھیں اور انہوں نے ریڈ کیٹس کو کیسے پہچان لیا تھا۔ ان لڑکیوں نے جس طرح کیٹس پر حملہ کیا تھا اور پھر ان کا تعاقب کرنے کی کوشش کی تھی اس سے ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ کوئی عام لڑکیاں نہیں تھیں۔ وہ یقیناً تربیت یافتہ اور منجھی ہوئی لڑکیاں تھیں۔ جن کا تعلق لامحالہ کسی سرکاری ایجنسی یا پھر پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہی ہو سکتا تھا۔

مادام ریڈ کو اس بات کا بھی اندازہ ہو گیا تھا کہ ان لڑکیوں نے ریڈ کیٹس کو یقیناً ان کے لباسوں پر بنے مخصوص نشانوں سے پہچانا ہوگا۔ اس لئے اس نے تمام ریڈ کیٹس کو ہدایات دے دی تھیں کہ اب وہ ایسے لباس نہیں پہنیں گی جن پر ان کے سینڈیکیٹ گروپ کا مخصوص نشان ہو۔ چنانچہ تمام کیٹس نے مادام کی ہدایت پر عمل کرنا شروع کر دیا تھا۔

مادام ریڈ ہر صورت میں عمران کو ہلاک کرانا چاہتی تھی تا کہ وہ کھل کر کام کر سکے۔ اسے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں علم تھا۔ پاکیشیا میں وہی ایسے افراد تھے جو اس کی راہ میں رکاوٹ بن سکتے تھے۔ ان کے علاوہ مادام ریڈ کو پاکیشیا کی کسی دوسری ایجنسی سے کوئی خوف نہیں تھا۔ مادام ریڈ نے حتمی طور پر اس بات کا فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے ہلاک ہونے کے بعد ہی اپنے مشن کا آغاز کرے گی۔ اس لئے اسے خاص طور پر عمران کی ہلاکت کی رپورٹ کا بے چینی سے انتظار تھا۔

مادام ریڈ بے چینی اور پریشانی کے عالم میں ادھر ادھر ٹہل رہی تھی کہ اچانک میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ مادام ریڈ فون کی گھنٹی کی آواز سن کر اچھل پڑی۔ وہ بجلی کی سی تیزی سے فون کی طرف لپکی اور اس نے فوراً رسیور اٹھا کر کان سے لگا لیا۔

”یس۔“ ——— مادام ریڈ نے رسیور کان سے لگاتے ہی اپنی مخصوص غراہٹ بھری آواز میں کہا۔

”ماسٹر ڈوشر بول رہا ہوں۔“ ——— دوسری طرف سے ایک بھاری مردانہ آواز سنائی دی۔

”اوہ۔ ماسٹر ڈوشر تم۔ میں کب سے تمہاری کال کا انتظار کر رہی تھی۔ کہاں تھے تم۔ کیا کر رہے تھے۔“ ——— مادام ریڈ نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

”سوری مادام۔ میں اپنے ساتھیوں کی رپورٹ کا منتظر تھا جنہیں

میں نے عمران کو ہلاک کرنے کا ٹاسک دیا تھا۔ انہوں نے ابھی چند لمحے قبل مجھے کال کی ہے۔'' ——— دوسری طرف سے ماسٹر ڈوشر نے کہا۔

''پھر کیا کیا ہے انہوں نے۔ کیا عمران ہلاک ہو گیا ہے۔'' مادام ریڈ نے آنکھیں چمکاتے ہوئے کہا۔

''نہیں مادام۔ میرے ساتھیوں نے عمران کو ٹریس کر کے اس پر متعدد بار حملے کئے تھے۔ مگر'' ——— دوسری طرف سے ماسٹر ڈوشر نے افسوس زدہ لہجے میں کہا۔

''مگر۔ مگر کیا۔'' ——— ماسٹر ڈوشر کی بات سن کر مادام ریڈ نے غصیلے لہجے میں کہا تو دوسری طرف سے ماسٹر ڈوشر نے اسے اپنے ساتھیوں کے حملوں کی ناکامی کی رپورٹ بتانی شروع کر دی جسے سن کر مادام ریڈ کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا۔

''ہونہہ۔ تم تو خود کو بہت بڑا تیس مار خان کہتے تھے۔ اب کیا ہوا ہے تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو۔ تم ابھی تک ایک آدمی کو ہلاک نہیں کر سکے۔ کیا یہ ہے تمہاری پراگریس۔'' ——— مادام ریڈ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''سوری مادام۔ عمران کوئی معمولی انسان نہیں ہے۔ اس جیسے انسان کو ہلاک کرنے کے لئے ہمیں بہت کچھ کرنا پڑے گا۔ مجھے تو اس بات پر افسوس ہو رہا ہے کہ میں نے عمران کو ہلاک کرنے کے لئے اپنے آدمیوں کو بھیج دیا تھا۔ جس کی وجہ سے مجھے اپنے کئی ساتھیوں سے

ہاتھ دھونا پڑا ہے۔ اس جیسے خطرناک انسان کو ہلاک کرنے کے لئے اب مجھے خود میدان عمل میں آنا پڑے گا۔ عمران کو ہلاک کرنے کے لئے میں نے زبردست اور ایسا فول پروف پلان ترتیب دیا ہے کہ وہ کسی طرح نہ بچ سکے گا۔'' ——— دوسری طرف سے ماسٹر ڈوشر نے کہا۔

''ہونہہ۔ کیا کرو گے تم۔'' ——— مادام ریڈ نے کہا۔ اس کے لہجے میں بدستور غصے کا عنصر تھا۔

''میں نے علی عمران کو ہلاک کرنے کا ایک پروگرام ترتیب دیا ہے۔ اس پروگرام پر عمل کرنے کے لئے میں آپ سے اجازت لینا چاہتا ہوں۔'' ——— ماسٹر ڈوشر نے کہا۔

''پروگرام بتاؤ اپنا۔'' ——— مادام ریڈ نے کہا تو دوسری طرف سے ماسٹر ڈوشر نے اسے اپنا پلان بتانا شروع کر دیا۔

''گڈ شو۔ ماسٹر ڈوشر۔ تمہارا یہ پروگرام واقعی شاندار ہے۔ اگر تم اپنے اس پلان پر عمل کرو گے تو واقعی اس میں تمہیں مثبت نتائج مل سکتے ہیں۔ جو تمہاری کامیابی کی ضمانت بن سکتے ہیں۔'' ——— مادام ریڈ نے ماسٹر ڈوشر کے پلان کو سراہتے ہوئے کہا۔

''یس مادام۔ تو کیا اس پلان پر عمل کرنے کی مجھے آپ کی طرف سے اجازت ہے۔'' ——— دوسری طرف سے ماسٹر ڈوشر نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

''بالکل۔ تم فوراً اس پلان پر عمل کرو۔ میں نے تم سے پہلے ہی

کہہ دیا تھا کہ مجھے ہر حال میں کامیابی چاہیے۔ تم عمران کو ہلاک کرنے کے لئے کیا کرتے ہو کیا نہیں۔ مجھے اس سے کوئی سروکار نہیں ہے۔'' مادام ریڈ نے کہا۔

''اوکے مادام۔ اب آپ بے فکر رہیں۔ میری اگلی کال آپ کے لئے مثبت اور فائنل کال ہو گی۔ میں جلد ہی آپ کو عمران کی ہلاکت کی خوشخبری سناؤں گا۔ یہ میرا آپ سے وعدہ ہے۔'' ــــــ ماسٹر ڈوشر نے کہا۔

''ہونہہ۔ اب پھر مجھے تمہاری کال کا انتظار کرنا پڑے گا۔ بہرحال جو کرنا ہے جلدی کرو۔ میرے لئے عمران کا ہلاک ہونا بے حد ضروری ہے۔ سنا تم نے۔'' ــــــ مادام ریڈ نے غراتے ہوئے کہا۔

''یس مادام۔ میں سمجھ سکتا ہوں۔'' ــــــ دوسری طرف سے ماسٹر ڈوشر نے کہا۔

''اوکے۔'' ــــــ مادام ریڈ نے کہا اور اس نے دوسری طرف کا جواب سنے بغیر رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر شدید غصے اور پریشانی کے تاثرات تھے۔ عمران پر حملوں کی ناکامی کا سن کر اسے ماسٹر ڈوشر پر بے حد غصہ آ رہا تھا۔ لیکن اب جو ماسٹر ڈوشر نے اسے نئی پلاننگ بتائی تھی اسے سن کر مادام ریڈ کو یقین ہو رہا تھا کہ اگر ماسٹر ڈوشر نے وہی کیا جو اس نے کہا ہے تو عمران اس کے ہاتھوں یقینی طور پر ہلاک ہو جائے گا۔ اب ظاہر ہے مادام ریڈ ماسٹر ڈوشر کی کال آنے کے انتظار کے سوا اور کیا کر سکتی تھی۔ جس نے کہا تھا کہ اس کی اگلی کال

مثبت اور کامیابی کی یقینی فائنل کال ہو گی۔ تب تک مادام ریڈ نے سوچا کہ اسے اس لڑکی سے بات کر لینی چاہیے جسے ریڈ کیٹس اٹھا کر لائی تھیں۔ یہ سوچ کر وہ کمرے سے نکل گئی۔

صالحہ کو ہوش آیا تو اس نے خود کو ایک کمرے میں قید پایا۔ اس کے ہاتھ پیر رسیوں سے بندھے ہوئے تھے اور وہ زمین پر پڑی تھی۔ اس کمرے میں لکڑی کی ایک بڑی سی الماری کے علاوہ اور کچھ نہیں تھا۔ اس کے ہاتھ پاؤں اس قدر مضبوطی سے بندھے ہوئے تھے کہ وہ ادھر ادھر لڑھکنے کے اور کچھ نہیں کر سکتی تھی۔ کمرے کا ایک ہی دروازہ تھا جو بند تھا۔ دیوار پر ایک ٹیوب لائٹ روشن تھی۔

صالحہ چند لمحے خالی خالی نظروں سے اس ٹیوب لائٹ کو دیکھتی رہی پھر جیسے ہی اس کے ذہن سے دھند چھٹی اسے تمام واقعات یاد آگئے کہ اس کے ساتھ کیا ہوا تھا۔ صالحہ پریشان ہو رہی تھی کہ وہ نجانے کس جگہ ہے۔ البتہ اسے اس بات کا ضرور اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ اس وقت ریڈ کیٹس کی قید میں ہے جو اسے بے ہوش کر کے اپنے ساتھ ہی لے آئی تھیں۔

صالحہ ابھی انہی باتوں پر غور کر رہی تھی کہ اچانک کمرے کا دروازہ کھلا اور وہ دو لڑکیاں اندر آگئیں۔ یہ وہی لڑکیاں تھیں جن کا وہ تعاقب کر رہی تھی۔ اس بار ان کے جسموں پر دوسرے لباس تھے اور ان لباسوں پر سرخ بلیوں والا کوئی نشان نہیں تھا۔ ایک لڑکی کے ہاتھ میں پلاسٹک کی کرسی تھی۔

''اسے ہوش آ گیا ہے۔ چلو یہ اچھا ہوا ہے۔ اسے اٹھا کر کرسی پر بٹھا دو۔''۔۔۔ ایک لڑکی نے دوسری سے مخاطب ہو کر کہا تو وہ لڑکی آگے بڑھی اور اس نے پلاسٹک کی کرسی صالحہ کے قریب رکھ دی۔ پھر اس نے جھک کر صالحہ کو کاندھوں سے پکڑ کر اٹھایا اور اسے کرسی پر بٹھا دیا۔ صالحہ غور سے ان دونوں لڑکیوں کو دیکھ رہی تھی۔

''جاؤ ماریہ۔ جا کر مادام کو بلا لاؤ۔''۔۔۔ ایک لڑکی نے دوسری سے مخاطب ہو کر کہا تو دوسری لڑکی جو ماریہ تھی اثبات میں سر ہلا کر وہاں سے چلی گئی۔

''کون ہو تم اور مجھے یہاں کیوں باندھا گیا ہے۔''۔۔۔ صالحہ نے لڑکی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''مادام یہاں آ رہی ہیں۔ تمہارے سوال کا وہی جواب دیں گیں۔''۔۔۔ لڑکی نے کہا۔

''مادام۔ کون مادام۔''۔۔۔ صالحہ نے جان بوجھ کر حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

''ابھی آئیں گی تو دیکھ لینا۔''۔۔۔ لڑکی نے کہا۔

"تو تم مجھے کچھ نہیں بتاؤ گی ۔"۔۔۔۔ صالحہ نے کہا۔

"نہیں ۔"۔۔۔۔ لڑکی نے کہا۔

"اپنا نام تو بتا دو۔"۔۔۔۔ صالحہ نے کہا۔

"کیوں۔ میرا نام جان کر کیا کرو گی تم۔"۔۔۔۔ لڑکی نے اسے گھور کر کہا۔

"کبھی کبھار جان پہچان اچھی ہوتی ہے ۔"۔۔۔۔ صالحہ نے مسکرا کر کہا۔

"ہونہہ۔ جان پہچان ۔"۔۔۔۔ لڑکی نے منہ بنا کر کہا۔ اسی لمحے ایک خوبصورت لڑکی وہاں آ گئی۔ اسے دیکھ کر وہاں موجود لڑکی کے چہرے پر مؤدبانہ پن کے تاثرات نمایاں ہو گئے۔

"تو یہ ہے وہ لڑکی جس کی ساتھی نے تم پر حملہ کیا تھا" آنے والی لڑکی نے کہا۔

"یس مادام۔ یہ ہمارا تعاقب کر رہی تھی اس لئے ہم اسے اٹھا کر یہاں لے آئی ہیں ۔"۔۔۔۔ لڑکی نے مودبانہ انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"دیکھو لڑکی۔ میں تم سے جو پوچھوں اس کا صحیح صحیح جواب دینا۔ اگر تم نے کچھ چھپانے اور جھوٹ بولنے کی کوشش کی تو تمہارا انجام بے حد بھیانک ہوگا ۔"۔۔۔۔ مادام نے آگے بڑھ کر صالحہ کو تیز نظروں سے گھورتے ہوئے بڑے کرخت لہجے میں کہا۔

"مم۔ میں سچ بولوں گی ۔"۔۔۔۔ صالحہ نے جان بوجھ کر خوف

بھرے لہجے میں کہا۔

"گڈ۔ تمہارے حق میں یہی بہتر ہوگا ۔"۔۔۔۔ مادام نے کہا۔

"یہ کون سی جگہ ہے۔ مجھے یہاں اس طرح باندھ کر کیوں رکھا گیا ہے ۔"۔۔۔۔ صالحہ نے اسی طرح خوف بھرے لہجے میں کہا جیسے وہ یہاں کے ماحول سے واقعی خوفزدہ ہو رہی ہو۔

"شٹ اپ۔ میں یہاں تمہارے کسی سوال کا جواب دینے نہیں آئی۔ دوبارہ سوال مت کرنا ورنہ میں تمہارے خوبصورت چہرے کو اپنے ناخنوں سے نوچ کر تمہیں اس قدر بدشکل بنا دوں گی کہ کوئی تمہاری شکل بھی دیکھنے کو روا دار نہیں ہوگا ۔"۔۔۔۔ مادام نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ نن۔ نہیں نہیں۔ تت۔ تم جو کہو گی میں وہی کروں گی۔" صالحہ نے خوفزدہ ہونے کی شاندار اداکاری کرتے ہوئے کہا۔

"گڈ اب اپنے بارے میں بتاؤ۔ کون ہو تم ۔"۔۔۔۔ مادام نے کہا۔

"مم۔ میرا نام عائشہ ہے۔ عائشہ فقیر حسین ۔"۔۔۔۔ صالحہ نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

"تم ریڈکیٹس کے بارے میں کیا جانتی ہو ۔"۔۔۔۔ مادام نے پوچھا۔

"ریڈ کیٹس۔ کیا مطلب۔ کون ریڈ کیٹس ۔"۔۔۔۔ صالحہ نے حیران ہو کر کہا۔

"زیادہ انجان بننے کی کوشش مت کرو لڑکی۔ تمہاری ساتھی نے

ہمیں باقاعدہ ریڈ کیٹس کہہ کر پکارا تھا۔'' ——— دوسری لڑکی نے جس کا نام ریٹا تھا صالحہ کو تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

''میری ساتھی نے تمہیں ریڈ کیٹس کہا تھا۔ کیوں۔'' ——— صالحہ نے اور زیادہ انجان پن کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا۔

''تم نے ان کا تعاقب کیوں کیا تھا۔'' ——— مادام ریڈ نے غراتے ہوئے کہا۔

''انہوں نے میری ساتھی کو خنجر مار دیا تھا۔ وہ میری بیسٹ فرینڈ تھی۔ اسے خنجر مار کر یہ بھاگ نکلی تھیں۔ میں ان سے انتقام لینے اور انہیں پولیس کے حوالے کرنے کے لئے ان کے پیچھے آ گئی تھی۔'' صالحہ نے بات بناتے ہوئے کہا۔

''بہت خوب۔ انہوں نے تمہاری ساتھی کو خنجر مار دیا تھا اور تم اسے زخمی حالت میں وہیں چھوڑ کر ان کے پیچھے آ گئی تھی۔ بے وقوف کسی اور کو بناؤ عائشہ۔ میں تمہارے منہ سے سچ جاننا چاہتی ہوں۔ بالکل سچ۔'' ——— مادام نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''مم۔ میں سچ کہہ رہی ہوں مادام۔'' ——— صالحہ نے کہا۔

''لگتا ہے تمہیں اپنی زندگی پیاری نہیں ہے۔ ریٹا۔'' ——— مادام نے پہلے صالحہ سے اور پھر ساتھ موجود لڑکی سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یس مادام۔'' ——— ریٹا نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

''یہ اس طرح زبان نہیں کھولے گی۔ تم بی ایٹ لے آؤ۔ پھر دیکھتی ہوں۔ یہ کیسے زبان نہیں کھولتی۔'' ——— مادام نے غراتے

ہوئے کہا تو ریٹا نے اثبات میں سر ہلایا اور کونے میں موجود لکڑی کی الماری کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

''دیکھو لڑکی۔ اب بھی وقت ہے مجھے سب کچھ بتا دو۔ اگر تمہیں بی ایٹ لگ گیا تو تمہارا اس قدر بھیانک حشر ہو گا جس کا تم تصور بھی نہیں کر سکتی۔'' ——— مادام نے صالحہ سے مخاطب ہو کر کہا۔

''جس بات کا تصور ہی نہ کیا جا سکے۔ پھر اس کا ڈر کیسا۔'' صالحہ نے مسکرا کر کہا تو مادام کے ہونٹوں پر بے اختیار زہر انگیز مسکراہٹ ابھر آئی۔

''اب آئی ہو نہ لائن پر۔ اب کہاں گیا تمہارا خوف، تمہارا ڈر۔'' مادام نے کہا۔

''پتہ نہیں۔ شاید ادھر ادھر چلا گیا ہو گا کہیں۔'' ——— صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''بہت زیادہ سمارٹ بننے کی کوشش کر رہی ہو تم۔ بہرحال دیکھتی ہوں تم کب تک اس طرح ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کرتی ہو۔'' ——— مادام ریڈ نے غرا کر کہا۔ اسی لمحے ریٹا الماری سے ایک سرنج لے آئی جس میں ہلکے زرد رنگ کا محلول بھرا ہوا تھا۔

''مادام۔'' ——— ریٹا نے مادام سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ہاں۔ لگا دو اسے انجکشن۔'' ——— مادام نے غور سے صالحہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ جیسے وہ صالحہ کے تاثرات جاننا چاہتی ہو۔ ریٹا نے اثبات میں سر ہلایا اور صالحہ کی طرف بڑھی۔ اسی لمحے باہر سے تیز

تیز قدموں کی آواز سنائی دی تو مادام کے ساتھ ریٹا بھی چونک پڑی۔ اسی لمحے دوسری لڑکی اندر داخل ہوئی۔ یہ وہی لڑکی تھی جو مادام کو بلانے گئی تھی۔

''مارسی۔ کیوں آئی ہو۔''—— مادام نے اس کی طرف مڑتے ہوئے غصے سے کہا۔

''مادام۔ ایچ کیو سے کال آ رہی ہے۔''—— آنے والی لڑکی مارسی نے مودبانہ لہجے میں کہا تو مادام بے اختیار چونک پڑی۔

''اوہ۔ ٹھیک ہے۔ ریٹا ابھی رک جاؤ۔ میں تھوڑی دیر بعد آ کر اسے اپنی آنکھوں کے سامنے انجکشن لگواؤں گی۔''—— مادام نے کہا تو ریٹا اثبات میں سر ہلا کر پیچھے ہٹ گئی۔ مادام مڑی اور دروازے کی طرف بڑھنے لگی۔

''تم دونوں بھی باہر آ جاؤ اور جا کر کیٹی کو بلا کر لاؤ۔ مجھے اس سے ضروری بات کرنی ہے۔''—— مادام نے کہا تو ان دونوں نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر وہ دونوں بھی مادام کے پیچھے چلتی ہوئیں کمرے سے نکلتی چلی گئیں۔ ریٹا نے انجکشن پر کیپ چڑھا کر اسے اپنی جیب میں رکھ لیا تھا۔

صالحہ اس بات سے مطمئن ہوگئی تھی کہ مادام ریڈا سے کسی بھی قسم کا انجکشن نہیں لگا سکی تھی اور وہ اس سے یہ بھی نہیں جان سکی تھی کہ اس کا تعلق کس سرکاری ایجنسی سے ہے۔ اگر اچانک مادام ریڈ کی ایچ کیو یعنی ہیڈ کوارٹر سے کال نہ آ جاتی تو وہ نہ جانے اس پر کس قدر تشدد کرتی

اور اس بی ایٹ انجکشن لگنے کے بعد اس کا کیا حشر ہوتا مگر اللہ تعالیٰ نے اسے ایک موقع مہیا کر دیا تھا جس کا وہ بھرپور فائدہ اٹھانا چاہتی تھی۔ اس نے اپنے جسم کو آگے جھکایا اور گھٹنوں کے بل زمین پر آ گئی۔ پھر اس کے عقب میں بندھے ہوئے ہاتھ تیزی سے حرکت میں آئے اور وہ دونوں ہاتھوں کو آگے پیچھے کرتی ہوئی رگڑنے لگی۔ وہ رسیوں کو اس انداز میں جھٹکے دے رہی تھی کہ رسی کی گرفت نرم ہو جائے۔ تھوڑی سی کوشش کے بعد وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوگئی۔ مسلسل جھٹکے لگنے سے رسی قدرے ڈھیلی ہوگئی تھی۔ صالحہ نے اپنی کوشش اور تیز کر دی اور پھر تھوڑی سی اور کوشش کر کے وہ اپنا ایک ہاتھ رسیوں سے نکالنے میں کامیاب ہوگئی۔ اس نے دونوں ہاتھ سیدھے کئے اور دوسرے ہاتھ کی رسیاں اتار کر ایک طرف پھینک دیں اور پھر اس نے جلدی جلدی اپنے پیروں کی رسیاں کھولنی شروع کر دیں۔ رسیوں سے آزاد ہو کر وہ کھڑی ہوگئی۔ اس نے چند لمحے اپنے جسم کو ہلایا جلایا تا کہ بندشوں کی وجہ سے اس کے خون کی روانی میں جو سستی پیدا ہوگئی تھی وہ بحال ہو سکے۔ جب وہ چاق و چوبند ہوگئی تو وہ تیزی سے دروازے کی طرف بڑھی جسے جاتے جاتے کیٹس بند کر گئی تھیں۔

صالحہ نے دروازے کو جھٹکے سے کھولنا چاہا مگر دروازہ باہر سے لاک تھا۔ دروازہ فولادی تھا۔ صالحہ غور سے دروازے کا جائزہ لینے لگی۔ اس نے کچھ سوچ کر اپنے لباس کی خفیہ جیب میں ہاتھ ڈالا اور پھر اس کی آنکھوں میں بے اختیار چمک آ گئی۔ ریڈ کیٹس نے شاید اس کی

بیرونی جیبوں کی تلاشی لی تھی۔ خفیہ جیب تک ان کے ہاتھ نہیں پہنچے تھے۔ صالحہ نے خفیہ جیب سے ایک چھوٹا سا بٹن نکالا یہ سیاہ رنگ کا بے حد چھوٹا سا بٹن تھا۔ صالحہ نے اس بٹن کو دو انگلیوں سے پریس کیا تو اچانک اس کا رنگ ہلکا سرخ ہو گیا۔ صالحہ نے جلدی سے اس بٹن کو دروازے کے کی ہول پر رکھا اور پھر ناخن کی ہلکی سی ضرب لگا کر اسے کی ہول میں دھکیل دیا۔ چند لمحوں بعد لاک سے ہلکا سا دھواں نکلا اور پھر لاک سرخ ہو کر کسی موم کی طرح پگھلنے لگا۔ تھوڑی ہی دیر میں سارا لاک پگھل گیا تو صالحہ آگے بڑھی اور اس نے دروازے کو دھکیلا تو اس بار وہ آسانی سے کھل گیا۔ صالحہ نے نہایت آہستگی سے دروازہ کھولا اور درروازے سے سر نکال کر باہر دیکھنے لگی۔ باہر ایک طویل راہداری تھی جو خالی تھی۔ راہداری کے اختتام پر ایک برآمدہ سا بنا ہوا تھا۔ صالحہ قدموں کی آواز نکالے بغیر تیزی سے اس برآمدے کی طرف بڑھنے لگی۔ پھر جیسے ہی وہ برآمدے تک پہنچی ۔ اچانک دائیں طرف سے اس کے پہلو میں کسی کی زوردار لک لگی اور صالحہ جھٹکا کھا کر اچھلی اور فرش پر گرتی چلی گئی۔ وہ گرتے ہی پلٹی تو اسے ریتا دکھائی دی۔ اس سے پہلے کہ صالحہ کچھ سمجھتی ریتا نے اچانک اس پر چھلانگ لگا دی اور صالحہ پر چھاتی چلی گئی۔

صالحہ نے جیسے ہی ریتا کو خود پر آتے دیکھا اس کی ٹانگیں یک لخت سکڑیں اور دوسرے لمحے اس نے ریتا کو دونوں پیروں سے اوپر اچھال دیا۔ اسے اچھالتے ہی وہ کروٹ بدل کر تیزی سے اٹھ کھڑی

ہوئی۔ ریتا جو گر گئی تھی اسے اٹھتے دیکھ کر وہ غراتی ہوئی اٹھی۔

”تم یہاں سے بچ کر نہیں جا سکتی۔“ —— ریتا نے غراتے ہوئے کہا۔

”تم مجھے روکو گی ۔“ —— صالحہ نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

”ہاں ۔“ —— ریتا نے غرا کر کہا اور پھر اس نے اچانک اچھل کر اور نہایت تیزی سے صالحہ پر پھر حملہ کر دیا۔ اس نے صالحہ کے قریب آتے ہی اپنے جسم کو گھمایا اور صالحہ کی گردن پکڑ کر اسے زور سے آگے کی طرف دھکیل دیا۔ صالحہ کو ایک لمحے کے لئے یوں لگا جیسے اس کی گردن کسی آہنی شکنجے میں آ گئی ہو۔ اس کے ذہن میں یکلخت چونٹیاں سی رینگ گئیں۔ اس نے جھٹکا مار کر ریتا کی گرفت سے اپنی گردن چھڑانے کی کوشش کی مگر کامیاب نہ ہو سکی۔ ریتا نے عقب سے دونوں ہاتھوں سے اس کی گردن پکڑ لی تھی اور صالحہ کو بے اختیار اپنا دم گھٹتا ہوا محسوس ہونے لگا۔

پھر جان بچانے کے اضطراری عمل کے تحت اس نے سر کو پیچھے جھٹکا دیا تو اس کا سر پیچھے کھڑی ریتا کی ناک سے ٹکرا گیا۔ ریتا کے حلق سے دبی دبی چیخ نکلی ۔ وہ صالحہ کی گردن چھوڑ کر لڑکھڑا کر جیسے ہی پیچھے ہٹی صالحہ یک لخت اچھلی اور پھر اس کی گھومتی ہوئی لات پوری قوت سے ریتا کے کاندھے پر پڑی۔ ریتا اچھلی اور دائیں طرف جا گری۔ مگر گرتے ہی اس نے صالحہ کی ٹانگوں پر زور سے اپنی لات مار دی۔ صالحہ

اچھلی اور دھب سے نیچے آ گری۔ ریٹا نے تڑپ کر صالحہ کی گردن پر کھڑی ہتھیلی کا وار کرنا چاہا مگر صالحہ بجلی کی سی تیزی سے کروٹ بدل گئی۔ ریٹا کی کھڑی ہتھیلی زمین پر پڑی تو اس کے چہرے پر تکلیف کے آثار نمودار ہو گئے۔ اسی لمحے صالحہ نے اپنے جسم کو تیزی سے گھمایا اور پھر اس کا پیر پوری قوت سے ریٹا کی کنپٹی پر پڑا۔ ریٹا کے حلق سے ایک زوردار چیخ نکلی۔ اس نے اضطراری طور پر ہاتھ بڑھا کر صالحہ کو پکڑنا چاہا مگر صالحہ نے اس کی کنپٹی پر ایک اور وار کر دیا۔ ریٹا کا جسم ایک لمحے کے لئے پھڑکا اور پھر اس کے ہاتھ پیر سیدھے ہوتے چلے گئے۔

ریٹا کو بے ہوش ہوتے دیکھ کر صالحہ اٹھی اور پھر تیزی سے برآمدے میں بھاگتی چلی گئی۔ سامنے ایک بڑا سا پھاٹک تھا۔ صالحہ برق رفتاری سے پھاٹک کی طرف بڑھی ہی تھی کہ اچانک تڑتڑاہٹ کی آواز کے ساتھ کئی گولیاں اس کے قریب سے گزرتی چلی گئیں۔ شاید برآمدے میں پہلے سے ہی کوئی کیٹ موجود تھی۔ جس نے اسے بھاگتے دیکھ لیا تھا اور اس پر فائرنگ کر دی تھی۔

''وہیں رک جاؤ۔ ورنہ گولیوں سے بھون دوں گی۔''۔۔۔ صالحہ نے ایک کڑکتی ہوئی آواز سنی۔ مگر صالحہ نے بھاگتے بھاگتے اچانک ایک اونچی چھلانگ لگائی اور اس کے دونوں ہاتھ پھاٹک کے اوپری حصے پر آ جمے۔ ایک بار پھر فائرنگ ہوئی مگر اس وقت تک صالحہ نے قلابازی کھائی اور اس کا جسم قلابازی کھا کر پھاٹک کے دوسری طرف

آ گیا۔ دوسری طرف آتے ہی صالحہ نے ہاتھ چھوڑ دیئے اور وہ یکلخت باہر آ گری۔ اندر سے فائرنگ اور پھر بھاگتے قدموں کی آواز سن کر صالحہ تڑپ کر اٹھی اور سڑک کے دائیں طرف بھاگتی چلی گئی۔ باہر خاصا اندھیرا تھا۔ سڑک بالکل سنسان تھی۔ وہ بے تحاشہ بھاگ رہی تھی۔ ابھی وہ تھوڑی ہی دور گئی ہو گی کہ اچانک عمارت کا گیٹ کھلا اور اس میں سے ایک کار نکل آئی۔ کار میں دو کیٹس موجود تھیں جن میں سے ایک ڈرائیونگ سیٹ پر تھی جبکہ دوسری سائیڈ والی سیٹ پر بیٹھی تھی۔ اس کے ہاتھ میں مشین گن تھی۔ اندھیرے میں انہوں نے صالحہ کو سڑک پر دور بھاگتے دیکھا تو انہوں نے کار موڑی اور پھر صالحہ کے پیچھے کار تیزی سے دوڑنے لگی۔ کار کی ہیڈ لائٹس آن تھیں۔ جیسے ہی صالحہ پر کار کی لائٹ پڑی صالحہ نے یکلخت دائیں طرف چھلانگ لگائی اور ایک رہائشی عمارت کی دیوار کی طرف آ کر ایک دوسری گلی میں آ گئی اور بے تحاشہ بھاگنے لگی۔ ادھر کار برق رفتاری سے اس کی طرف دوڑی چلی آ رہی تھی۔ صالحہ ایک اور تنگ سی گلی میں مڑی اور بھاگنے لگی۔ پھر وہ جیسے ہی گلی کے اختتام پر آئی۔ اچانک وہ کار اس گلی کے کنارے پر آ رکی اور پھر فضا مشین گن کی تیز اور خوفناک ریٹ ٹیٹ کی آوزوں سے گونج اٹھی۔

گاڑی میں کیٹی موجود تھی۔ اس نے صالحہ پر نظر پڑتے ہی اس پر فائرنگ کر دی تھی۔ لیکن صالحہ فوراً دائیں طرف غوطہ لگا گئی اور ایک کوٹھی کے پلر کی آڑ میں آ گئی۔ پلر کی آڑ میں آنے کی وجہ سے وہ گولیوں کی

بوچھاڑ سے بچ گئی تھی۔

پھر اس نے فائرنگ کے رکنے اور کار کا دروازے کھلنے کی آوازیں سنیں تو صالحہ سمجھ گئی کہ کیٹس اس کے پاس آنے والی ہیں۔ وہ مسلح تھیں جبکہ صالحہ کے پاس کوئی اسلحہ نہیں تھا۔ اس لئے صالحہ کے ذہن میں آندھیاں سی چلنے لگی تھیں۔ اگر وہ پلر کی آڑ سے نکلتی تو کیٹس فوراً اس پر فائرنگ کر دیتیں۔ اگر وہ اسی جگہ رہتی تو کیٹس اس کے سر پر آ پہنچتیں۔ صالحہ بری طرح پھنس چکی تھی۔

اس نے اضطراری نظروں سے ادھر ادھر دیکھا مگر اسے وہاں کوئی جگہ دکھائی نہ دی جہاں وہ چھپ کر ان سے اپنی جان بچا سکتی۔ اسے کیٹس کے قدموں کی آوازیں صاف سنائی دے رہی تھیں۔ وہ بڑی احتیاط کے ساتھ اس طرف آ رہی تھیں۔ گلی میں خاصا اندھیرا تھا۔ صالحہ نے کچھ سوچ کر دیوار کے ساتھ لگ کر پیچھے کھسکنا شروع کر دیا۔ پلر سے باہر آتے ہی اسے دور کیٹس نظر آ ئیں۔

ان دونوں کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں۔ صالحہ چونکہ اندھیرے میں تھی اس لئے وہ اسے نہیں دیکھ پا رہی تھیں۔ صالحہ دیوار کے ساتھ چپکتی ہوئی کوٹھی کی دوسری دیوار کی طرف آ گئی۔ دوسرے لمحے وہ بجلی کی سی تیزی سے پلٹی اور اس نے تیزی سے قدموں کی آواز نکالے بغیر بھاگنا شروع کر دیا۔ آگے جا کر وہ بائیں طرف مڑی مگر پھر جیسے اسے کوئی خیال آیا۔ وہ پلٹی اور اس نے دائیں طرف بھاگنا شروع کر دیا۔

چند ہی لمحوں میں وہ ایک دوسری گلی سے نکل کر اس سڑک پر

آ گئی جہاں کیٹس کی کار کھڑی تھی۔ صالحہ تیزی سے کار کی طرف بڑھی۔ وہ جھکے جھکے انداز میں چلتی ہوئی کار کے پاس آ گئی۔ اس نے کار کی آڑ سے گلی میں جھانکا۔ مگر اندھیرے کی وجہ سے اسے کیٹس دکھائی نہ دیں۔ وہ شاید اس کی تلاش میں کافی آگے چلی گئی تھیں۔

کار کا انجن اسٹارٹ تھا اور اس کی ہیڈلائٹس بھی جل رہی تھیں۔ وہ دونوں شاید جلدی میں کار سے نکلی تھیں۔ انہوں نے نہ لائٹس آف کی تھیں اور نہ کار کا انجن بند کیا تھا۔ یہ صالحہ کے لئے بہت اچھا موقع تھا۔ اس نے فوراً دوسری طرف کا دروازہ بڑی احتیاط سے کھولا اور پھر وہ کار میں رینگ گئی۔ اسی لمحے اسے گلی میں بھاگتے قدموں کی آوازیں سنائی دیں۔ شاید انہیں خیال آ گیا تھا کہ کہیں صالحہ دوسری گلی سے گھوم کر ان کی کار کی طرف نہ آ جائے مگر انہیں دیر بعد خیال آیا تھا۔ صالحہ کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ چکی تھی۔

پھر اس نے کلچ دبا کر گیئر لگایا اور زور سے ایکسلیٹر پر دباؤ ڈال دیا۔ دوسرے لمحے کار یوں اچھلی جیسے ابھی اڑ کر کسی جہاز کی طرح فضا میں بلند ہو جائے گی۔ اسی لمحے گلی سے تیز فائرنگ کی آوازیں سنائی دیں۔ مگر اتنی دیر میں صالحہ کار لے کر گلی کے سرے سے ہٹ چکی تھی۔ صالحہ نے کمال مہارت کا مظاہرہ کرتے ہوئے کار کو سنبھالا اور پھر اس کی کار تیزی سے سڑک پر دوڑتی چلی گئی۔

اور پھر راستہ دیکھتی ہوئی وہ تیزی سے اس علاقے سے باہر نکل گئی۔ اب وہ مطمئن تھی۔ کیٹس اس کے تعاقب میں نہیں آ سکتی تھیں۔

یہ صالحہ کی خوش قسمتی ہی تھی کہ وہ اپنی ہمت سے موت کے منہ سے نکل آئی تھی۔

مختلف سڑکوں سے ہوتے ہوئے اس نے ایک چوک پر کار روکی اور پھر کار سے نکل آئی۔ اس نے کار کا نمبر نوٹ کیا اور پھر پیدل چلتی ہوئی ایک گلی میں داخل ہوگئی۔ دو تین گلیاں گھوم کر وہ دوسری سڑک پر آئی۔ اس طرف ٹریفک آجا رہی تھی۔ صالحہ نے سڑک کے کنارے ایک ٹیکسی کھڑی دیکھی تو وہ تیزی سے اس ٹیکسی کی طرف بڑھ گئی اور پھر وہ ٹیکسی کا پچھلا دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گئی۔ ڈرائیور نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔

"یس مس۔"۔۔۔۔ ڈائیور نے حیرت سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ویسٹرن کالونی۔"۔۔۔۔ صالحہ نے کہا تو ڈرائیور نے اثبات میں سر ہلایا اور ٹیکسی سٹارٹ کر کے آگے بڑھا دی۔

صالحہ نے مختلف جگہوں پر دو ٹیکسیاں بدلیں اور پھر وہ اپنے فلیٹ میں آگئی۔ فلیٹ میں آ کر اس نے سکون کا سانس لیا اور پھر وہ ڈرائینگ روم کے صوفے پر یوں دھم سے بیٹھ گئی جیسے وہ بری طرح سے تھک گئی ہو۔

چند لمحے وہ بیٹھی حالات اور واقعات پر غور کرتی رہی۔ وہ ریڈ کیٹس کے عارضی ہیڈ کوارٹر سے نکل آئی تھی۔ اس نے وہ عمارت دیکھ لی تھی اور چونکہ اس نے مادام ریڈ کو بھی دیکھ لیا تھا اس لئے اس نے

سوچا کہ اسے فوراً چیف کو رپورٹ دے دینی چاہیے۔ ویسے بھی وہ جولیا کے بارے میں جاننے کے لئے بے قرار ہو رہی تھی کہ اس کے ساتھ کیا ہوا تھا۔ اسے فوری طبی امداد ملی بھی تھی یا نہیں۔ یہ سوچ کر وہ اٹھی اور پھر ایک کمرے میں آگئی۔ اس نے میز پر پڑا فون اٹھایا اور کرسی پر بیٹھ گئی۔ فون اس نے گود میں رکھا اور چیف کے نمبر پریس کرنے لگی۔

"ایکسٹو۔"۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایکسٹو کی مخصوص غراہٹ بھری آواز سنائی دی۔

"صالحہ بول رہی ہوں چیف۔"۔۔۔۔ صالحہ نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"کہاں سے بول رہی ہو تم۔"۔۔۔۔ دوسری طرف سے ایکسٹو کی آواز سنائی دی۔

"میں اپنے فلیٹ میں ہوں چیف۔"۔۔۔۔ صالحہ نے کہا۔

"فلیٹ سے۔ اوہ۔ تو تم ریڈ کیٹس کی گرفت سے نکل آئی ہو۔ ویل ڈن صالحہ۔"۔۔۔۔ دوسری طرف سے ایکسٹو نے کہا تو اس کی باخبری پر صالحہ حیران رہ گئی۔ وہ یہ سوچ رہی تھی کہ ایکسٹو ابھی اصل حالات سے بے خبر ہوگا۔ زیادہ سے زیادہ جولیا نے ان ریڈ کیٹس کے بارے میں بتایا ہوگا۔ مگر ایکسٹو نے اس سے ریڈ کیٹس کی گرفت سے نکلنے کی جو بات کی تھی وہ واقعی حیران کن تھی۔ اسے کیسے معلوم ہوا تھا کہ وہ ریڈ کیٹس کی گرفت میں تھی۔

"یس چیف۔ میں ان کی گرفت سے نکل آئی ہوں۔ مگر۔" صالحہ

نے کہا۔

''تم شاید یہ جاننا چاہتی ہو کہ مجھے کیسے معلوم ہوا کہ تم ریڈ کیٹس کے قبضے میں تھی۔''۔۔۔ دوسری طرف سے ایکسٹو نے کہا تو صالحہ اور زیادہ حیران رہ گئی کیونکہ ایکسٹو نے واقعی جیسے اس کے دل کی بات جان لی تھی۔

''یس۔ یس سر۔''۔۔۔ صالحہ نے کہا۔

''تم جس کار میں ریڈ کیٹس کے تعاقب میں گئی تھی۔ وہ کار شمالی پہاڑیوں کے پاس عمران کو مل گئی تھی۔ وہاں ایسے آثار موجود تھے جیسے کسی نے تم پر حملہ کیا ہو۔ جس سے عمران نے اندازہ لگا لیا تھا کہ ریڈ کیٹس نے تمہیں بے ہوش کر کے اغوا کر لیا ہے اور ریڈ کیٹس کے بارے میں مجھے جولیا نے بتا دیا تھا کہ تم انہی کے تعاقب میں گئی تھی۔'' دوسری طرف سے ایکسٹو نے کہا تو صالحہ ایک طویل سانس لے کر رہ گئی۔

''اوہ۔ اب مس جولیا کیسی ہیں چیف۔''۔۔۔ صالحہ نے پوچھا۔

''پولیس نے اسے زخمی حالت میں ایک قریبی ہسپتال میں پہنچا دیا تھا جہاں سے میں نے اسے فوراً فاروقی ہسپتال میں ٹرانسفر کرا دیا تھا۔ اس کی حالت اب کافی بہتر ہے۔ بر وقت طبی امداد ملنے سے اس کی جان بچ گئی تھی۔ پھر ہوش میں آ کر اس نے مجھے کال کر کے تمام تفصیل بتا دی تھی۔

''تھینک گاڈ۔ میں مس جولیا کی وجہ سے بے حد پریشان تھی۔''

صالحہ نے کہا اور پھر اس نے ایکسٹو کو خود پر بیتنے والے تمام حالات سے آگاہ کرنا شروع کر دیا۔ ریڈ کیٹس کی رہائش گاہ اور اس کار کا نمبر بھی اس نے ایکسٹو کو بتا دیا جس میں وہ اپنی جان بچا کر آئی تھی۔

''اوکے۔ اب تم آرام کرو۔ مجھے جب تمہاری ضرورت ہوگی میں تمہیں کال کر لوں گا۔ اور سنو۔ اب تم بغیر میک اپ کے باہر نہیں نکلو گی۔''۔۔۔ ایکسٹو نے اسے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

''یس چیف۔''۔۔۔ صالحہ نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے مودبانہ لہجے میں کہا۔

''اوکے۔''۔۔۔ ایکسٹو نے کہا اور پھر رابطہ ختم ہوگیا۔ صالحہ نے رسیور کریڈل پر رکھا اور پھر ایک طویل سانس لے کر اس نے کرسی کی پشت سے ٹیک لگائی اور آنکھیں بند کر لیں۔

عمران نے کار گرین کلب کی پارکنگ میں روکی اور کار کا انجن بند کر کے دروازہ کھول کر باہر آ گیا۔ اسے کار سے نکلتے دیکھ کر سائیڈ والی سیٹ پر بیٹھے ہوئے ٹائیگر نے بھی دروازہ کھولا اور وہ بھی کار سے نکل آیا اور پھر وہ دونوں پارکنگ سے باہر جانے والے راستے کی طرف قدم اٹھانے لگے۔

عمران نے دیہی فارم میں جن بدمعاشوں کو ہلاک کیا تھا۔ اس کے بارے میں فلیٹ میں آ کر عمران نے فوراً ٹائیگر سے رابطہ کیا تھا اور اسے ان بدمعاشوں کے حلیے بتا کر ان کے بارے میں پوچھا تو ٹائیگر نے فوراً ان سے ایک بدمعاش کو شناخت کر لیا تھا۔ اس نے عمران کو بتایا تھا کہ اس بدمعاش کا نام رابرٹ تھا اور اس کا تعلق ماسٹر گروپ سے تھا۔ جسے وہ اچھی طرح سے جانتا تھا۔ عمران نے ٹائیگر سے ماسٹر گروپ کے بارے میں تفصیلات پوچھیں تو ٹائیگر نے اسے ماسٹر ڈوشر،

اس کے کلب اور اس کے گروپس کے بارے میں بھی تفصیلات بتا دیں جو مختلف نوعیت کے جرائم کرتے تھے۔

عمران نے ٹائیگر کو اپنے فلیٹ میں بلایا اور پھر وہ فلیٹ سے باہر سڑک پر آ گیا۔ اس نے چہرے پر ہلکا پھلکا میک اپ کر رکھا تھا۔ تھوڑی ہی دیر میں ٹائیگر اپنی کار میں وہاں پہنچ گیا تو عمران نے اسے دوسری سیٹ پر جانے کا کہا اور پھر اس کے بیٹھتے ہی وہ خود ڈرائیونگ سیٹ پر آ گیا۔ ٹائیگر کے چہرے پر بھی میک اپ تھا۔

عمران کار مختلف سڑکوں پر دوڑاتا ہوا تھوڑی ہی دیر میں گرین کلب پہنچ گیا۔ رات کا وقت تھا۔ کلب کا ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ وہاں کوئی شریف آدمی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ ہال میں شراب اور منشیات کی ملی جلی ناگوار سی بو پھیلی ہوئی تھی۔ عمران سیدھا کاؤنٹر کی طرف بڑھتا چلا گیا جہاں ایک طاقتور اور لحیم شحیم بدمعاش آدمی کھڑا تیزی سے جام بھر بھر کر سپلائی کر رہا تھا۔ اس کے چہرے پر بے پناہ کرختگی تھی۔ اس کے دائیں گال پر پرانے زخم کا گہرا نشان تھا اور اس نے سبز رنگ کی بنیان پہن رکھی تھی۔ اس نے عمران کی طرف اچٹتی ہوئی نظروں سے دیکھا اور پھر جام بھرنے میں مصروف ہو گیا۔

”ڈوشر کہاں ہے۔“ ـــــ عمران نے کاؤنٹر کے قریب پہنچ کر اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

”کون ڈوشر۔ یہاں کوئی ڈوشر نہیں ہے۔“ ـــــ اس بدمعاش کاؤنٹر مین نے منہ ٹیڑھا کر کے بیزاری سے کہا۔

"میں پوچھ رہا ہوں۔ ڈوشر کہاں ہے۔"——— عمران نے غراتے ہوئے کہا تو وہ چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔ اس کی آنکھیں یکلخت سرخ ہوگئی تھیں جیسے عمران کا انداز اور لہجہ اسے پسند نہ آیا ہو۔

"میں نے کہا نا کہ یہاں کوئی ڈوشر نہیں ہے۔"——— بدمعاش کاؤنٹر مین نے جواباً غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

"بتاؤ۔ جلدی بتاؤ۔ کہاں ہے ڈوشر۔"——— عمران نے اور زیادہ غضبناک لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے اس زور سے کاؤنٹر پر مکا مارا کہ کاؤنٹر پر پڑے کئی جام چھلک گئے۔

"تم تم۔ تمہاری یہ جرات کہ تم گریٹ ڈامبو سے اس انداز میں بات کرو۔"——— اس بدمعاش نے غضبناک لہجے میں کہا۔ ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی شراب کی بوتل عمران کی طرف کھینچ ماری جسے عمران نے فوراً ہوا میں ہی دبوچ لیا اور وہی بوتل اس نے بدمعاش کے پیچھے ریک میں موجود شراب کی بوتلوں پر اس زور سے پھینکی کہ ریک میں پڑی کئی بوتلیں ٹوٹ گئیں اور کئی بوتلیں ریک سے نکل کر نیچے گر پڑیں۔

"آخری بار پوچھ رہا ہوں بتاؤ ڈوشر کہاں ہے۔ ورنہ تم سمیت تمہارے اس سارے کلب کو میں آگ لگا دوں گا۔"——— عمران نے سرد لہجے میں کہا جبکہ عمران کی اس حرکت پر کاؤنٹر مین ڈامبو کی آنکھوں سے جیسے چنگاریاں سی نکلنے لگی تھیں۔ عمران کی زوردار آواز سن

کر ہال میں بیٹھے ہوئے لوگ چونک کر اس کی طرف دیکھنا شروع ہو گئے تھے۔

"ابھی بتاتا ہوں کہ ڈوشر کہاں ہے۔"——— ڈامبو نے غراتے ہوئے کہا۔ اس نے دونوں ہاتھ آگے بڑھائے جیسے وہ عمران کی گردن دبوچنا چاہتا ہو۔ مگر اسی لمحے عمران نے اس کی گردن پکڑ کر اسے اوپر کی طرف جھٹکا دیا تو ڈامبو کا لحیم شحیم جسم اوپر اٹھا اور دھم سے کاؤنٹر پر آگرا۔ اسی لمحے عمران کے ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آئے اور ڈامبو کاؤنٹر پر پھسلتا گلاس اور بوتلیں توڑتا ہوا دوسری طرف جا گرا۔ عمران برق رفتاری سے گرے ہوئے ڈامبو کی طرف لپکا۔ اس کی ٹانگ حرکت میں آئی اور ڈامبو جو اٹھنے کی کوشش کر رہا تھا عمران کی ٹانگ منہ پر کھا کر بری طرح سے چیختا ہوا دوبارہ گر گیا۔ ہال میں جو شور اور قہقہے گونج رہے تھے ڈامبو کی چیخ سن کر یکلخت دم توڑ گئے اور وہ پلٹ پلٹ کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

ڈامبو سر جھٹکتا ہوا اٹھا۔ اس کا چہرہ غصے اور نفرت سے یکلخت سیاہ ہوگیا تھا اور اس کی آنکھوں سے جیسے چنگاریاں سی اڑتی دکھائی دے رہی تھیں۔

"تم نے گریٹ ڈامبو پر ہاتھ اٹھایا ہے۔ اب تم یہاں سے زندہ بچ کر نہیں جاسکتے۔ تمہاری بھیانک موت اب میرے ہاتھوں سے ہی ہوگی۔ گریٹ ڈامبو کے ہاتھوں سے۔"——— ڈامبو نے دھاڑتے ہوئے کہا اور پھر کسی وحشی سانڈ کی طرح ناک سے شوں شوں کی

آوازیں نکالتا ہوا وہ عمران کی طرف آیا۔ اس نے سر جھکا کر عمران کے سینے پر ٹکر مارنے کی کوشش کی مگر عمران کا جسم ذرا سا حرکت میں آیا۔ اس نے ڈامبو کے دائیں طرف آ کر اس کے پہلو میں مکا مارا اور ساتھ ہی اس کی ٹانگوں پر ٹانگ مار کر اسے ایک بار پھر نیچے گرا دیا۔ ڈامبو زمین پر گرتے ہی اچھلا اس نے عمران کی ٹانگیں پکڑنی چاہیں مگر عمران نے اچھل کر دونوں ٹانگیں جوڑ کر اس کے سر پر مار دیں اور ڈامبو گھوم کر چیختا ہوا نیچے گر پڑا۔ اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا عمران اس پر کسی بھوکے عقاب کی طرح جھپٹا۔

وہ ایک لمحے کے لئے جھکا اور پھر طاقتور اور بھاری بھر کم ڈامبو اس کے ہاتھوں پر اٹھتا چلا گیا۔ عمران نے اسے اٹھا کر سر سے بلند کرتے ہوئے اپنے جسم کو گھمایا اور اسے پوری قوت سے گھما کر فرش پر پٹخ دیا۔ کاؤنٹر مین ڈامبو کی کمر فرش سے ٹکرائی اور اس کے حلق سے زور دار اور دردناک چیخ نکلی۔ اس نے ایک بار پھر اٹھنے کی کوشش کی مگر عمران نے زور دار ٹھوکر اس کے سر پر رسید کر دی۔ جس کے نتیجے میں ڈامبو کے ہاتھ پیر سیدھے ہوتے چلے گئے۔ اسی لمحے ہال میں موجود کئی بدمعاش اٹھ کر تیزی سے عمران کی طرف بڑھے۔ مگر اچانک ٹائیگر نے جیب سے مشین پسٹل نکال کر ہاتھ میں لے لیا۔

''وہیں رک جاؤ۔ ورنہ تم سب کو بھون کر رکھ دوں گا۔'' ٹائیگر نے دہاڑتے ہوئے کہا تو بدمعاش اس کی دہاڑ سن کر اور اس کے ہاتھ میں مشین پسٹل دیکھ کر وہیں رک گئے اور ان دونوں کو خونخوار نظروں

سے گھورنے لگے۔ عمران آگے بڑھا اور اس نے آگے بڑھ کر ایک بدمعاش کی گردن پکڑی اور جھٹکے سے اچھال کر نیچے گرا دیا۔ اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا عمران نے اس کی گردن پر اپنا بوٹ رکھ دیا۔ دوسرے لمحے اس نے بوٹ گھمایا تو بدمعاش کے حلق سے خرخراہٹ کی آوازیں نکلنے لگیں اور وہ اس بری طرح سے تڑپنے لگا جیسے اسے کسی آرے سے چیرا جا رہا ہو۔

''بتاؤ۔ کہاں ہے ڈوشر۔ ورنہ میں تمہاری گردن کی ہڈی توڑ دوں گا۔'' ـــــ عمران نے بوٹ پر دباؤ بڑھاتے ہوئے کہا۔

''مم۔ میں نہیں جانتا۔ میں نہیں جانتا۔'' ـــــ اس بدمعاش نے بری طرح سے تڑپتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے عمران نے بوٹ گھمایا تو بدمعاش ایک لمحے کے لئے زور سے پھڑکا اور پھر ساکت ہو گیا۔ اسے ساکت ہوتے دیکھ کر وہاں موجود بدمعاش عمران کو آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنے لگے۔

''بتاؤ۔ میں تم سے پوچھ رہا ہوں۔ ڈوشر کہاں ہے۔ ورنہ تم سب کا بھی میں ایسا ہی حشر کروں گا۔'' ـــــ عمران نے ان بدمعاشوں سے مخاطب ہو کر کہا تو وہ پریشانی کے عالم میں ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے۔

''کون ہو تم اور میرے بارے میں پوچھ کر کیوں اپنی موت کو آواز دے رہے ہو نوجوان۔'' ـــــ اچانک دائیں کونے سے ایک دھاڑتی ہوئی آواز سنائی دی۔ عمران نے گھوم کر دیکھا۔ وہاں ایک اور

لحیم وشحیم اور خوفناک شکل والا آدمی کھڑا تھا۔ جس کا سر گنجا تھا۔ اس کے چہرے پر بے شمار زخموں کے نشانات تھے اور اس کی آنکھیں یوں سرخ ہو رہی تھیں جیسے ان میں خون ہی خون بھرا ہو۔ عمران اس کی طرف بڑھا اور پھر اس کے سامنے جا کر رک گیا۔

''تم ہو ڈوشر۔'' ——— عمران نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے سرد لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ میں ہوں ماسٹر ڈوشر۔ تم کون ہو اور تمہیں اس طرح میرے کلب میں آنے کی جرات کیسے ہوئی۔'' ——— ماسٹر ڈوشر نے اسی طرح دھاڑتے ہوئے کہا۔ دوسرے لمحے ہال تھپڑ کی تیز اور زور دار آواز سے گونج اٹھا۔ عمران نے زور دار تھپڑ ماسٹر ڈوشر کے منہ پر رسید کر دیا تھا جس سے ماسٹر ڈوشر کا منہ دوسری طرف گھوم گیا تھا۔ عمران کو اس طرح ماسٹر ڈوشر کو تھپڑ مارتے دیکھ کر سارے ہال کو یکلخت جیسے سانپ سونگھ گیا ہو۔ میزوں کے گرد بیٹھے ہوئے افراد ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑے ہوئے تھے اور وہ آنکھیں پھاڑ کر عمران اور ماسٹر ڈوشر کو دیکھنے لگے۔

''اور میں یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ کوئی مجھ سے اس طرح اونچی آواز میں بات کرے۔'' ——— عمران نے غراتے ہوئے کہا۔ ماسٹر ڈوشر کا رنگ سیاہ پڑ گیا تھا۔ اس کی آنکھیں اور زیادہ سرخ ہو گئی تھیں اور اس کے ہونٹ نفرت اور غصے سے بری طرح سے پھڑ پھڑانے لگے تھے۔ ہال میں موجود کئی افراد کی آنکھوں میں عمران کے لئے یکلخت

ہمدردی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ جیسے عمران نے ماسٹر ڈوشر کو تھپڑ مار کر اپنی موت یقینی بنالی ہو۔ وہ ماسٹر ڈوشر کی طبیعت سے بخوبی واقف تھے جو اپنے سامنے اونچی آواز میں بات کرنے والے کو بھی ایک لمحے میں گولی مار دیتا تھا اور عمران نے تو اس کے منہ پر تھپڑ مار دیا تھا۔

''کیا نام ہے تمہارا۔'' ——— ماسٹر ڈوشر نے عمران کو آگ اگلتی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ عمران کا ہاتھ گھوما اور ہال ایک بار پھر زور دار تھپڑ کی آواز سے گونج اٹھا۔ عمران نے اس بار اس کے دوسرے گال پر تھپڑ مارا تھا۔

''پھر وہی بات۔ میں نے کہا نا کہ میں کسی کی اونچی آواز برداشت نہیں کر سکتا۔ اپنی آواز دھیمی کرو اور پھر پوچھو کہ میں کون ہوں۔'' عمران نے سرد لہجے میں کہا۔ اس کے دوسرے تھپڑ نے جیسے ماسٹر ڈوشر کے تن بدن میں آگ سی بھر دی تھی۔ اس کا چہرہ غصے نفرت اور اپنے ہی کلب میں اپنے بدمعاشوں کے سامنے اس توہین پر بری طرح بگڑ گیا تھا اور اس کی آنکھوں سے اب شرارے سے نکلنا شروع ہو گئے تھے۔

''تم نے ماسٹر ڈوشر پر ہاتھ اٹھا کر اتنا بڑا جرم کیا ہے نوجوان جس کی سزا صرف اور صرف موت ہے۔ اب یہاں سے تمہاری اور تمہارے ساتھی کی لاش ہی باہر جائے گی اور وہ بھی چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں کی صورت میں۔'' ——— ماسٹر ڈوشر نے زہریلے لہجے میں کہا اور پھر اس نے جملہ ختم کرتے ہی اچھل کر یکلخت عمران پر حملہ کر دیا۔ اس نے برق رفتاری سے عمران کی طرف بڑھ کر عمران کو اپنے چھلیے

ہوئے بازوؤں میں دبوچنے کی کوشش کی مگر عمران نے ٹانگ اٹھا کر اس زور سے اس کی پیٹ میں ماری کہ ماسٹر ڈوشر تیزی سے الٹے قدموں پیچھے گیا اور دیوار سے ٹکرا گیا اور پھر دیوار سے ٹکراتے ہی وہ اچانک کسی فٹ بال کی طرح اچھلا اور اڑتا ہوا عمران کی طرف آیا۔ عمران نے اسے دونوں ہاتھوں پر روکتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھوں کو گردش دی اور ماسٹر ڈوشر کو گھما کر پوری قوت سے کاؤنٹر پر پھینک دیا۔ ماسٹر ڈوشر کی کمر زور سے کاؤنٹر سے ٹکرائی اور وہ کاؤنٹر پر گھسٹتا ہوا کاؤنٹر کے دوسری طرف جا گرا۔

"ڈریگن۔ ان میں سے اگر کوئی حرکت کرے تو اسے بے شک گولی مار دینا۔ میں ماسٹر ڈوشر سے بات کرنا چاہتا ہوں۔ اس سے باتیں کرتے ہوئے میں کسی کی مداخلت ہرگز پسند نہیں کروں گا۔" عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر اونچی اور غراتی ہوئی آواز میں کہا۔

"آپ بے فکر رہیں باس۔ اگر یہ اپنی جگہ سے ایک انچ بھی ہلے تو میں ان سب کو بھون کر رکھ دوں گا۔" ـــــ ٹائیگر نے کرخت لہجے میں کہا۔ اس کی بات سن کر وہاں موجود بدمعاشوں نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ عمران نے جمپ لگایا اور کاؤنٹر کے اوپر سے اڑتا ہوا کاؤنٹر کی دوسری طرف آ گیا جہاں ماسٹر ڈوشر جا گرا تھا۔ وہ اٹھ ہی رہا تھا کہ عمران نے اسے گردن سے پکڑ کر جا دبوچا۔ ماسٹر ڈوشر نے ہاتھ بڑھا کر عمران کے پیٹ میں مکا مارنا چاہا مگر عمران نے اسے گردن سے پکڑ کر تیزی سے دوسری طرف ریک میں موجود بوتلوں پر دے مارا۔

ماسٹر ڈوشر کے حلق سے زوردار چیخ نکل گئی۔ عمران نے ایک بوتل پکڑ کر پوری قوت سے ریک کی سائیڈ پر ماری اور اسے توڑ دیا۔ ٹوٹی ہوئی بوتل نوکیلی ہو گئی تو عمران نے نوک ماسٹر ڈوشر کی گردن سے لگا دی۔

"کاٹ دوں تمہاری گردن۔" ـــــ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"نن۔ نہیں۔ نہیں۔ مجھے مت مارو۔ پلیز۔ مم۔ میں۔ میں۔" ماسٹر ڈوشر نے لڑکھڑاتے ہوئے لہجے میں کہا۔ عمران کے دو تین جھٹکوں نے اس کے سارے کس بل نکال دیئے تھے۔ اس کے چہرے پر اب خوف اور موت کے سائے لہرا رہے تھے۔

"تو پھر بتاؤ۔ تمہارا کیٹ سینڈیکیٹ سے کیا تعلق ہے۔" عمران نے غرا کر کہا۔ اس کے منہ سے کیٹ سینڈیکیٹ کا سن کر ماسٹر ڈوشر بری طرح سے اچھل پڑا۔

"کک۔ کون سا سینڈیکیٹ۔ کیا نام لیا ہے تم نے۔" ـــــ ماسٹر ڈوشر نے ہکلاتے ہوئے کہا۔ اب اس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ شدید بے چینی کے بھی تاثرات نظر آ رہے تھے جیسے کسی طرح وہ وہاں سے نکل جانا چاہتا ہو۔

"لگتا ہے تم میرے ہاتھوں سچ مچ مرنا چاہتے ہو۔" ـــــ عمران غرایا۔ ساتھ ہی اس نے ٹوٹی ہوئی بوتل اس کے دائیں کاندھے پر مار دی۔ ماسٹر ڈوشر کے حلق سے ایک کربناک چیخ نکلی اور اس نے بے اختیار عمران کو دونوں ہاتھوں سے پیچھے دھکیل دیا۔ عمران پیچھے ہٹا ہی تھا کہ

ماسٹر ڈوشر نے یکلخت چھلانگ لگائی۔ وہ اڑتا ہوا کاؤنٹر پر آیا۔ عمران
نے جھپٹ کر اسے پکڑنے کی کوشش کی مگر ماسٹر ڈوشر نے تیزی سے
کروٹ بدلی اور کاؤنٹر کے دوسری طرف آ گیا۔ نیچے گرتے ہی وہ اٹھا
اور بھاگنے ہی لگا تھا کہ ٹائیگر نے اچانک اس کی ٹانگوں پر فائرنگ کر
دی۔ ماحول فائرنگ اور ماسٹر ڈوشر کی تیز چیخوں سے گونج اٹھا۔ وہ اچھل
کر منہ کے بل گرا اور بری طرح تڑپنے لگا۔

عمران نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی بوتل ایک طرف پھینکی اور اچھل
کر کاؤنٹر سے باہر آیا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا تڑپتے ہوئے ماسٹر ڈوشر
کے قریب آ گیا۔ دوسرے لمحے اس کی زور دار ٹھوکر ماسٹر ڈوشر کی
پسلیوں پر پڑی۔ ماسٹر ڈوشر کے حلق سے فلک شگاف چیخ نکلی اور وہ
ذبح ہوتے بکرے کی طرح تڑپنے لگا۔ عمران نے جھپٹ کر اسے دونوں
ہاتھوں سے پکڑا اور اسے سر سے بلند کر کے گھماتے ہوئے پوری قوت
سے زمین پر پٹخ دیا۔ ماسٹر ڈوشر کے جسم کو زور دار جھٹکے لگے اور پھر وہ
ساکت ہوتا چلا گیا۔ عمران نے جھک کر اسے ایک بار پھر اٹھایا اور
کاندھوں پر لاد لیا۔

''میں اسے لے جا رہا ہوں۔ اگر تم میں سے کسی نے میرے
پیچھے آنے کی کوشش کی تو وہ اپنی موت کا خود ذمہ دار ہو گا۔'' عمران
نے اونچی آواز میں کہا۔ اس کے لہجے میں اس قدر خوفناک گھن گرج
تھی کہ وہاں موجود تمام افراد یکبارگی کانپ کر رہ گئے۔

''چلو ڈریگن۔'' ـــــ عمران نے کہا اور ٹائیگر کی طرف دیکھے

بلیر کلب کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ ٹائیگر کی تیز
نظریں ان بدمعاشوں پر جمی ہوئی تھیں جو اس پر حملہ کرنے کے لئے
بے چین ہو رہے تھے مگر ٹائیگر کے ہاتھ میں مشین پسٹل دیکھ کر ان میں
آگے بڑھنے کا حوصلہ نہیں ہو رہا تھا۔ ٹائیگر ان پر نظریں جماتے ہوئے
الٹے قدموں پیچھے ہٹنے لگا۔ پھر وہ بھی بیرونی دروازے تک پہنچ گیا۔
دوسرے لمحے وہ بیرونی دروازے سے باہر تھا۔ بیرونی دروازے
پر کوئی دربان وغیرہ نہیں تھا۔ اس نے باہر جاتے ہی دروازہ بند کیا اور
اسے باہر سے کنڈا لگا دیا۔ پھر وہ تیزی سے مڑا اور پارکنگ کی طرف
بھاگتا چلا گیا۔ جہاں عمران پہلے ہی جا چکا تھا۔ وہ پارکنگ کی طرف
بڑھا ہی تھا کہ اسی لمحے عمران پارکنگ سے کار نکال لایا۔ عمران نے کار
اس کے قریب روک دی۔

''چلو۔ بیٹھو جلدی۔'' ـــــ عمران نے کہا تو ٹائیگر نے جلدی
سے کار کا دروازہ کھولا اور تیزی سے اندر بیٹھ گیا۔ وہ جیسے ہی کار میں
بیٹھا۔ عمران نے کار ایک جھٹکے سے آگے بڑھا دی۔

مادام ریڈ کا غصے سے برا حال ہو رہا تھا۔ اس کے سامنے کیٹی، مارسی، ریٹا اور دوسری ریڈ کیٹس سر جھکائے کھڑی تھیں۔

ریٹا نے مادام ریڈ کو صالحہ کے فرار ہونے کے بارے میں بتا دیا تھا جس کا سن کر مادام ریڈ کو شدید غصہ آ گیا تھا اور وہ ان سے سخت باز پرس کر رہی تھی کہ ان سب کے ہوتے ہوئے وہ لڑکی وہاں سے کیسے بھاگ نکلی تھی۔ مگر وہ بھلا مادام ریڈ کو کیا جواب دے سکتی تھیں۔

''ہونہہ۔ ابھی تک یہ بھی معلوم نہیں ہوا ہے کہ آخر وہ لڑکی تھی کون۔'' ——— مادام ریڈ نے انتہائی پریشانی کے عالم میں کہا۔

''اس کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے مادام۔'' ——— اچانک کیٹی نے کہا تو اس کی بات سن کر مادام ریڈ بری طرح سے اچھل پڑی۔

''پاکیشیا سیکرٹ سروس۔ کیا مطلب۔ تم کیسے جانتی ہو۔'' مادام

نے اس کی طرف پلٹتے ہوئے کہا۔

''مادام میں نے اس لڑکی کی شکل تو نہیں دیکھی تھی۔ ریٹا اور
ں نے مجھے اس کا جو حلیہ بتایا تھا۔ اس حلیے کے مطابق وہ لڑکی صالحہ
جو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتی ہے۔ گریٹ لینڈ میں
ایک بار میں وائٹ کلب میں گئی تھی۔ میں وہاں کلب کے مالک ایسٹن
ے ڈیلنگ کر رہی تھی کہ اچانک وہاں کمرے کا دروازہ توڑ کر عمران اور
اس کے ساتھ دو لڑکیاں اندر آ گئی تھیں۔ انہوں نے اندر آتے ہی
ایسٹن کو گھیر لیا تھا۔

وہ ایسٹن سے کسی بین الاقوامی دہشت گرد گروپ کے بارے میں پوچھنا چاہتے تھے۔ ان میں سے ایک لڑکی نے میرے سر پر گن کا دستہ مار کر مجھے بے ہوش کر کے وہیں پھینک دیا تھا۔ جب مجھے ہوش آیا تو میں نے دیکھا میں ایک صوفے پر پڑی تھی۔ کمرے میں ایسٹن ایک کرسی پر بندھا ہوا تھا۔ عمران وہاں موجود نہیں تھا البتہ دونوں لڑکیاں وہیں تھیں۔ ان میں سے ایک لڑکی جس کے ہاتھ میں ایک خنجر تھا۔ وہ اس خنجر سے ایسٹن پر خوفناک تشدد کر رہی تھی۔ اس نے ایسٹن پر خوفناک تشدد کر کے اس سے اس بین الاقوامی دہشت گرد گروپ کے بارے میں سب کچھ اگلوا لیا تھا۔ پھر انہوں نے ایسٹن کو وہیں ہلاک کر دیا اور آپس میں باتیں کرنے لگیں۔

ان میں سے ایک جولیا کا نام لے رہی تھی اور دوسری صالحہ کا۔ ان کی باتوں سے مجھے معلوم ہو گیا تھا کہ ان کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ

سروس سے ہے اور جو نوجوان ان کے ساتھ تھا وہ علی عمران تھا۔
تینوں کے حلیے میرے ذہن میں نقش ہو گئے تھے۔ اس لئے جب
اور ماری نے مجھے ان دونوں لڑکیوں کے حلیے بتائے تو مجھے یاد آ گیا
جس لڑکی نے ریٹا اور ماری پر حملہ کیا تھا وہ جولیا تھی اور جس لڑکی کو
اٹھا کر یہاں لے آئیں تھیں وہ صالحہ تھی۔" کیٹی نے تفصیل بتاتے
ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ اگر مجھے پہلے پتہ ہوتا کہ اس لڑکی کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ
سروس سے ہے تو میں اسے اسی وقت گولی مار کر ہلاک کر دیتی۔" مادام
ریڈ نے غصے سے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"مادام۔ صالحہ یہاں سے نکل جانے میں کامیاب ہو گئی ہے۔
اس نے ہمیں پہچان بھی لیا ہے اور وہ ہمارے اڈے سے بھی واقف ہو
چکی ہے۔ اب ہمارا یہاں رکنا خطرے سے خالی نہیں ہو سکتا۔ ہمیں جلد
سے جلد یہاں سے نکل جانا چاہیے۔ ورنہ اس علاقے کو اگر سیکرٹ
سروس نے گھیر لیا تو ہمارے لئے کئی مسائل کھڑے ہو جائیں گے۔"
کیٹی نے ڈرتے ڈرتے کہا۔

"تم ٹھیک کہہ رہی ہو۔ میرا فی الحال سیکرٹ سروس سے بھڑنے کا
کوئی ارادہ نہیں ہے۔ جلد سے جلد اپنا سامان سمیٹو اور نکل چلو یہاں
سے۔" ـــــ مادام ریڈ نے خلاف توقع کیٹی کی بات سے اتفاق
کرتے ہوئے کہا تو کیٹی کی آنکھوں میں چمک سی آ گئی۔

"یس مادام۔ لیکن ہم جائیں گے کہاں۔" ـــــ کیٹی نے کہا۔

"یہاں سے نکلو۔ پھر میں تمہیں بتاؤں گی کہ کہاں جانا ہے۔"
ریڈ نے کہا تو وہ سر ہلا کر تیزی سے کمرے سے نکل گئی۔
کچھ ہی دیر میں وہ تین کاروں میں سوار وہاں سے نکلتی جا رہی
تھیں۔ مادام ریڈ کی ہدایت پر تعاقب کا خاص خیال رکھا جا رہا تھا۔
مادام ریڈ کی کار سب سے آگے تھی۔ اس کے ساتھ ماری اور کیٹی تھیں
باقی کیٹس پچھلی کاروں میں تھیں۔ مادام ریڈ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھی
ماری کو گائیڈ کر رہی تھی۔

تقریباً آدھے گھنٹے کے سفر کے بعد مادام ریڈ انہیں ایک نئی تعمیر
شدہ کالونی میں لے آئی۔ دو تین سڑکیں مڑ کر مادام ریڈ نے ڈرائیونگ
کرنے والی کیٹ کو ایک بڑی کوٹھی کے گیٹ کے پاس کار روکنے کے
لئے کہا تو اس نے فوراً کار روک لی۔ اس کے پیچھے دوسری کاریں بھی
رک گئیں۔ مادام ریڈ نے اپنے ہینڈ بیگ سے ایک چابی نکال کر کیٹی کی
طرف بڑھا دی۔

"کیٹی۔ اس چابی سے لاک کھول کر اندر جاؤ اور اندر سے گیٹ
کھول دو۔" ـــــ مادام ریڈ نے کہا تو کیٹی نے مادام ریڈ سے چابی
لی اور کار سے نکل کر کوٹھی کے گیٹ کی طرف بڑھ گئی۔ گیٹ کے ذیلی
دروازے پر ایک تالا لگا ہوا تھا۔ کیٹی نے چابی سے تالا کھولا اور ذیلی
دروازہ کھول کر اندر چلی گئی۔ چند لمحوں بعد بڑا گیٹ کھل گیا تو ڈرائیونگ
سیٹ پر بیٹھی ہوئی ماری نے کار آگے بڑھا دی اور گیٹ سے کار اندر
لے گئی۔ کوٹھی خاصی وسیع تھی۔ اس نے پورچ میں کار روکی تو مادام ریڈ

دروازہ کھول کر کار سے نکلی اور سامنے موجود رہائشی حصے کی طرف بڑھ
چلی گئی۔

تھوڑی ہی دیر میں وہ سب اس کوٹھی میں منتقل ہو چکی تھیں۔ کوٹھی
جدید اور ہر قسم کے سامان سے آراستہ تھی۔ مادام ریڈ ایک کمرے میں
چلی گئی اور کیٹس کو دوسرے کمروں میں بھیج دیا۔

یہ کوٹھی مادام ریڈ نے احتیاط کے طور پر پہلے ہی سے ہائر کر رکھی
تھی تا کہ اگر پہلی رہائش گاہ چھوڑنی پڑے تو انہیں کسی دوسری جگہ منتقل
ہونے میں کوئی پرابلم نہ ہو۔

کمرے میں آ کر مادام ریڈ نے فون اٹھایا اور رسیور کان سے لگا
کر جلدی جلدی نمبر پریس کرنے لگی۔

''یس گرین کلب۔'' ـــــــ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف
سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''مادام بول رہی ہوں۔ میری ماسٹر ڈوشر سے بات کراؤ۔'' مادام
ریڈ نے اپنے مخصوص غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔ اس نے ماسٹر ڈوشر
سے اپنا تعارف صرف مادام کے طو پر کرایا تھا۔

'' اوہ۔ مادام آپ۔ میں ایتھر بول رہا ہوں۔ ڈی ایم ایتھر۔''
دوسری طرف سے فوراً مودبانہ لہجے میں کہا گیا۔

''ڈی ایم ایتھر۔ تم ماسٹر ڈوشر کے نمبر ٹو ہو نا۔'' ـــــــ مادام ریڈ
نے کہا۔

''یس مادام۔'' ـــــــ دوسری طرف سے ایتھر نے کہا۔

''اوکے۔ میری ماسٹر ڈوشر سے بات کراؤ۔ مجھے اس سے
ایمرجنسی بات کرنی ہے۔'' ـــــــ مادام ریڈ نے کہا۔

''سوری مادام۔ میرے پاس آپ کے لئے ایک بری خبر ہے۔''
دوسری طرف سے ایتھر نے کہا تو مادام ریڈ چونک پڑی۔

''بری خبر۔'' ـــــــ مادام ریڈ نے کہا۔

''یس مادام۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے کلب میں دو خطرناک آدمی
آئے تھے۔ وہ ماسٹر ڈوشر کو زبردستی اٹھا کر اپنے ساتھ لے گئے ہیں۔''
دوسری طرف سے ایتھر نے جواب دیا تو مادام ریڈ بری طرح سے اچھل
پڑی۔

''کیا۔ کیا کہا تم نے۔ ماسٹر ڈوشر کو اغوا کر لیا گیا ہے۔'' مادام
ریڈ نے چیختے ہوئے کہا۔

''یس مادام۔'' ـــــــ دوسری طرف سے ایتھر نے کہا اور پھر
اس نے گرین کلب میں ہونے والے ہنگامے کے بارے میں تفصیل
بتانی شروع کر دی۔ ساری تفصیل سن کر مادام ریڈ کا چہرہ غصے سے سرخ
ہو گیا۔

''ہونہہ۔ تمہارے سامنے دو عام بدمعاش ماسٹر ڈوشر کو اٹھا کر لے
گئے اور تم کھڑے منہ دیکھتے رہے۔'' ـــــــ مادام ریڈ نے بے حد
غصیلے لہجے میں کہا۔

''سوری مادام۔ ماسٹر کی زندگی اس وقت شدید خطرے میں تھی۔
اگر ہم کوئی مزاحمت کرتے تو وہ ماسٹر کو نقصان بھی پہنچا سکتے تھے۔''

دوسری طرف سے ایتھر نے مادام کی غصیلی آواز سن کر گھبرائے ہوئے
لہجے میں کہا۔
''اور تم نے کیا بتایا ہے۔ اس نوجوان نے ماسٹر ڈوشر سے کیٹ
سینڈیکیٹ کا پوچھا تھا'' ـــــ مادام ریڈ کو اچانک جیسے خیال آ گیا۔
''یس مادام۔ اس نے یہی کہا تھا کہ تمہارا کیٹ سینڈیکیٹ سے
کیا تعلق ہے۔ یہ سن کر ماسٹر بھڑک اٹھے تھے۔ انہوں نے وہاں سے
بھاگنے کی کوشش کی تو دوسرے آدمی نے ان کی ٹانگوں پر یکلخت فائرنگ
کر دی جس سے ماسٹر بری طرح سے زخمی ہو گئے تھے۔'' دوسری
طرف سے ایتھر نے کہا۔
''ہونہہ۔ کیا تم میں سے کوئی نہیں پہچان سکا تھا انہیں۔ کون تھے
وہ دونوں اور کہاں سے آئے تھے۔'' ـــــ مادام ریڈ نے غصے اور
پریشانی سے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔
''نہیں مادام۔ ہم نے ان دونوں کو پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔
بہرحال ان کے انداز سے ہمیں یوں لگ رہا تھا جیسے ان کا تعلق کسی
سرکاری ایجنسی سے ہو۔'' ـــــ ایتھر نے کہا۔
''ہونہہ۔ ماسٹر ڈوشر نے جس کلنگ گروپ کو عمران کی ہلاکت کے
لئے مامور کر رکھا ہے کیا ان سے تمہارا رابطہ ہے۔'' ـــــ مادام ریڈ
نے پوچھا۔
''یس مادام۔ اس گروپ کا انچارج کیری سن ہے۔ کیری سن کو
یہاں سے میں ہی ہینڈل کر رہا ہوں۔'' ـــــ دوسری طرف سے ایتھر

نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
''ان کی طرف سے کوئی رپورٹ نہیں ملی تمہیں۔'' ـــــ مادام
ریڈ نے پوچھا۔
''نو مادام۔ ان کی ابھی مجھے کوئی رپورٹ نہیں ملی ہے۔ میں بھی
ان سے رابطہ کرنے کی کوشش کر رہا ہوں مگر ان سے میرا کوئی رابطہ نہیں
ہو رہا۔'' ـــــ ایتھر نے کہا۔
''او کے۔ میں تمہیں ایک گھنٹے بعد کال کروں گی۔ اگر کیری سن
کی کوئی رپورٹ آئے تو مجھے بتا دینا۔'' ـــــ مادام ریڈ نے کہا۔
''او کے مادام۔'' ـــــ دوسری طرف سے ایتھر نے کہا۔
''او کے۔ بائے۔'' ـــــ مادام ریڈ نے کہا اور اس نے رسیور
کریڈل پر رکھ دیا۔ مادام ریڈ کا چہرہ بگڑا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر
پریشانی کے سائے گہرے ہو گئے تھے۔
''وہ دونوں اور کوئی نہیں یقیناً عمران اور اس کے ساتھ اس کا کوئی
ساتھی ہوگا۔ ماسٹر ڈوشر پر اور کوئی اس انداز میں ہاتھ نہیں ڈال سکتا۔ وہ
یقیناً عمران ہی ہوگا۔ ہونہہ۔ عمران اب واقعی میرے لئے مسلسل خطرہ
بنتا جا رہا ہے۔ اس نے گرین کلب سے ماسٹر ڈوشر کو بھی اٹھا لیا ہے۔
وہ اس سے یقیناً میرے بارے میں پوچھے گا۔ مگر عمران مجھ تک نہیں پہنچ
سکتا۔ اب عمران کے لئے مجھے خود ہی کچھ نہ کچھ کرنا پڑے گا۔ عمران
جیسے انسان کو واقعی ماسٹر ڈوشر اور اس کے ساتھی ہینڈل نہیں کر سکتے۔
بہرحال اب بھی کچھ نہیں بگڑا۔ میں اب خود حرکت میں آؤں گی۔ اب

عمران کی ہلاکت طے ہو چکی ہے اور اس کی ہلاکت میرے ہی ہاتھوں ہوگی۔ صرف میرے ہاتھوں ۔" ــــــ مادام ریڈ نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔ چند لمحے وہ گہری سوچ میں ڈوبی رہی ۔ پھر وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اس نے کوئی اہم فیصلہ کر لیا ہو۔

عمران ماسٹر ڈوشر کو دانش منزل میں لے گیا تھا۔ ٹائیگر کو اس نے راستے میں ہی واپس بھیج دیا تھا اور پھر ماسٹر ڈوشر کو دانش منزل کے بلیک روم میں بند کر دیا۔ جب وہ آپریشن روم میں آیا تو بلیک زیرو اس کے احترام میں فوراً اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

سلام و دعا کے بعد بلیک زیرو نے عمران کو صورتحال سے آگاہ کرتے ہوئے جولیا اور صالحہ کے بارے میں تفصیلات سے آگاہ کرنا شروع کر دیا۔

"گڈ۔ پھر تم نے کیا کیا ہے اس ہیڈکوارٹر کے سلسلے میں جہاں مادام ریڈ اور اس کی ساتھی موجود ہیں ۔" ــــــ عمران نے بلیک زیرو سے پوچھا۔

"میں نے صفدر سمیت تمام ممبران کو اس ہیڈکوارٹر کی طرف بھیج دیا ہے۔ وہ ہر قسم کے حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہو کر گئے

تھے۔" ـــــ بلیک زیرو نے کہا۔

"تھے سے تمہاری کیا مراد ہے۔" ـــــ عمران نے پوچھا۔

"ان کے پہنچنے سے پہلے وہ عمارت خالی ہو چکی تھی۔ مادام اپنی ساتھیوں سمیت وہاں سے نکل چکی تھی۔" ـــــ بلیک زیرو نے کہا تو عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

"ہونہہ۔ دیر سے معلومات ملیں گی تو پھر یہی ہوگا۔" ـــــ عمران نے منہ بنا کر کہا۔

"دیر سے۔ میں سمجھا نہیں۔" ـــــ بلیک زیرو نے حیران ہو کر کہا۔

"صالحہ نے تمہیں اپنے فلیٹ میں پہنچ کر کال کی تھی۔ اگر وہ کیٹس کے قبضے سے نکل ہی آئی تھی تو اسے چاہیے تھا کہ وہ باہر آ کر فوری طور پر تمہیں رپورٹ کرتی تاکہ ان کا وہاں سے نکلنا اس قدر آسان نہ ہوتا۔" ـــــ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ ہاں۔ یہ واقعی صالحہ سے غلطی ہوئی ہے۔ جس علاقے کے بارے میں اس نے بتایا تھا وہ اس کے فلیٹ سے بہت دور ہے۔ وہ جس طرح مختلف ٹیکسیاں بدل بدل کر اپنے فلیٹ میں گئی تھی اس دوران مادام ریڈ کا وہاں سے نکل جانا یقینی امر تھا۔" ـــــ بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

"اس لئے تو میں کہتا ہوں کہ نہ صرف سیکرٹ سروس نکمی ہو چکی ہے بلکہ تم بھی اپنے فرائض سے غفلت برتنا شروع ہو گئے ہو۔" عمران

نے غصیلے لہجے میں کہا تو اس کی بات سن کر بلیک زیرو کا رنگ بدل گیا۔

"م۔ میں نے کیا کیا ہے۔" ـــــ بلیک زیرو نے ہکلا کر کہا۔

"تمہیں اس سلسلے میں صالحہ سے سخت باز پرس کرنی چاہیے تھی اور جولیا کو کیا ہو گیا تھا۔ اسے کیا ضرورت تھی اس طرح ریڈ کیٹس کے سامنے آنے کی۔ کیا سیکرٹ سروس کے ممبران اس طرح کام کرتے ہیں۔" ـــــ عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"جولیا سے میں نے اس کی حرکت کا سخت نوٹس لیا تھا۔ لیکن واقعی مجھے صالحہ سے بات کرنے کا خیال نہیں آیا تھا۔ اگر وہ مجھے بر وقت سب کچھ بتا دیتی تو مادام ریڈ ہمارے ہاتھوں سے نہیں نکل سکتی تھی۔" ـــــ بلیک زیرو نے قدرے شرمندہ لہجے میں کہا۔

"اب یہاں بیٹھے شرمندہ ہوتے رہو۔ حالات نے صالحہ کو مادام ریڈ تک پہنچا ہی دیا تھا تو اسے اس طرح وہاں سے نکل بھاگنے کی کیا ضرورت تھی۔ وہ خود بھی تو ان کے خلاف کوئی قدم اٹھا سکتی تھی۔ کیا انہیں میں نے دشمنوں کے نرغے سے اس طرح بھاگ نکلنے کی ٹریننگ دے رکھی ہے۔" ـــــ عمران نے کہا۔ اس کے چہرے پر شدید غصے کے تاثرات تھے۔ اسے واقعی جولیا اور صالحہ پر بے حد غصہ آ رہا تھا۔ جولیا نے اپنے جذبات پر قابو نہ رکھتے ہوئے ایک پبلک مقام پر ریڈ کیٹس کو للکارا تھا اور صالحہ جو مادام ریڈ کے ہیڈ کوارٹر میں پہنچ گئی تھی۔ وہ جس طرح وہاں سے اپنی جان بچا کر نکل بھاگی تھی۔ یہ سن کر عمران

کو واقعی کوفت ہونا شروع ہو گئی تھی۔

عمران کی بات سن کر بلیک زیرو خاموش ہو گیا تھا۔ عمران چند لمحے سوچتا رہا۔ پھر وہ اٹھا اور آپریشن روم سے نکل کر بلیک روم میں آ گیا جہاں ایک کرسی پر اس نے ماسٹر ڈوشر کو باندھ رکھا تھا۔

ماسٹر ڈوشر ہوش میں تھا اور وہ شدید تکلیف سے چیخ رہا تھا۔ عمران کو اندر آتے دیکھ کر وہ خوف بھری نظروں سے اس کی طرف دیکھنے لگا۔

''آخر تم ہو کون۔ اور تم مجھے کہاں لے آئے ہو۔ کیا چاہتے ہو مجھ سے۔''۔۔۔ ماسٹر ڈوشر نے تکلیف میں ہونے کے باوجود عمران کو دیکھ کر تیز لہجے میں کہا۔

''میں علی عمران ہوں۔ وہی علی عمران۔ جس پر تمہارے آدمیوں نے قاتلانہ حملے کیے تھے۔''۔۔۔ عمران نے اس کے سامنے آ کر کہا اور جیب سے ریوالور نکال کر اس پر سائلنسر فٹ کرنے لگا۔

''تت۔تم۔تم علی عمران ہو۔''۔۔۔ ماسٹر ڈوشر نے ریوالور پر نظر پڑتے ہی یکلخت ہکلا کر کہا۔ اس کا رنگ زرد ہو گیا تھا۔

''ہاں۔ دیکھ لو۔ میں تمہارے سامنے زندہ کھڑا ہوں۔ اب میں تم سے جو پوچھوں سچ سچ بتا دینا ورنہ میں تمہارا انتہائی بھیانک حشر کروں گا۔''۔۔۔ عمران نے کرخت لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ ہاں۔ تم جو پوچھو گے۔ میں تمہیں سچ سچ بتا دوں گا۔'' ماسٹر ڈوشر نے بے حد خوف زدہ لہجے میں کہا۔

''گڈ۔ یہ بتاؤ۔ مادام ریڈ کہاں ہے۔''۔۔۔ عمران نے اس

کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''وہ۔ ویسٹرن کالونی کے بلاک ٹو میں ایس ون کوٹھی میں موجود ہے۔''۔۔۔ ماسٹر ڈوشر نے کہا تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ ماسٹر ڈوشر نے سچ کہا تھا اور اس نے جو پتہ بتایا تھا یہ اس عمارت کا تھا جس کے بارے میں صالحہ بلیک زیرو کو رپورٹ دے چکی تھی۔

''وہ وہاں سے اپنی تمام ساتھیوں کو لے کر نکل گئی ہے۔ یہ بتاؤ۔ اس کے علاوہ اس کا دوسرا ٹھکانہ کون سا ہے۔''۔۔۔ عمران نے کہا۔

''میں نہیں جانتا۔ مادام نے مجھے صرف اسی عمارت کا پتہ دیا تھا۔ اس کے کہنے پر میں اس سے ملنے اسی جگہ گیا تھا۔''۔۔۔ ماسٹر ڈوشر نے کہا تو عمران نے اندازہ لگا لیا کہ وہ سچ بول رہا ہے۔

''کیوں ملے تھے تم مادام ریڈ سے۔ تمہارا اس سے کیا تعلق ہے۔''۔۔۔ عمران نے اس سے پوچھا تو اس نے عمران کو ساری تفصیل بتا دی۔

''کیا مادام بلیو نے تمہیں کوسٹن سے خود فون کیا تھا۔'' عمران نے کہا۔

''مادام بلیو نے۔ پتہ نہیں مجھے تو اس نے یہ کہا تھا کہ اس کا تعلق کوسٹن کے ایک بڑے سینڈیکیٹ بلیک راڈز سے ہے اور اس نے مجھے اپنا نام مادام ایشلے بتایا تھا۔ مادام ایشلے اور اس کے گروپ سے میرا پرانا تعلق ہے اس لئے اس کے کہنے پر میں نے مادام کے ساتھ کام کرنے کی حامی بھر لی تھی۔''۔۔۔ ماسٹر ڈوشر نے جواب دیتے

ہوئے کہا۔

''میری ہلاکت کے لئے تم نے ان سے کتنے میں ڈیل کی تھی''۔ عمران نے پوچھا۔

''پچاس لاکھ۔ پچاس لاکھ ایکریمی ڈالرز میں''۔۔۔۔۔ ماسٹر ڈوشر نے کہا۔

''کیا تمہیں مادام اشلے نے اپنا فون نمبر دیا تھا''۔۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

''نہیں۔ وہ جب بھی کال کرتی ہے خود ہی کرتی ہے''۔۔۔۔ ماسٹر ڈوشر نے کہا۔

''تم کہہ رہے ہو کہ تمہارے مادام اشلے سے پرانے تعلقات ہیں۔ پھر کیا تم اس کی آواز نہیں پہچان سکے تھے کہ وہ مادام اشلے ہی ہے یا کوئی اور''۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

''وہ مادام اشلے ہی تھی۔ اس نے شاید کیٹ سینڈیکیٹ سے خود بات کی ہو اور اس کے توسط سے مجھ سے بات کی ہو۔ اس کے بارے میں نیں کچھ نہیں کہہ سکتا''۔۔۔۔۔ ماسٹر ڈوشر نے کہا۔

''اگر ایسی بات ہے تو پھر تم کیسے کہہ سکتے ہو کیٹ سینڈیکیٹ نے ہی کوسٹن سے تم سے رابطہ کیا تھا''۔۔۔۔۔ عمران نے حیران ہو کر کہا۔

''مجھے یہ بات مادام نے بتائی تھی۔ باتیں کرتے کرتے اچانک اس کے منہ سے مادام ریڈ کا نام نکل گیا تھا۔ مگر اس نے فوراً بات بدل

دی تھی''۔۔۔۔۔ ماسٹر ڈوشر نے کہا۔ اس بار عمران نے محسوس کیا کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے۔

''ماسٹر ڈوشر۔ تم میرے بارے میں اچھی طرح جانتے ہو۔ تمہیں شاید اس بات کا علم نہیں ہے کہ میں سچ اور جھوٹ کی تمیز کرنا جانتا ہوں۔ پہلے تم سچ بول رہے تھے مگر اب تم نے جو کہا ہے وہ جھوٹ ہے۔ تمہارے حق میں یہی بہتر ہے کہ تم مجھے صرف سچ بتاؤ۔ ورنہ''

عمران نے جان بوجھ کر فقرہ ادھورا چھوڑتے ہوئے کہا تو ماسٹر ڈوشر کے چہرے پر ایک رنگ سا آ کر گزر گیا۔

''سوری۔ میں نے واقعی تم سے جھوٹ کہا ہے۔ مجھ سے مادام بلیو نے خود رابطہ کیا تھا۔ مادام بلیو مجھ سے اصل نام اور اصلی آواز میں بات کرتی ہے۔ پاکیشیا میں اس کے سینڈیکیٹ کا میں سب سے بڑا ڈیلر ہوں۔ اس کی نئی ایجاد کردہ منشیات کی پاکیشیا میں سمگلنگ میں ہی کرتا ہوں''۔۔۔۔۔ ماسٹر ڈوشر نے خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔

''کیا اس بات کا علم مادام ریڈ کو نہیں ہے جو اس نے تم سے صرف مادام کے طور پر اپنا تعارف کرایا تھا''۔۔۔۔۔ عمران نے اس کے لہجے میں سچائی کا عنصر محسوس کر کے کہا۔

''نہیں۔ مادام ریڈ اپنے گروپ کے ساتھ کام کرتی ہے اور مادام بلیو اپنے گروپ کے ساتھ۔ مادام بلیو نے مجھے سے بات کر کے کہا تھا کہ مادام ریڈ کیٹ خود ہی مجھ سے رابطہ کرے گی اور وہ جس اماؤنٹ پر مجھے ہائر کرے میں ہر صورت میں اس کا ساتھ دوں اور اس پر یہ ظاہر

نہ ہونے دوں کہ میرا مادام بلیو سے کیا تعلق ہے۔"ــــــ ماسٹر ڈوشر نے کہا۔

"ہوں۔ اب یہ بتاؤ۔ بلیک ٹیوب اور بلیک ڈراپس کے بارے میں تمہارے پاس کیا معلومات ہیں۔"ــــــ عمران نے پوچھا تو اس کی بات سن کر ماسٹر ڈوشر کا رنگ فق ہو گیا۔

"اوہ۔ تو تم۔ بلیک ڈراپس کے بارے میں بھی جانتے ہو۔" ماسٹر ڈوشر نے بری طرح سے چونک کر کہا۔

"میں بہت کچھ جانتا ہوں۔ مگر میں سب تمہارے منہ سے سننا چاہوں گا۔"ــــــ عمران نے زہریلے انداز میں مسکرا کر کہا۔

"بلیک ڈراپس کیٹ سینڈیکیٹ کا ایجاد کردہ ایک نیا اور انتہائی طاقتور ڈرگ ہے۔ جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس کا نشہ دنیا کے تمام نشوں سے زیادہ تیز اور طاقتور ہے۔"ــــــ ماسٹر ڈوشر نے کہا۔

"کیا تمہیں بلیک ڈراپس پاکیشیا میں سپلائی کیا گیا ہے۔" عمران نے اسے غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں۔ بلیک ٹیوبز مجھے نہیں مہیا کی گئیں البتہ مادام بلیو نے مجھے بلیک ٹیوب پاکیشیا میں سمگل کرنے کا ٹاسک ضرور دیا ہے۔ وہ ٹیوبز مجھے مادام ریڈ تک پہنچانی ہیں۔"ــــــ ماسٹر ڈوشر نے کہا۔

"کیا ابھی ان ٹیوبز کی سپلائی نہیں ہوئی۔"ــــــ عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ اس کے لئے مجھے اگلے ہفتے خود اولینڈ اور پھر کوسٹن جانا تھا۔"ــــــ ماسٹر ڈوشر نے کہا۔

"مادام ریڈ تم پر کتنا اعتماد کرتی ہے۔"ــــــ عمران نے کچھ سوچ کر پوچھا۔

"بہت زیادہ۔ کیوں۔ تم کیوں پوچھ رہے ہو۔"ــــــ ماسٹر ڈوشر نے چونک کر پوچھا۔

"تم نے جس گروپ کو میرے پیچھے لگا رکھا ہے اس کی رپورٹ لینے کے لئے کیا مادام ریڈ تمہیں خود فون کرتی ہے۔"ــــــ عمران نے اس کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں۔"ــــــ ماسٹر ڈوشر نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

"اور وہ تمہیں تمہارے آفس میں فون کرتی ہے۔"ــــــ عمران نے کہا اس کا لہجہ سوالیہ تھا۔

"ہاں۔ وہ میرے آفس میں میرے ایک مخصوص نمبر پر فون کرتی ہے۔"ــــــ ماسٹر ڈوشر نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

"تمہاری غیر موجودگی میں اس نمبر کو کون چیک کرتا ہے۔" عمران نے کہا۔

"میرا نمبر ٹو ایتھر۔ کلر گروپ اسی ایتھر کو رپورٹ کرتے ہیں اور ایتھر ان کی رپورٹ سے مجھے آگاہ کرتا ہے۔ پھر مادام کی کال آنے پر اسے میں سب کچھ بتا دیتا ہوں۔"ــــــ ماسٹر ڈوشر نے کہا۔

اور ابھی ماسٹر ڈوشر کی بات کی بازگشت بھی ختم نہیں ہوئی تھی کہ

عمران کے ریوالور سے گولی نکلی اور سیدھی ماسٹر ڈوشر کے دل میں گھس گئی۔ ماسٹر ڈوشر تڑپا اور پھر ساکت ہو گیا۔ البتہ اس کی آنکھیں حیرت سے کھلی کی کھلی رہ گئی تھیں۔ اسے شاید یہ امید تھی کہ ساری باتیں بتانے پر عمران اسے زندہ چھوڑ دے گا۔ عمران نے ماسٹر ڈوشر کی لاش کو نفرت سے دیکھا اور بلیک روم سے باہر نکل آیا اور پھر واپس آپریشن روم میں آ گیا۔

"بلیک روم میں ماسٹر ڈوشر کی لاش پڑی ہے اسے اٹھا کر برقی بھٹی میں ڈال دو۔ وہ انسانیت کا بہت بڑا دشمن ہے۔ منشیات کا زہر انسانی رگوں میں اتارنا اس کی فطرت ہے اور ایسے قاتلوں کا زندہ رہنا انسانیت کی بقاء کے لئے خطرناک ہے۔" ـــــــ عمران نے بلیک زیرو سے مخاطب ہو کر کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلایا اور آپریشن روم سے نکلتا چلا گیا۔

بلیک زیرو کے باہر جاتے ہی عمران نے رسیور اٹھایا اور گرین کلب کے نمبر ملانے لگا۔ اسے یہ نمبر ٹائیگر پہلے ہی بتا چکا تھا اس لئے اس نے ماسٹر ڈوشر سے نمبر نہیں پوچھے تھے۔

"یس۔" ـــــــ دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ماسٹر بول رہا ہوں۔" ـــــــ عمران نے ماسٹر ڈوشر کے لہجے میں کہا تو دوسری طرف سے اسے ماسٹر ڈوشر کے نمبر ٹو ایتھر کی حیرت زدہ آواز سنائی دی۔

"ماسٹر۔ اوہ۔ آپ کہاں سے بول رہے ہیں ماسٹر۔ اور وہ دو

[بد]معاش کون تھے۔ وہ آپ کو کہاں لے گئے تھے۔ آپ کیسے ہیں اور وہ [د]وں بدمعاش اب کہاں ہیں۔" ـــــــ دوسری طرف سے ایتھر نے [حیر]ت اور خوشی سے ملے جلے لہجے میں تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

"یہ سب میں تمہیں واپس آ کر بتاؤں گا۔ پہلے تم بتاؤ مادام کی [ک]ال تو نہیں آئی تھی۔" ـــــــ عمران نے کہا۔

"یس ماسٹر۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے مادام نے فون کیا تھا۔ میں نے انہیں ساری تفصیل بتا دی تھی۔" ـــــــ دوسری طرف سے ایتھر نے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران کی آنکھوں میں یکلخت چمک آ گئی۔

"کتنی دیر پہلے اس کی کال آئی تھی اور کیا بتایا ہے تم نے اسے۔" عمران نے پوچھا۔

"دس منٹ پہلے ان کی کال آئی تھی ماسٹر۔" ـــــــ دوسری طرف سے ایتھر نے کہا اور پھر اس نے مادام ریڈ کو جو بتایا تھا وہی عمران کو بتا دیا۔

"ٹھیک ہے۔ تم کلر گروپ کو واپس بلا لو۔" ـــــــ عمران نے کہا۔

"لیکن ماسٹر۔" ـــــــ دوسری طرف سے ایتھر نے کہنا چاہا۔

"میں جو کہہ رہا ہوں۔ اس پر عمل کرو ایتھر۔" ـــــــ عمران نے کہا۔

"یس ماسٹر۔ میں ابھی کال کر کے گروپ کو واپس بلا لیتا ہوں۔"

دوسری طرف سے ایتھر نے اس کی غراہٹ سن کر سہم کر کہا۔

''اور سنو۔ اگر مادام کی کال دوبارہ آئے تو اس سے کوئی بات
کرنا۔ میں خود آ کر اس سے بات کروں گا۔ سمجھے تم۔'' ـــــ عمران
نے تیز لہجے میں کہا۔

''اوکے ماسٹر۔'' ـــــ دوسری طرف سے ایتھر نے جواب
اور پھر عمران نے کریڈل پر ہاتھ مار کر دوبارہ ٹون کلیئر کی اور نمبر پریس
کرنے لگا۔

''یس۔ سپیشل ٹیلی کام انکوائری سیکشن۔'' ـــــ دوسری طرف
سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''سوپر فیاض فرام سنٹرل انٹیلی جنس سپیکنگ۔'' ـــــ عمران
نے سوپر فیاض کی آواز میں کہا۔

''اوہ۔ یس سر۔ حکم سر۔'' ـــــ دوسری طرف سے سوپر فیاض
کا نام سن کر یکلخت گھبرائی ہوئی اور مودبانہ آواز میں کہا گیا۔

''میں آپ کو ایک نمبر بتا رہا ہوں۔ آپ فوراً چیک کریں اس
نمبر پر پچھلے ایک گھنٹے میں کہاں کہاں سے کالز کی گئی ہیں۔ اس نمبر پر
کال کرنے والے نمبرز بمع ایڈریس مجھے چاہئیں۔'' ـــــ عمران نے
سخت لہجے میں کہا اور اس نے گرین کلب کا نمبر اسے بتا دیا۔

''یس سر۔ میں ابھی چیک کرتی ہوں سر۔'' ـــــ دوسری طرف
سے مودبانہ لہجے میں کہا گیا۔

''اوکے۔'' ـــــ عمران نے کہا۔

''سر۔ اس نمبر پر پچھلے ایک گھنٹے میں سات کالز کی گئی ہیں۔''
دوسری طرف سے چند لمحوں بعد آواز آئی۔

''نمبر اور ایڈریس بتاؤ۔'' ـــــ عمران نے کہا۔

''نوٹ کریں سر۔'' ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران
نے سامنے پڑا ہوا پیڈ اپنی طرف کھسکایا اور قلم سنبھال لیا۔ دوسری طرف
سے گرین کلب کے نمبر پر کی جانے والی کالز کے نمبرز اور ایڈریس نوٹ
کرائے جانے لگے اور عمران کا ہاتھ تیزی سے چلنے لگا۔

''کیا یہ کنفرم ہے کہ ان نمبروں کے علاوہ اس فون پر اور کہیں
سے کال نہیں کی گئی۔'' ـــــ عمران نے کہا۔

''یس سر۔ ہمارے پاس کمپیوٹرائزڈ ڈیٹا موجود ہے۔ میں نے اسی
ڈیٹا کو چیک کر کے آپ کو نمبرز اور ایڈریس دیئے ہیں۔'' ـــــ دوسری
طرف سے آپریٹر نے کہا۔

''اوکے۔'' ـــــ عمران نے کہا اور اس نے رسیور کریڈل پر
رکھ دیا اور پیڈ پر لکھے ہوئے نمبر اور ایڈریس دیکھنے لگا۔ پھر عمران نے
ایک فون نمبر اور ایک ایڈریس کے گرد پین سے دائرہ لگا دیا۔ اسی لمحے
بلیک زیرو واپس آ گیا۔

''کیا ہوا۔'' ـــــ بلیک زیرو کو دیکھ کر عمران نے کہا۔

''میں نے اس کی لاش برقی بھٹی میں ڈال دی ہے۔'' ـــــ بلیک
زیرو نے سنجیدگی سے کہا۔

''گڈ۔ اچھا کیا ہے تم نے۔'' ـــــ عمران نے کہا۔

"یہ نمبرز اور ایڈریس۔" ___ بلیک زیرو نے پیڈ پر لکھے نمبرا
اور ایڈریس کی طرف دیکھ کر عمران سے استفسار کرنے والے انداز میں
پوچھا تو عمران نے سنجیدگی سے اسے ساری تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ تو آپ کا خیال ہے ریڈ کیٹ گروپ اس جگہ موجود ہے
جہاں آپ نے دائرہ لگایا ہے۔" ___ بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ باقی سارے نمبر عام کلبوں اور بارز کے ہیں۔ صرف یہی
ایک نمبر ہے جو ایک رہائش گاہ کا ہے اور یہ رہائش گاہ جدید اور نئی تعمیر
شدہ کالونی میں واقع ہے۔ تم جانتے ہی ہو۔ مجرم تنظیمیں عام طور پر
الگ تھلگ اور زیادہ تر خاموش علاقوں کو پسند کرتی ہیں۔" ___ عمران
نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تو کیا اب آپ یہاں ریڈ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔" بلیک
زیرو نے کہا۔

"ضرورت پڑی تو میں ایسا کروں گا۔" ___ عمران نے کہا۔

"کیا آپ وہاں اکیلے جائیں گے یا ممبران کو ساتھ لے جائیں
گے۔" ___ بلیک زیرو نے پوچھا۔

"پہلے میں خود اس جگہ کا معائنہ کروں گا۔ تم ممبران کو الرٹ
رکھو۔ مجھے ان کی کبھی بھی ضرورت پڑ سکتی ہے۔" ___ عمران نے کہا
تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے رسیور اٹھا کر کان
سے لگایا اور رانا ہاؤس کے نمبر پریس کرنے لگا۔

"یس۔ جوزف دی گریٹ سپیکنگ۔" ___ رابطہ قائم ہوتے

ہی دوسری طرف سے جوزف کی آواز سنائی دی۔

"جوزف۔ عمران بول رہا ہوں۔" ___ عمران نے تیز لہجے
میں کہا۔

"اوہ باس۔ آپ۔" ___ جوزف عمران کی آواز سنتے ہی فوراً
الرٹ ہو گیا۔

"جوزف۔ تیار رہو۔ میں رانا ہاؤس آ رہا ہوں۔ میں نے تمہیں
اپنے ساتھ لے جانا ہے۔" ___ عمران نے کہا۔

"یس باس۔ میں تیار ہوں آپ آ جائیں۔" ___ دوسری
طرف سے جوزف نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔" ___ عمران نے کہا اور رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

"آپ وہاں جا کر کریں گے کیا۔" ___ بلیک زیرو نے عمران
سے پوچھا۔

"میں وہاں جا کر بیلے ڈانس کروں گا۔" ___ عمران نے
سخت مگر طنزیہ لہجے میں کہا۔

"سوری۔ میرا کہنے کا یہ مقصد نہیں تھا۔" ___ بلیک زیرو نے
خود ہی اپنے سوال پر شرمندہ ہوتے ہوئے کہا۔

"تمہارا جو بھی مقصد ہے اسے اپنے پاس رکھو اور سنو۔ میں زیرو
سکس ٹرانسمیٹر اپنے ساتھ لے جا رہا ہوں۔ ممبران سے کہنا میں اسی
ٹرانسمیٹر پر ان سے رابطہ کروں گا۔ ان سب کے پاس بھی زیرو سکس
ٹرانسمیٹر ہونے چاہئیں۔" ___ عمران نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ پھر

اس نے بلیک زیرو کو مزید ہدایات دیں اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا آپریشن روم سے نکلتا چلا گیا۔ اس نے دوسرے کمرے میں جا کر اپنا میک اپ صاف کیا اور پھر چند ہی لمحوں میں وہ دانش منزل سے ایک کار میں نہایت تیزی سے رانا ہاؤس کی طرف اڑا جا رہا تھا۔

تقریباً بارہ منٹ کے سفر کے بعد جب وہ رانا ہاؤس کے سامنے پہنچا تو اسے جوزف گیٹ کے پاس کھڑا نظر آیا۔ اس نے مخصوص چست لباس پہن رکھا تھا اور اس کے دونوں طرف ہولسٹروں میں بھاری ریوالور لٹکے نظر آ رہے تھے۔ کار میں عمران کو دیکھ کر وہ تیزی سے کار کی طرف لپکا۔

''بیٹھو۔''—— عمران نے کہا تو جوزف سر ہلا کر کار کی دوسری طرف آیا اور عمران کی سائیڈ والی سیٹ پر آ کر بیٹھ گیا۔ اس نے عمران سے کچھ نہیں پوچھا تھا کہ وہ اسے کہاں لے جا رہا ہے۔ اس کے بیٹھتے ہی عمران نے کار آگے بڑھا دی۔ کار تیز رفتاری سے مختلف سڑکوں پر دوڑتی رہی۔ پھر عمران نے کار ایک جدید اور نئی تعمیر شدہ کالونی کی جانب موڑ لی۔ اس نے ایک گلی کی سائیڈ پر کار روکی اور کار سے باہر آ گیا۔

''جوزف۔ میں دائیں طرف موجود گلی کی کوٹھی نمبر تین سو دس میں جا رہا ہوں۔ دھیان رکھنا اس کوٹھی سے جو بھی نکلے اسے تمہارے ہاتھوں سے بچ کر نہیں جانا چاہیے۔''—— عمران نے کہا۔

''اوکے باس۔''—— جوزف نے فرض شناسی کا مظاہرہ

کرتے ہوئے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔ عمران آگے بڑھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا گلی میں گھس گیا۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ کوٹھی نمبر تین سو دس کی پشت پر موجود تھا۔ کوٹھی میں خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ اس طرف ایک درخت موجود تھا جس کی شاخیں کوٹھی کی دیوار تک جا رہی تھیں۔ عمران دائیں بائیں کسی کو نہ پا کر درخت پر چڑھا اور پھر وہ دیوار پھاند کر اندر داخل ہو گیا اور پھر وہ پائیں باغ میں رینگتا ہوا برآمدے تک پہنچ گیا۔ کوٹھی میں چاروں طرف اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ برآمدے تک پہنچ کر عمران ایک لمحے کے لئے رکا اور چوکنی نظروں سے ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ لیکن وہاں کوئی نقل و حرکت نہیں تھی۔ سامنے دو دروازے تھے۔ عمران ایک دروازے کی طرف بڑھا اور اس نے دروازے پر تھوڑی سی زور آزمائی کی۔ دوسرے لمحے دروازہ کھل گیا۔ سامنے گیلری تھی۔

عمران آہستہ سے گیلری میں گھس گیا۔ گیلری میں خاموشی اور تاریکی تھی۔ عمران اس خاموشی کو دیکھ کر پریشان ہو رہا تھا۔ اسے یوں لگ رہا تھا جیسے اس کوٹھی کے مکین اسے خالی کر چکے ہوں یا شاید وہاں اس کے لئے کوئی خطرناک جال بچھایا گیا ہے۔ وہ آگے بڑھنے لگا۔ پھر وہ گیلری کے آخری سرے پر موجود دروازے کو کھول کر ایک کمرے میں آ گیا۔

کمرہ خالی تھا۔ عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اس نے ساری کوٹھی چیک کر لی مگر وہاں واقعی کوئی نہیں تھا۔ شاید اس کے وہاں آنے سے پہلے ہی شکار نکل چکا تھا۔ عمران نے کوٹھی کی لائٹس آن کیں

اور پھر وہ اس کوٹھی کا نہایت باریک بینی سے جائزہ لینے لگا۔ وہاں ایسے آثار ضرور موجود تھے جیسے وہاں چند لڑکیاں موجود رہی ہوں مگر پھر وہ سب عجلت میں وہاں سے نکل گئی ہوں۔ عمران کو وہاں ایسا کوئی کلیو نہیں ملا تھا جس سے وہ اندازہ لگا سکتا ہو کہ مادام ریڈ وہاں سے کہاں گئی تھی۔ ایک کمرے میں اسے ٹیلی فون نظر آیا تو وہ تیزی سے فون کی طرف بڑھا۔ اس نے فون کی ڈائلنگ میموری چیک کی اور پھر سکرین پر ایک نمبر دیکھ کر اس کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔ اس نے اس نمبر کو ری ڈائل کیا تو دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی۔

”یس سٹار ہوٹل۔“ ——— دوسری طرف سے ایک بھاری آواز سنائی دی۔

”سٹار ہوٹل۔ اوہ سوری۔ میں نے تو دوسرا نمبر ملایا تھا۔ سوری۔ ویری سوری۔“ ——— عمران نے کہا اور اس نے فوراً رسیور کریڈل پر رکھ دیا پھر وہ مڑا اور نہایت تیزی سے باہر کی طرف بھاگتا چلا گیا۔

تقریباً ایک گھنٹے بعد عمران کی کار سٹار ہوٹل کے کمپاؤنڈ میں داخل ہو رہی تھی۔ عمران نے کار پارکنگ شیڈ میں روکی اور پھر انجن بند کر کے وہ باہر نکل آیا۔ جوزف بھی اس کے ہمراہ کار سے باہر آ گیا تھا۔

”آؤ۔“ ——— عمران نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا ہوٹل کے مین گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ جوزف مستعدی سے اس کے پیچھے پیچھے تھا۔ مین گیٹ میں داخل ہو کر وہ ہال میں داخل ہو گئے۔ ہال میں خاصی گہما گہمی تھی۔ کاؤنٹر پر ایک نوجوان اطمینان سے بیٹھا تھا۔

عمران تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا کاؤنٹر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

”یس سر۔“ ——— کاؤنٹر مین نے اسے اپنی طرف آتے دیکھ کر چونک کر اور سیدھے ہوتے ہوئے کہا۔ عمران نے جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک کارڈ نکالا اور کاؤنٹر مین کی طرف بڑھا دیا۔ کاؤنٹر مین نے کارڈ دیکھا تو اس کے چہرے پر یکلخت پریشانی کے تاثرات نمایاں ہو گئے۔

”چیف سیکرٹری۔ فرام نارکوٹکس ڈیپارٹمنٹ۔“ ——— نوجوان نے کارڈ پر درج عبارت پڑھتے ہوئے پریشانی کے عالم میں کہا۔

”ہاں۔ ہمیں اطلاع ملی ہے کہ اس ہوٹل میں ایک ایسی غیر ملکی لڑکی موجود ہے جس کے پاس بھاری مقدار میں منشیات ہے۔“ عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

”اوہ۔ نہیں سر۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ یہاں غیر ملکی ضرور موجود ہیں مگر انہیں اور ان کے سامان کو باقاعدہ چیک کیا جاتا ہے اور ان کی کلیرنس کے بعد ہی انہیں کمرہ الاٹ کیا جاتا ہے۔“ ——— کاؤنٹر مین نے جلدی سے کہا۔

”ہمارے پاس حتمی اطلاعات ہیں مسٹر۔ تمہارے لئے بہتر ہوگا کہ ہمارے معاملے میں دخل اندازی مت کرنا۔ ورنہ۔ ہوٹل کی ساری انتظامیہ کو گرفتار کر کے اسی وقت ہوٹل کو سیل بھی کیا جا سکتا ہے۔ سمجھے تم۔“ ——— عمران نے غرا کر کہا تو کاؤنٹر مین کا رنگ اڑتا نظر آیا۔

”رجسٹر دکھاؤ مجھے۔“ ——— عمران نے کہا تو اس نے سر ہلا کر

کاؤنٹر کے نیچے رکھا ہوا رجسٹر اٹھا کر عمران کے سامنے رکھ دیا جس میں ہوٹل میں رہائش رکھنے والے افراد کی تفصیلات درج تھیں۔ عمران نے رجسٹر کے اندرجات چیک کرنا شروع کر دیئے پھر اس کی نگاہیں ایک نام پر رک گئیں۔ یہ نام لیڈی سارٹا کا تھا جو تفریح کی غرض سے آئی تھی۔ یہ خاتون ایکریمیا سے آئی تھی اور دو گھنٹے قبل پاکیشیا کے دوسرے شہر سے یہاں آ کر رہائش پذیر ہوئی تھی۔

وہ ہوٹل کی پانچویں منزل کے کمرہ نمبر ایک سو دس میں تھی۔ عمران کو یقین ہو گیا کہ وہ لیڈی ہی اس کی مطلوبہ ہے۔ کیونکہ ایک تو رجسٹر میں جس شہر سے آنے والی فلائیٹ کا نام لکھا گیا تھا وہ فلائیٹ اس روز صرف دن کے وقت آتی تھی جبکہ رجسٹر میں فلائیٹ کے آنے کا وقت شام کا تھا۔ اس کے علاوہ لیڈی نے اپنا نام سارٹا لکھوایا تھا اور سارٹا نام عموماً اولینڈ کی لڑکیاں رکھتی تھیں۔ اولینڈ کی زبان میں سارٹا کو بھوکی بلی کہا جاتا تھا۔

''یہ لیڈی سارٹا کا حلیہ کیا ہے۔''۔۔۔ عمران نے کاؤنٹر مین سے پوچھا تو کاؤنٹر مین نے اسے لیڈی سارٹا کا حلیہ بتا دیا۔

''کیا وہ اس وقت اپنے کمرے میں ہے۔''۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

''یس سر۔ وہ ابھی تھوڑی دیر پہلے ہال میں تھیں اور کچھ دیر قبل وہ واپس اپنے کمرے میں گئی ہیں۔''۔۔۔ کاؤنٹر مین نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ میں اس کے کمرے میں جا رہا ہوں۔ اور سنو۔ یہ ٹاپ سیکرٹ معاملہ ہے۔ اگر تم نے ہمارے جانے کے بعد اسے ہمارے بارے میں اطلاع دینے کی کوشش کی اور اس کوشش میں وہ اگر یہاں سے فرار ہو گئی تو تم خود سوچ سکتے ہو کہ تمہارا انجام کیا ہو گا۔ تم ساری عمر جیل میں سڑتے رہو گے۔ سمجھے تم۔''۔۔۔ عمران نے اسے دھمکاتے ہوئے کہا۔

''یس سر۔ میں سمجھتا ہوں سر۔ آپ بے فکر رہیں۔''۔۔۔ کاؤنٹر مین نے سہمے ہوئے اور عاجزانہ لہجے میں کہا۔

''اوکے۔ آؤ۔''۔۔۔ عمران نے مڑ کر جوزف سے کہا اور وہ دونوں تیز تیز چلتے ہوئے لفٹ کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ لفٹ میں سوار ہو کر وہ پانچویں منزل پر پہنچے اور پھر جیسے ہی لفٹ رکی وہ دونوں باہر آ گئے۔

''وہ لڑکی بے حد تیز، خطرناک اور چالاک ہے۔ اس لئے ہوشیار رہنا۔''۔۔۔ عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا تو جوزف نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران کمرہ نمبر تین سو دس کی طرف بڑھا اور دروازے کے پاس جا کر رک گیا۔ اس نے ایک لمحہ توقف کیا اور پھر اس نے دروازے پر دستک دی۔

''یس۔''۔۔۔ اندر سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''ویٹر۔ میڈم۔''۔۔۔ عمران نے بدلی ہوئی آواز میں کہا۔

''ویٹر۔ کیا بات ہے۔ کیوں آئے ہو۔''۔۔۔ اندر سے آواز

سنائی دی۔

"میڈم آپ ہال میں اپنی ایک چیز بھول آئی تھیں۔ میں وہ آپ کو لوٹانے آیا ہوں۔"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اچھا رکو۔ میں آ رہی ہوں۔"۔۔۔۔ اندر سے آواز آئی۔ پھر قدموں کی آواز قریب آتی سنائی دی۔ اور پھر لاک کھلا جیسے ہی لاک کھلا عمران نے اچانک دروازے پر زور دار لات مار دی۔ دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور اندر سے کسی کے چیخنے اور گرنے کی آواز سنائی دی۔ عمران دروازہ کھولتے ہی اچھل کر کمرے میں داخل ہو گیا۔ دروازہ کھولنے والی لڑکی دروازے کے دھماکے سے کھلنے کی وجہ سے اس سے ٹکرا کر دور جا گری تھی۔ جیسے ہی عمران اور جوزف اندر داخل ہوئے لڑکی اچانک سانپ کی سی تیزی سے پلٹی۔ دوسرے لمحے عمران نے برق رفتاری سے دائیں طرف چھلانگ لگا دی۔ اسے لڑکی کے ہاتھ میں سائلنسر لگا ریوالور نظر آیا تھا۔

جیسے ہی عمران نے چھلانگ لگائی لڑکی نے اس پر گولی چلا دی۔ اگر عمران کو ایک لمحے کی بھی دیر ہو جاتی تو گولی عین اس کے سر پر پڑتی اور اس کے سر کے سینکڑوں ٹکڑے ہو جاتے۔ عمران نے جیسے ہی چھلانگ لگائی۔ اس کے عقب میں موجود جوزف بھی دائیں طرف جھکا اور اس نے اچانک پھرتی سے اپنا ریوالور نکال کر لڑکی پر فائر کر دیا۔ لڑکی کے حلق سے ہلکی سی چیخ نکلی اور اس کے ہاتھ سے ریوالور نکل کر دور جا گرا۔

جوزف نے انتہائی بر وقت اقدام کیا تھا۔ اگر اسے ایک لمحہ بھی فیصلہ کرنے میں دیر ہو جاتی تو لڑکی کی دوسری گولی یقیناً عمران کو چاٹ جاتی۔ جوزف نے گولی لڑکی کے ریوالور والے ہاتھ پر چلائی تھی۔ جس کے نتیجے میں لڑکی کا ہاتھ زخمی ہو گیا تھا اور ریوالور اس کے ہاتھ سے نکل گیا تھا۔

"جوزف۔ دروازہ بند کرو۔ جلدی۔"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو جوزف سر ہلا کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ عمران تیزی سے لڑکی کے قریب آ گیا جو حیرت سے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اس کی طرف دیکھ رہی تھی۔

"کون ہو تم۔"۔۔۔۔ لڑکی نے ٹھہری ہوئی آواز میں پوچھا۔ عمران نے اس کی آنکھوں میں جھانک لیا تھا جس سے صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ اس لڑکی نے اسے پہچان لیا ہے۔

"اٹھ کر کھڑی ہو جاؤ۔ پھر میں تمہیں اپنا تعارف بمعہ ڈگریاں کراؤں گا۔"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو لڑکی اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

"گڈ۔ اب بتاؤ مادام ریڈ۔ تمہاری طبیعت کیسی ہے۔ اور کیا حال ہیں تمہارے۔"۔۔۔۔ عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"مادام ریڈ۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ میرا نام مادام ریڈ نہیں ہے۔ میں سارٹا ہوں۔ لیڈی سارٹا۔"۔۔۔۔ لڑکی نے سخت لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر سکون تھا جیسے اسے عمران اور اس کے دیو جیسے ساتھی اور اس کے ہاتھوں میں موجود ریوالوروں سے کوئی خوف نہیں تھا۔

''چلو میں مان لیتا ہوں کہ تم مادام ریڈ نہیں ہو۔ مگر تم اس کی ساتھی ضرور ہو اور جہاں تک میری یادداشت کام کرتی ہے تم کیٹی ہو۔ وہی کیٹی جو ایکریمیا میں ایسٹن کے ساتھ ڈیل کرنے گئی تھی اور میں ڈیل کے وقت ہم وہاں پہنچ گئے تھے۔'' ——— عمران نے کہا تو ایک لمحے کے لئے لڑکی کا رنگ بدل گیا۔ مگر اس نے فوراً خود کو سنبھال لیا۔

''نہیں۔ میں کیٹی نہیں ہوں۔ تمہیں یقیناً کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔ دیکھو میں سیاح ہوں اور ایکریمیا سے یہاں صرف سیاحت کے لئے آئی ہوں۔ کیا تمہارے ملک میں سیاحوں کے ساتھ ایسا ہی سلوک کیا جاتا ہے۔'' ——— لڑکی نے غصے سے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

''دیکھو کیٹی۔ تم میرے بارے میں اچھی طرح سے جانتی ہو کہ میں کون ہوں۔ اس لئے میں تم سے صرف سوال کروں گا اور تمہیں میرے سوال کا جواب دینا پڑے گا۔ ورنہ میں تمہارا اس قدر بھیانک حشر کروں گا جس کا تم سوچ بھی نہیں سکتیں۔'' ——— عمران نے بڑے سرد اور سپاٹ لہجے میں کہا۔

''کیا پوچھنا چاہتے ہو۔'' ——— کیٹی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''مادام ریڈ اور تمہاری باقی کیٹس کہاں ہیں۔'' ——— عمران نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے کہا۔

''میں نہیں جانتی۔'' ——— کیٹی نے کہا تو عمران کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی۔

''جواب اچھا ہے۔ مگر مجھے تمہارا یہ جواب پسند نہیں آیا۔'' عمران نے کہا۔

''تو تم کیا چاہتے ہو۔ میں تمہارے مطلب کا جواب دوں۔'' کیٹی نے زہریلے انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔'' ——— عمران نے کہا۔

''سنو عمران۔ مادام تمہاری پہنچ سے بہت دور ہیں۔ تم لاکھ کوششیں کر لو مگر تم ان تک نہیں پہنچ سکو گے۔ مادام کو پہلے ہی اندازہ ہو گیا تھا کہ تم کسی نہ کسی طرح اس رہائش گاہ میں پہنچ جاؤ گے۔ جہاں وہ اپنی پہلی رہائش گاہ سے منتقل ہوئی تھیں اور مادام کا یہ اندازہ بھی درست تھا کہ تم اس رہائش گاہ سے اس ہوٹل تک بھی پہنچ جاؤ گے۔ اس لئے انہوں نے یہاں مجھے رکنے کے لئے کہا اور خود نکل گئیں۔ اب اگر تم یہ سمجھ رہے ہو کہ تم مجھ سے کچھ اگلوا لو گے تو یہ تمہاری بہت بڑی بھول ہے۔'' ——— کیٹی نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

''چلو۔ کم از کم تم نے یہ قبول تو کیا کہ تم کیٹی ہو۔ تم میرے قابو میں آ گئی ہو تو مادام بھی آ جائے گی۔'' ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''یہ تمہاری بھول ہے کہ میں آسانی سے تمہارے قابو میں آ جاؤں گی۔'' ——— کیٹی نے کہا۔ اس کے ہونٹوں پر زہر انگیز مسکراہٹ تھی۔ اسی لمحے عمران اور جوزف کو عقب میں کمرے کا دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی۔ وہ دونوں لاشعوری طور پر پلٹے اور یہی لمحہ ان پر بھاری

پڑ گیا۔ کیٹی اچانک حرکت میں آئی اور اس نے یک لخت الٹی
چھلانگ لگا دی اور وہ ان دونوں کو لپیٹتی ہوئی کمرے کی دیوار سے
آ ٹکرائی اور اس کی اچانک اور زوردار ٹکر سے عمران اور جوزف اچھل کر
نیچے جا گرے۔ وہ دونوں چونکہ ایک دوسرے کے قریب کھڑے تھے
اس لئے کیٹی نے بیک وقت ان دونوں پر چھلانگ لگا دی تھی۔

نیچے گرتے ہی دونوں اٹھے مگر کیٹی ان دونوں سے زیادہ تیزی
سے اٹھی اور دوسرے لمحے وہ چھلانگ لگا کر دروازے کی طرف بڑھی
جہاں ہوٹل کا کاؤنٹر مین اور چند ویٹر کھڑے تھے جو شاید کمرے میں
ہونے والی فائرنگ کی آواز سن کر وہاں آ گئے تھے۔ کیٹی نے انتہائی
غضب ناک انداز میں انہیں باہر دھکیلا اور بجلی کی سی تیزی سے کمرے
سے نکلتی چلی گئی۔

"وہ نکل گئی ہے۔ پکڑو اسے۔" ـــــ عمران نے حلق کے بل
چیختے ہوئے کہا اور فوراً اٹھ کر اس کے پیچھے بھاگا۔ جوزف بھی اس کے
پیچھے لپکا۔ انہوں نے بھی کاؤنٹر مین اور ویٹروں کو ایک طرف دھکیلا اور
کمرے سے باہر آ گئے۔ کیٹی انہیں راہداری میں دوڑتی نظر آئی۔ وہ
سیڑھیوں کی طرف جا رہی تھی۔ دوسرے لمحے کیٹی بجلی کی سی تیزی سے
سیڑھیاں اترتی چلی گئی۔

عمران اور جوزف اس کی طرف اڑے جا رہے تھے۔ وہ چھلانگیں
مارتے ہوئے سیڑھیاں اتر رہے تھے۔ ادھر کیٹی تو جیسے چھلاوہ بنی ہوئی
تھی۔ وہ دیکھتے ہی دیکھتے ہال کے دروازے سے باہر نکل گئی۔

عمران بیرونی دروازے سے باہر نکلا تو اس نے کیٹی کو بھاگتے
ہوئے کمپاؤنڈ سے باہر نکلتے دیکھا۔ وہ دبلی پتلی لڑکی جیسے اڑی جا رہی
تھی۔ عمران جانتا تھا کہ اگر کیٹی اس کے ہاتھ سے نکل گئی تو پھر اس کا
دوبارہ ہاتھ آنا مشکل ہو جائے گا۔ اس لئے وہ ہر صورت میں اسے پکڑنا
چاہتا تھا کیونکہ اب وہی اسے مادام ریڈ کے بارے میں بتا سکتی تھی۔
کیٹی مین گیٹ سے نکل کر سڑک کے دائیں طرف مڑ گئی۔ عمران نے
اپنی رفتار اور تیز کر دی۔ مگر اچانک کیٹی کے قریب سڑک پر ایک سیاہ
رنگ کی کار آ کر رکی۔ اس کا دروازہ کھلا اور کیٹی غڑاپ سے اس کار
میں غائب ہو گئی۔

دوسرے لمحے کار حرکت میں آئی اور بجلی کی سی تیزی سے سڑک
کی دوسری طرف دوڑتی چلی گئی۔ یہ دیکھ کر عمران نے بھاگتے ہوئے اپنا
رخ پلٹا اور پارکنگ کی طرف بھاگنے لگا۔ چند لمحوں بعد وہ پارکنگ سے
کار نکال لایا۔ پارکنگ کے باہر عمران نے جوزف کو دیکھا تو وہ فوراً کار
اس کے قریب لے آیا۔

"بیٹھو" ـــــ عمران نے چیخ کر کہا تو جوزف فوراً کار کا دروازہ
کھول کر اندر بیٹھ گیا۔ اس کے بیٹھتے ہی عمران نے کار ایک جھٹکے سے
آگے بڑھا دی اور اس طرف آ گیا جس طرف سیاہ کار میں کیٹی گئی
تھی۔

کیٹی کی کار جس سڑک پر جا رہی تھی وہ آگے جا کر ایک بڑے
چوک کی طرف نکلتی تھی۔ عمران نے اپنی کار دوسری سڑک پر گھمائی اور

برق رفتاری سے کار دوڑاتا ہوا تیزی سے اس چوک پر آ گیا۔ وہ اس
چوک پر کیٹی کی کار کو روکنا چاہتا تھا۔ اس نے کار ایسی سائیڈ پر روکی
جہاں سے سیدھی آنے والی سڑک صاف دکھائی دے رہی تھی۔ عمران
نے کار کے ڈیش بورڈ سے اپنا مشین پسٹل اور ایک ہینڈ گرنیڈ نکال لیا۔
عمران ہر صورت میں اس کار کو روکنا چاہتا تھا جس میں کیٹی سوار تھی۔

تھوڑی ہی دیر میں اسے سڑک پر کیٹی کی سیاہ کار نظر آئی۔ کار
دیکھ کر عمران اور جوزف کے اعصاب تن گئے۔ جوزف نے بھی
ہولسٹروں سے ریوالور نکال کر ہاتھوں میں لے لئے تھے۔

"تم سڑک کے دوسرے کنارے کی طرف چلے جاؤ۔ ہمیں اس
کار کو ہر حال میں روکنا ہے۔ دھیان رکھنا مجھے وہ لڑکی زندہ چاہیے۔"
عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا تو جوزف نے اثبات میں سر
ہلایا اور وہ تیزی سے سڑک کے دوسرے کنارے کی طرف دوڑتا چلا
گیا۔

پھر سیاہ کار جیسے ہی چوک کے قریب آئی۔ عمران نے ہاتھ لہرایا
اور اس کے ہاتھ سے ہینڈ گرنیڈ اڑتا ہوا کار کی طرف بڑھتا چلا گیا جس
کی سیفٹی پن عمران پہلے ہی نکال چکا تھا۔

کار میں موجود کیٹی نے شاید عمران اور اسے کار پر ہینڈ گرنیڈ
پھینکتے دیکھ لیا تھا۔ جیسے ہی عمران نے بم پھینکا اور اس سے پہلے کہ بم
کار پر گرتا۔ اچانک کار کے بریک لگے اور کار سڑک پر گھسٹتی چلی گئی
اور پھر ایک جھٹکے سے رک گئی۔ اسی لمحے بم سڑک پر گر کر زور دار

دھماکے سے پھٹ گیا۔ وہ کار سے کافی فاصلے پر سڑک پر گر کر پھٹا تھا۔
اس لمحے عمران نے سیاہ کار کو تیزی سے بیک ہوتے دیکھا تو وہ تیزی
سے اس کار کی طرف بھاگا۔ بھاگتے ہوئے اس نے یکلخت سیاہ کار پر
فائرنگ شروع کر دی۔ یہ دیکھ کر جوزف بھی فائرنگ کرتا ہوا کار کی
طرف لپکا۔ مگر سیاہ کار برق رفتاری سے پلٹی اور مڑ کر زگ زیگ انداز
میں واپس اس سڑک پر دوڑتی چلی گئی۔ جہاں سے وہ آئی تھی۔ عمران
کے حلق سے خوفناک غراہٹ نکلی اور وہ ایک جھٹکے سے رک گیا۔
دوسرے لمحے وہ مڑا اور ایک بار پھر بھاگتا ہوا اپنی کار کی طرف بڑھنے
لگا۔ جوزف بھی اس کے پیچھے لپکا۔ چند لمحوں بعد وہ دونوں ایک بار پھر
اپنی کار میں تھے اور کار برق رفتاری سے اس طرف اڑی جا رہی تھی
جس طرف کیٹی کی کار گئی تھی۔

سیاہ کار کافی فاصلے پر تھی مگر عمران نے برق رفتاری سے ڈرائیونگ
کرتے ہوئے اس کار کو پا لیا تھا۔ وہ کار کی رفتار بڑھاتا جا رہا تھا۔
سیاہ کار اب عام سڑکوں پر جانے کے بجائے شمالی سڑک کی
طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔ جہاں ٹریفک نہ ہونے کے برابر تھا۔ دو
تین موڑ مڑ کر عمران جیسے ہی ایک موڑ پر کار آگے لایا تو اس نے
بے اختیار پوری قوت سے کار کے بریک پیڈل پر دباؤ ڈال دیا۔ سیاہ
کار اس موڑ پر سڑک پر ترچھی کھڑی تھی۔

اچانک بریک لگانے کی وجہ سے عمران کی کار سڑک پر تیزی سے
گھسٹتی چلی گئی۔ کار کے ٹائر احتجاجاً چیخ اٹھے تھے مگر عمران جس تیز

رفتاری سے کار چلا رہا تھا بریک لگانے کے باوجود اس کی کار نہ رکی تھی
اور اس کی کار گھسٹتی ہوئی زوردار دھماکے سے سیاہ کار سے جا ٹکرائی۔
اس اچانک افتاد سے عمران کا سر بے اختیار زور سے سٹیرنگ سے ٹکرایا۔
اس کے ذہن میں ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور پھر اس کا ذہن اندھیرے
میں ڈوبتا چلا گیا۔

مادام ریڈ نے فوری طور پر اس نئی رہائش گاہ کو بھی چھوڑنے
کا فیصلہ کر لیا تھا۔ اس نے عمران کو گھیرنے کا ایک نیا پروگرام ترتیب دیا
تھا۔ چنانچہ اس نے اس رہائش گاہ کے فون سے سٹار ہوٹل کا نمبر ملایا اور
اپنی ایک ساتھی کیٹی کے لئے ایک نئے نام سے کمرہ بک کرا لیا۔ اس
نے کیٹی کو بلا کر اسے ساری بات سمجھائی اور اسے فوری طور پر ہوٹل میں
منتقل ہونے کا حکم دے دیا۔
کیٹی مادام ریڈ کا حکم سن کر فوراً اسٹار ہوٹل کی طرف روانہ ہوگئی۔
مادام ریڈ نے اس کے ساتھ ایک اور کیٹ کو بھی بھیج دیا تھا کہ وہ اس
کے فاصلے پر رہ کر کیٹی کی نگرانی کر سکے اور ضرورت پڑنے پر وہ کیٹی کی
مدد کر سکے۔ مادام ریڈ نے جان بوجھ کر فون کی ڈائلنگ میموری سے سٹار
ہوٹل کا نمبر واش نہیں کیا تھا۔ کیٹی کے جانے کے بعد مادام ریڈ نے اپنی
دوسری کیٹس کے ساتھ اس رہائش گاہ کو بھی چھوڑ دیا۔

مادام ریڈ کے پاس اب چونکہ رہائش گاہ کا اور کوئی انتظام نہیں تھا اس لئے اس نے کیٹس سے کہا کہ وہ مختلف ہوٹلوں میں منتقل ہو جائیں۔ پھر اس نے ریٹا کو ساتھ لیا اور خود بھی کسی ہوٹل میں جانے کے لئے روانہ ہوگئی۔ گاڑی ریٹا چلا رہی تھی۔

وہ شہر میں کافی دیر تک گھومتی رہی۔ اس نے کئی ہوٹلوں کو چھوڑ دیا تھا جو بہترین اور اعلیٰ ترین ہوٹلوں میں شمار ہوتے تھے۔

''کیا بات ہے مادام۔ آپ خاصی پریشان دکھائی دے رہی ہیں۔ کیا کسی ہوٹل میں نہیں جائیں گی آپ۔''—— ریٹا نے حیرت بھری نظروں سے مادام کو دیکھتے ہوئے کہا۔

''مجھے کیٹی کے بارے میں فکر ہو رہی ہے ریٹا۔ میں نے اسے عمران کے لئے چارہ تو بنا دیا ہے۔ مگر عمران بے حد خطرناک انسان ہے۔ اگر وہ کیٹی تک پہنچ گیا تو اس کے سامنے کیٹی کی صلاحیتیں کم پڑ جائیں گی اور وہ کیٹی کو نقصان بھی پہنچا سکتا ہے۔''—— مادام ریڈ نے کہا۔

''آپ نے خود ہی تو عمران کے لئے جال پھیلایا ہے تاکہ وہ کیٹی تک پہنچ جائے اور اس کے ساتھ میری بھی تو گئی ہے۔ جسے اگر موقع مل گیا تو وہ عمران کو فوراً ہلاک کر دے گی۔''—— ریٹا نے کہا۔

''نہیں۔ وہ ایسا نہیں کر سکے گی۔ عمران اس کے لئے آسان شکار ثابت نہیں ہوگا۔''—— مادام ریڈ نے اسی طرح پریشان لہجے میں کہا۔

''تو پھر آپ کیا چاہتی ہیں۔''—— ریٹا نے حیران ہو کر کہا اسے مادام ریڈ کی پریشانی کی وجہ سمجھ میں نہیں آ رہی تھی۔

''پتہ نہیں۔ مجھے کیٹی کو وہاں بھیج کر تسلی نہیں ہو رہی۔''—— مادام ریڈ نے سر جھٹک کر کہا۔

''اگر آپ کو تسلی نہیں ہو رہی تو آپ کیٹی کو وہاں سے بلالیں۔ جب وہ عمران کے سامنے ہی نہیں آئے گی تو پھر پریشانی کیسی۔''—— ریٹا نے کہا۔

''نہیں۔ میں یہ بھی نہیں چاہتی۔ عمران کو زیادہ دیر زندہ رکھنا بھی ہمارے مفادات کے لئے اچھا نہیں ہے۔''—— مادام ریڈ نے کہا تو ریٹا کے چہرے پر شدید ترین حیرت کے تاثرات نمایاں ہو گئے۔ ایک طرف مادام ریڈ کیٹی کو عمران کے سامنے لانے پر پریشان ہو رہی تھی اور دوسری طرف وہ عمران کو بھی ہر صورت میں ہلاک کرنا چاہتی تھی۔

''پھر مادام۔ اب آپ کیا کرنا چاہتی ہیں۔''—— ریٹا نے کہا۔

''تم میری کو کال کرو۔ اس سے کہو کہ اگر اسے کیٹی کے پاس عمران جاتا نظر آئے تو وہ کچھ نہ کرے۔ وہ اس کی نگرانی کرے ہم وہاں جائیں گے اور عمران کے لئے جو کروں گی میں خود کروں گی۔ وہ بس عمران اور کیٹی پر نظر رکھے۔''—— مادام ریڈ نے کہا تو ریٹا نے گاڑی سڑک کے کنارے قدرے سنسان جگہ پر کھڑی کی اور اس نے

سیل فون جیسا جدید ٹرانسمیٹر نکالا اور اس سے میری کو کال کر کے مادام ریڈ کے احکامات دیئے اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"اب سٹار ہوٹل چلو۔" ــــ مادام ریڈ نے ریٹا سے کہا اور ریٹا نے اثبات میں سر ہلایا اور گاڑی آگے بڑھا دی۔ تھوڑی دیر بعد وہ سٹار ہوٹل کے قریب پہنچ گئے۔ ابھی وہ ہوٹل کی طرف مڑ ہی رہی تھی کہ ریٹا بے اختیار چونک پڑی۔

"اوہ۔ مادام۔ یہ کیٹی کو کیا ہوا۔ وہ دوڑی چلی آ رہی ہے۔" اچانک ریٹا نے چیختے ہوئے کہا۔ مادام نے چونک کر دیکھا تو اسے بھی ہوٹل کے گیٹ سے کیٹی بے تحاشہ بھاگتی نظر آئی۔ دوسرے لمحے مادام نے گیٹ سے عمران کو نکلتے دیکھا تو اس کی آنکھیں پھیل گئیں۔

"اوہ۔ جلدی کرو۔ کار کیٹی کے پاس لے جاؤ۔ ورنہ عمران اسے پکڑ لے گا۔" ــــ مادام ریڈ نے چیختے ہوئے کہا تو ریٹا نے فوراً کار آگے بڑھائی اور پھر تیزی سے بھاگتی ہوئی کیٹی کی طرف بڑھی جو سڑک کراس کر رہی تھی۔ ریٹا نے کار فوراً اس کے قریب روکی اور مادام ریڈ نے اس کے لئے فوراً پچھلا دروازہ کھول دیا۔

"کار میں بیٹھو کیٹی۔ ہری اپ۔" ــــ مادام ریڈ نے چیختے ہوئے کہا تو کیٹی اسے پہچان کر فوراً کار میں آ گئی۔

"کار چلاؤ۔ جلدی۔" ــــ مادام ریڈ نے چیختے ہوئے کہا تو ریٹا نے فوراً کار آگے بڑھا دی۔ زور دار جھٹکا لگنے سے کار کا دروازہ خود ہی بند ہو گیا تھا۔ کیٹی سیٹ پر گر کر تیز تیز سانس لے رہی تھی۔

اس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔ مسلسل اور تیز بھاگنے سے اس کا برا حال تھا۔

"کار اور تیز چلاؤ ریٹا۔ ورنہ عمران ہمارے پیچھے آ جائے گا۔" مادام ریڈ نے تیز لہجے میں کہا تو ریٹا نے کار کی رفتار اور تیز کر دی۔

"کیا ہوا تھا کیٹی۔" ــــ مادام ریڈ نے سر گھما کر کیٹی کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا تو کیٹی نے اپنا سانس بحال کر کے مادام ریڈ کو ساری تفصیل بتا دی۔

"میری سمجھ میں نہیں آ رہا مادام۔ میری نے جب عمران اور اس کے ساتھی کو میرے کمرے کی طرف آتے دیکھا تھا اس نے ان پر حملہ کیوں نہیں کیا۔ وہ کہاں رہ گئی تھی۔" ــــ کیٹی نے کہا۔

"اسے میں نے ان پر حملہ نہ کرنے کا حکم دیا تھا۔" مادام ریڈ نے کہا۔

"اوہ۔ مگر کیوں مادام۔ آپ نے خود ہی تو وہاں عمران کو ہلاک کرنے کے لئے جال بچھایا تھا۔" ــــ مادام ریڈ کا جواب سن کر کیٹی نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ میں مطمئن نہیں تھی۔ اسی لئے میں ریٹا کے ساتھ یہاں آ گئی تھی۔" ــــ مادام ریڈ نے سر جھٹک کر کہا۔

"مادام۔ ہمارے تعاقب میں ایک کار آ رہی ہے۔" ــــ ریٹا نے بیک مرر پر نظر ڈالتے ہوئے کہا تو مادام ریڈ چونک کر پیچھے دیکھنے لگی۔

"یہ عمران ہے۔ سو فیصد عمران۔ کار کی رفتار بڑھاؤ ریٹا۔" مادام ریڈ نے کہا تو ریٹا نے کار کی رفتار اور زیادہ بڑھا دی۔ پھر انہوں نے عمران کی کار کو دوسری سڑک کی طرف مڑتے دیکھا۔

"آگے بڑا چوک ہے مادام۔ ہمیں اب کہاں جانا ہے۔" ریٹا نے مادام ریڈ سے پوچھا۔

"آگے بڑھتی رہو اور مجھے سوچنے دو۔" ——— مادام ریڈ نے کہا تو ریٹا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ تیزی سے کار دوڑاتی رہی۔ ان کی کار جیسے ہی چوک کی طرف آئی انہوں نے وہاں عمران اور اس کے سیاہ فام ساتھی کو دیکھ لیا۔ جیسے ہی کار آگے بڑھی۔ ریٹا نے عمران کے ہاتھ سے کوئی چیز نکل کر اپنی کار کی طرف آتے دیکھی۔ ریٹا کے ذہن میں فوری طور پر بم کا خیال آیا۔ اس نے فوراً بریک پیڈل پر دباؤ ڈال دیا۔ کار کے ٹائر چیختے ہوئے سڑک پر گھسٹتے چلے گئے اور پھر کار ایک جھٹکے سے رک گئی۔ اسی لمحے عمران کا پھینکا ہوا بم سڑک پر گرا ایک زور دار دھماکہ ہوا اور وہاں گرد و غبار سا پھیل گیا۔

"کار موڑو۔ واپس چلو جلدی۔" ——— مادام ریڈ نے چیخ کر کہا تو ریٹا فوراً کار بیک کرنے لگی۔ اسی لمحے انہوں نے عمران اور اس کے سیاہ فام ساتھی کو سامنے آ کر کار پر فائرنگ کرتے دیکھا تو ریٹا نے فوراً کار موڑی اور تیزی سے سڑک پر زگ زیگ انداز میں واپس دوڑانے لگی۔ تھوڑی ہی دیر میں انہیں عمران کی کار دوبارہ اپنے پیچھے نظر آئی۔

"ریٹا تیار ہو جاؤ۔ کار کو شمالی علاقے کی کسی سنسان سڑک کی طرف لے چلو۔ یہ اچھا موقع ہے۔ ہم عمران کو آسانی سے ہلاک کر سکتی ہیں۔" ——— مادام ریڈ نے ریٹا سے مخاطب ہو کر کہا تو ریٹا نے اثبات میں سر ہلایا اور کار کو مختلف سڑکوں پر دوڑاتی ہوئی شمالی علاقے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

"بس وہ سامنے موڑ مڑتے ہی کار روک دینا۔" ——— مادام ریڈ نے سامنے ایک پہاڑی موڑ دیکھ کر ریٹا سے کہا تو ریٹا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ مادام نے فوراً کار کا ڈیش بورڈ کھولا اور اس میں سے تین مشین پسٹل نکال لئے۔ اس نے ایک ایک مشین پسٹل ریٹا اور کیٹی کو دے دیا۔ اب ان کی کار موڑ کے قریب پہنچ چکی تھی۔

"کار سڑک کے درمیان کھڑی کر کے پہاڑی کی طرف چلو جلدی۔" ——— مادام ریڈ نے کہا تو ریٹا نے فوراً موڑ مڑ کر کار عین سڑک کے درمیان ترچھی کھڑی کر دی۔ پھر وہ تینوں کار سے نکلیں اور تیزی سے دائیں طرف پہاڑی کی طرف دوڑتی چلی گئیں۔ چند لمحوں بعد وہ پہاڑی کی چٹانوں کے عقب میں پہنچ چکی تھیں۔ تھوڑی دیر بعد انہیں ایک کار کے انجن کی آواز سنائی دی جو قریب آتی جا رہی تھی۔ دوسرے لمحے انہوں نے ٹائروں کے زور دار انداز میں سڑک پر گھسٹنے اور پھر کار کو دھماکے سے اپنی کار سے ٹکرانے کی آوازیں سنیں۔

"وہ مارا۔ یہ یقیناً عمران کی کار تھی جو سڑک پر ترچھی کھڑی ہماری

کار سے ٹکرا گئی ہے۔"۔۔۔۔۔۔ مادام ریڈ نے خوشی سے چیختے ہوئے کہا
اور پھر وہ تینوں چٹانوں کی اوٹ سے نکلیں اور تیزی سے اپنی کار کی
طرف بھاگنے لگیں۔ ان کے چہرے فتح اور کامرانی سے دمک رہے
تھے۔ آخر کار وہ اپنے سب سے بڑے دشمن کو ہلاک کرنے میں
کامیاب ہو ہی گئی تھیں۔

کار زور دار دھماکے سے سڑک پر کھڑی دوسری کار سے ٹکرائی تو
جوزف کا سر بھی پوری قوت سے کار کے ڈیش بورڈ سے ٹکرا گیا تھا۔
ایک لمحے کے لئے اسے اپنے ذہن میں خون کی سرخی سی اترتی ہوئی
محسوس ہوئی اور اس کے منہ سے بے اختیار چیخ نکل گئی۔ دوسرے لمحے
اسے اپنے سر پر گیلے پن کا احساس ہوا تو اس نے زور زور سے سر
جھٹکنا شروع کر دیا۔ جس سے اس کی آنکھوں کے سامنے سے سرخی دور
ہوگئی تھی۔ اس نے سر پر ہاتھ لگایا تو اس کا ہاتھ خون سے بھر گیا۔ کار کی
زور دار ٹکر سے اس کی سائیڈ والا دروازہ کھل گیا تھا۔ جوزف اسی
دروازے کی طرف جھکا ہوا تھا۔ اس نے ٹانگیں سیدھی کیں اور کار سے
باہر آ گیا۔ کار سے نکلتے ہی وہ لڑکھڑا کر گر پڑا۔ شدید دھماکے سے اس
کی ٹانگوں پر بھی چوٹیں آئی تھیں۔ یہی وجہ تھی کہ وہ کار سے نکل کر خود کو
نہ سنبھال سکا اور گر پڑا تھا۔

اسی لمحے جوزف نے سڑک کے دوسری طرف بھاگتے قدموں کی آوازیں سنیں تو اس کے جسم میں یکلخت جیسے پارہ سا دوڑ گیا۔ وہ بجلی کی سی تیزی سے پلٹ کر کار کے نیچے رینگ گیا۔ اس نے کار کے نیچے سے سر نکال کر دیکھا تو اسے سڑک پر تین لڑکیاں بھاگتی نظر آئیں۔ ان کے ہاتھوں میں مشین پسٹل تھے۔ جوزف نے فوراً سر نیچے کیا اور کار کے کافی نیچے ہو گیا۔ چند ہی لمحوں میں تینوں لڑکیاں بھاگتی ہوئی کار کے پاس آ گئیں۔

''عمران کار میں ہی ہے۔'' ـــــ ایک لڑکی نے چیختے ہوئے کہا تو عمران کا نام سن کر جوزف کے ذہن میں جیسے چھناکا سا ہوا۔ اس کے ذہن پر جو اندھیرا جھپٹ رہا تھا وہ یکلخت عمران کا نام سن کر چھٹ گیا تھا۔

''یہ کار میں اکیلا ہے۔ اس کا ساتھی کہاں ہے۔'' ـــــ دوسری آواز نے کہا۔

''لگتا ہے وہ یہاں سے نکل گیا ہے مادام۔'' ـــــ دوسری لڑکی کی آواز سنائی دی۔

''اوہ۔ ڈھونڈو اسے۔ وہ ہمارے لئے خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔ جلدی کرو۔ وہ یہیں کہیں ہوگا۔'' ـــــ ایک لڑکی نے تیز لہجے میں کہا اور ایک لڑکی تیزی سے کار کے دائیں طرف نشیب کی طرف بھاگ گئی۔

''مادام۔ عمران ابھی زندہ ہے۔ گولی مار دوں اسے۔'' ـــــ

کی کی آواز آئی۔

''نہیں کیٹی۔ ابھی اسے گولی مت مارو۔'' ـــــ اس لڑکی کی
نائی دی جسے مادام کہہ کر مخاطب کیا گیا تھا۔

''مادام۔ اسے فوراً گولی مار دینا ہمارے لئے بہتر ہوگا۔ یہ ابھی
بس ہے۔ اگر اسے ہوش آ گیا تو یہ بازی پلٹ سکتا ہے۔'' ـــــ کیٹی
لڑکی نے کہا۔

''نہیں کیٹی۔ یہ بے ہوش ہے۔ اس کے سر سے خون بھی بہہ رہا
ہے۔ اس کے جلد ہوش میں آنے کا کوئی امکان نہیں ہے۔ یہ ہمارا کچھ
ہیں بگاڑ سکتا۔ میں اسے ہوش میں لا کر اس کے باقی ساتھیوں کے
رے میں پوچھنا چاہتی ہوں۔'' ـــــ مادام نے سخت لہجے میں کہا۔

''مادام آپ جانتی ہیں۔ یہ عمران ہے۔ یہ کسی بھی صورت میں
آپ کو کچھ نہیں بتائے گا۔'' ـــــ کیٹی نے احتجاج بھرے لہجے میں
کہا۔

''تم فکر نہ کرو۔ اگر یہ عمران ہے تو میرا نام بھی مادام ریڈ ہے۔
میں اس کی زبان کھلوانا جانتی ہوں۔ اگر اس نے کچھ نہ بتایا تو میں
اسے اپنے ہاتھوں سے گولی مار دوں گی۔'' ـــــ مادام نے کہا۔

''پلیز مادام۔ اسے زندہ رکھنے کا رسک نہ لیں۔'' ـــــ کیٹی
نے ایک بار پھر احتجاج بھرے لہجے میں کہا۔

''شٹ اپ کیٹی۔ جو کہہ رہی ہوں وہ کرو۔ اسے ہوش میں لاؤ۔
فوراً۔'' ـــــ مادام ریڈ کی غراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

جوزف ساری سچویشن بخوبی سمجھ رہا تھا۔ اس کی اپنی
بے حد خراب تھی۔ اس کے ذہن پر بار بار اندھیرا یلغار کر رہا تھا
اپنی بے پناہ قوت ارادی سے اس اندھیرے کو بار بار ذہن سے
رہا تھا۔ ایک لڑکی بدستور اسے سڑک کی نشیب میں تلاش کر رہی تھی
دو لڑکیاں عمران کے سر پر موت بن کر کھڑی تھیں اور جوزف کو
بات کا شدید احساس تھا کہ اگر وہ بے ہوش ہو گیا تو وہ عمران کی
مدد نہیں کر سکے گا اور ان لڑکیوں سے کوئی بعید نہ تھا کہ وہ عمران کو ہلاک
کر دیتیں۔ جوزف نے اپنے ہولسٹر کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

اس کے ایک ہولسٹر میں ریوالور موجود تھا جبکہ اس کا دوسرا ریوالور
کار میں ہی گر گیا تھا۔ اسی لمحے جوزف نے عمران کی ہلکی سی چیخ سنی
شاید عمران کے سر پر ان لڑکیوں نے گنوں کے دستے مارے تھے
عمران کی چیخ سن کر جوزف کا چہرہ غصے سے یکلخت سیاہ ہو گیا اور اس
کے اعصاب تن گئے۔ اس نے سختی سے دانتوں پر دانت جمائے اور
ریوالور ہاتھ میں لئے زمین پر رینگتا ہوا کار کی پچھلی طرف سے نکل
آیا۔ دونوں لڑکیوں کی توجہ عمران کی طرف تھی۔ جوزف کچھ سوچ کر
تیزی سے رینگتا ہوا نشیب کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ وہ نشیب میں جا کر
زیادہ بہتر طریقے سے اس صورتحال کو ہینڈل کر سکتا تھا۔ ویسے بھی ایک
لڑکی نشیب کی طرف گئی تھی۔ اس سے جوزف کو زیادہ خطرہ تھا۔ اس
لئے جوزف پہلے اسے کور کرنا چاہتا تھا۔ پھر اسے اچانک نشیب سے
ایک لڑکی کا سایہ دکھائی دیا جو اسی طرف آ رہا تھا۔ جوزف نے فوراً اپنا

اور ریوالور کا رخ اس لڑکی کی طرف کر کے اچانک ٹریگر دبا
دوسرے لمحے ایک زور دار دھماکہ ہوا اور سامنے سے آنے والی
گولی لگنے سے بری طرح سے چیختی ہوئی گر پڑی۔

"اوہ۔ یہ چیخ تو ریٹا کی تھی۔ جلدی کرو۔ ہٹ جاؤ یہاں سے۔
اس کا ساتھی یہاں آ جائے گا۔"ــــــ اچانک جوزف کو مادام
کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ دوسرے لمحے جوزف نے ان دونوں
کار سے نکل کر تیزی سے دوسری کار کی آڑ میں جاتے دیکھا اور پھر
کار کے پیچھے سے اس طرف فائرنگ ہونے لگی جہاں جوزف
موجود تھا۔ لیکن جوزف چونکہ نشیب میں تھا اس لئے گولیاں اس کے
سے گزر گئی تھیں۔ جوزف نے فوراً اپنا سر نیچے کر لیا اور رینگتا ہوا
زیادہ نشیب میں اتر گیا۔ پھر جوزف تیزی سے کسی سانپ کی طرح
اور اس نے تیزی سے دوسری طرف رینگنا شروع کر دیا۔

وہ رینگتا ہوا تیزی سے اس طرف آ گیا جہاں لڑکیاں دوسری کار
کے پیچھے چھپی فائرنگ کر رہی تھیں۔ جوزف نے اپنے اگلے دھڑ کو اٹھایا
اور اس کار کی طرف یکے بعد دیگرے دو فائر کر دیئے۔ ایک لمحے کے
لئے کار کے پیچھے سے فائرنگ کی آوازیں رکیں اور پھر ان دونوں
لڑکیوں نے کار کے پیچھے سے نکل کر فوراً ہی عین اس جگہ فائرنگ کرنا
شروع کر دی جہاں جوزف موجود تھا مگر جوزف فائرنگ کر کے فوراً
دوسری طرف رینگ گیا تھا۔ وہ شاید جگہیں بدل بدل کر ان پر فائرنگ
کر کے انہیں ہراساں کرنا چاہتا تھا۔

جوزف کافی آگے جا کر اٹھا اور جھکے جھکے انداز میں اٹھ کر
پر آ گیا لیکن وہ جیسے ہی سڑک پر آ کر کاروں کی طرف بڑھا اچانک
کے عقب سے تڑتڑاہٹ ہوئی اور جوزف کو یوں محسوس ہوا جیسے
کے جسم میں بے شمار گرم سلاخیں اتر گئی ہوں۔ وہ اچھلا اور ایک دھماکے
سے سڑک پر آ گرا۔ فائرنگ اس کے عقب سے ہوئی تھی اور یہ فائرنگ
اس تیسری لڑکی نے کی تھی جسے جوزف نے گولی ماری تھی اور جوزف کی
گولی سے وہ لڑکی صرف زخمی ہوئی تھی۔ جوزف اسے گولی مار کر گرتا
دیکھ کر اس کی طرف سے توجہ ہٹا چکا تھا۔ جو اس کی بڑی غلطی تھی
زخمی ہونے کے باوجود تیسری لڑکی اس کے پیچھے آ گئی تھی اور اس نے
جوزف کو سڑک پر جاتے دیکھ کر عقب سے یکلخت اس پر فائرنگ کر دی
تھی۔

اب جوزف سڑک پر گرا پڑا تھا۔ اسے اپنے جسم میں آگ بھری
ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔ اس کے ذہن میں ہونے والے دھماکے اور
زیادہ شدید ہو گئے تھے اور پھر اس سے پہلے کہ اس کے تمام احساسات
فنا ہوتے اس نے اچانک موبائل پولیس کے سائرن کی آوازیں سنیں۔
شاید موبائل پولیس نے فائرنگ کی آوازیں سن کر اس طرف آ رہی تھی۔
''اوہ۔ پولیس۔ بھاگو یہاں سے۔''۔۔۔۔۔ اچانک مادام ریٹا
کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ دوسرے لمحے جوزف نے تینوں لڑکیوں کو
پہاڑی کی طرف بھاگتے دیکھا۔ چند ہی لمحوں میں وہاں پولیس کی دو
موبائل گاڑیاں آ گئیں۔

''کون ہے یہاں۔ کون فائرنگ کر رہا ہے یہاں۔''۔۔۔ اچانک
ایک کڑکتی ہوئی آواز سنائی دی اور جوزف نے یکلخت اپنا سر زمین پر
رکھ دیا۔ پولیس وہاں پہنچ چکی تھی۔ اب کم از کم عمران کو ان خطرناک
لڑکیوں سے کوئی خطرہ نہیں تھا۔ اس لئے جوزف پر سکون ہو گیا تھا اور
پھر اس کا یہی سکون اسے مزید پر سکون دنیا میں لے گیا اور اس نے
اپنے ہاتھ پیر ڈھیلے چھوڑ دیئے۔

صفدر اور اس کے باقی ساتھی ایکسٹو کے حکم پر مسلسل ریڈ کیٹس کو تلاش کر رہے تھے۔ صفدر کے ساتھ تنویر تھا جو مختلف کلبوں اور باروں میں جا کر ان کیٹس کو تلاش کر رہے تھے۔

تنویر کا کہنا تھا کہ ریڈ کیٹس کا تعلق چونکہ جرائم پیشہ افراد سے ہے اس لیے وہ یقینی طور پر شراب نوشی کی عادی ہوں گی۔ اور شراب چونکہ وہ اپنے ساتھ نہیں لاسکتی تھیں اس لئے وہ شراب پینے کے لئے یقیناً کسی نہ کسی کلب یا بار کا رخ کریں گی۔ اس پر صفدر نے اعتراض کرتے ہوئے کہا تھا کہ یہ ضروری نہیں کہ کیٹس شراب نوشی کی عادی ہوں۔ اور اگر وہ شراب کی عادی بھی ہوئیں تو یہ ضروری تو نہیں کہ وہ شراب کے لئے کسی کلب یا بار میں جائیں گی۔ وہ ایسی چیزیں اس جگہ بھی منگوا سکتی ہیں جہاں وہ خود موجود ہوں۔

تنویر نے اس سے کہا کہ انہیں چیک کر لینے میں کیا حرج ہے۔

ان کا کام ان کیٹس کو تلاش کرنا ہے اور ان کی تلاش کے لئے انہیں ایسی ہی جگہوں کو زیادہ سے زیادہ چیک کرنا چاہیے۔ چنانچہ صفدر نے اس کی بات مان لی تھی اور وہ دونوں مختلف کلبوں اور باروں میں گھوم کر انہیں تلاش کر رہے تھے۔ چیف نے انہیں جولیا پر حملہ کرنے والی دونوں کیٹس کے حلیے بتا دیئے تھے۔ وہ ان کے حلیوں کو ذہن میں رکھ کر ان کیٹس کو تلاش کر رہے تھے۔

اب تک صفدر اور تنویر کئی کلب اور بار چیک کر چکے تھے۔ انہوں نے ان کلبوں اور باروں کی انتظامیہ سے بھی معلومات حاصل کی تھیں اور وہاں کے ویٹروں اور دوسرے افراد سے بھی پوچھ گچھ کی تھی مگر انہیں کیٹس کے بارے میں کچھ پتہ نہ چل سکا تھا۔

پھر وہ دونوں گھومتے گھامتے سلور بار میں آ گئے۔ وہ دونوں سلور بار کے ہال میں بیٹھے کافی پی رہے تھے اور وہاں موجود شراب اور منشیات استعمال کرنے والی غیر ملکی لڑکیوں کو چیک کر رہے تھے مگر وہاں موجود غیر ملکی لڑکیوں میں انہیں ایسی کوئی لڑکی دکھائی نہیں دے رہی تھی جس کے لباسوں پر سرخ بلیوں کا مخصوص نشان ہو اور نہ ہی انہیں وہاں ایسی کوئی لڑکی نظر آئی تھی جو جولیا کے بتائے ہوئے حلیے پر فٹ بیٹھتی ہو۔

''میرا خیال ہے ہم ان جگہوں پر ریڈ کیٹس کو تلاش کر کے اپنا وقت برباد کر رہے ہیں۔'' ——— اچانک تنویر نے کافی کا گھونٹ بھرتے ہوئے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یہ تم کہہ رہے ہو۔'' ——— صفدر نے چونک کر اس کی طرف

دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ میرا خیال ہے ریڈ کیٹس بے حد چالاک اور ہوشیار ہیں۔ وہ جان بوجھ کر ایسی جگہوں پر نہیں آرہی ہیں جہاں وہ آسانی سے کسی کی نظروں میں آسکیں۔'' ـــــ تنویر نے کہا۔

''یہی بات میں نے پہلے تم سے کہی تھی۔ اب تم خود میری بات کی تائید کر رہے ہو۔'' ـــــ صفدر نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

''میں اور کیا کہہ سکتا ہوں۔ ہم شہر کے تقریباً تمام کلب اور بارز دیکھ چکے ہیں۔ اگر ان میں کوئی ریڈ کیٹ آئی ہوتی تو اس کا ہمیں اب تک پتہ چل گیا ہوتا۔'' ـــــ تنویر نے کہا۔

'' پھر۔ اب کیا کہتے ہو۔ تمہارے خیال میں وہ کہاں ہو سکتی ہیں۔'' ـــــ صفدر نے پوچھا۔ اس کے لہجے میں بدستور طنز کی آمیزش تھی۔

''ہمارے کیسز میں زیادہ تر مجرم اور مجرم تنظیمیں خاص طور پر ان علاقوں میں رہتی ہیں جہاں شور شرابہ کم اور خاموشی زیادہ ہو اور ایسے علاقے عموماً نئی تعمیر شدہ کالونیاں اور شہر سے الگ علاقے ہوتے ہیں جہاں نئی اور فرنشڈ رہائش گاہوں میں رہ کر وہ اپنا کام پرسکون ہو کر کر سکیں۔'' ـــــ تنویر نے کہا۔

''تو اب تمہارا کیا خیال ہے۔ ہم نئی کالونیوں میں جا کر تمام نئی اور جدید طرز کی کوٹھیوں اور رہائش گاہوں کو کھنگالیں۔'' ـــــ صفدر نے منہ بنا کر کہا۔

''نہیں۔ میرا یہ مطلب نہیں ہے۔'' ـــــ تنویر نے کہا۔

''تو پھر تم اب کیا کہنا چاہتے ہو۔'' ـــــ صفدر نے کہا۔

''جرائم پیشہ افراد ان جدید کالونیوں میں رہائش رکھنے کے لئے جو بھی رہائش گاہیں حاصل کرتے ہیں اس کے لئے وہ پراپرٹی ڈیلرز کا ہی سہارا لیتے ہیں اور اگر ان پراپرٹی ڈیلرز سے معلوم کیا جائے تو ہوسکتا ہے کہ ہمیں کوئی پراپرٹی ڈیلر بتا دے کہ ان چند دنوں میں کن غیر ملکی لڑکیوں نے کہاں رہائش اختیار کرنے کے لیے ان سے رابطہ کیا تھا۔'' تنویر نے کہا۔

''کیا احمقوں جیسی باتیں کر رہے ہو تنویر۔ یہ دارالحکومت ہے۔ یہاں سینکڑوں نئی کالونیاں بن چکی ہیں اور یہاں ہزاروں کی تعداد میں پراپرٹی ڈیلرز کام کر رہے ہیں۔ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ ہم ان ہزاروں پراپرٹی ڈیلرز سے ملیں اور ایک ایک سے یہ بات پوچھتے پھریں کہ ریڈ کیٹس نے کہاں رہائش اختیار کی ہے۔ کیا ہمارے لئے یہ کام آسان ہوگا اور اس کام کو اگر ہم نے شروع کر بھی دیا تو تمام پراپرٹی ڈیلرز سے رابطہ کرتے ہوئے ہمیں کتنے روز لگ جائیں گے اس کا اندازہ بھی ہے تمہیں۔'' ـــــ صفدر نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔ اسے واقعی تنویر کی باتوں پر غصہ آرہا تھا جو اس کے سامنے احمقانہ باتیں کر رہا تھا۔

''تو پھر تم ہی بتاؤ۔ کہاں تلاش کریں ہم انہیں۔ میں تو انہیں تلاش کر کر کے تھک گیا ہوں۔'' ـــــ تنویر نے بیزاری سے کہا۔

''تو یوں کہو نا کہ تم تھک گئے ہو۔ ایسی باتیں تو نہ کرو جو فضول

اور ناقابل فہم ہوں۔"۔۔۔۔ صفدر نے سر جھٹک کر کہا۔ اسی لمحے ان کے پاس ایک ویٹر آ گیا اور وہ دونوں خاموش ہو گئے۔

"معاف کیجئے۔ کیا میں آپ سے بات کر سکتا ہوں۔"۔۔۔۔ ویٹر نے بڑے دھیمے لہجے میں ان سے مخاطب ہو کر کہا تو وہ دونوں اس کا دھیما لہجہ سن کر چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔ وہ ایک ادھیڑ عمر آدمی تھا۔ جس کے چہرے پر شرافت تو نہیں تھی مگر اس کی آنکھیں صاف بتا رہی تھیں جیسے وہ ان سے کوئی اہم بات کرنا چاہتا ہو۔

"بولو۔ کیا بات ہے۔"۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"میں ابھی یہاں سے گزر رہا تھا تو میں نے آپ کے منہ سے ریڈ کیٹس کا نام سنا تھا۔"۔۔۔۔ اس نے کہا اور اس کے منہ سے ریڈ کیٹس کا سن کر وہ دونوں چونک پڑے۔

"کیا تم ان کے بارے میں جانتے ہو۔"۔۔۔۔ تنویر نے چونکتے ہوئے کہا۔

"اگر آپ ان ریڈ کیٹس کے بارے میں بات کر رہے تھے جن کے لباسوں پر سرخ رنگ کی بلیاں آپس میں لڑتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں تو میں ان کے بارے میں آپ کو ایک بات تو ضرور بتا سکتا ہوں۔"۔۔۔۔ ویٹر نے آنکھیں چمکاتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ بتاؤ کیا بتا سکتے ہو تم ان کے بارے میں۔"۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"یہاں نہیں۔ آپ ایسا کریں واش روم کی طرف آ جائیں۔ میں

وہیں آپ سے بات کروں گا۔"۔۔۔۔ ویٹر نے کہا اور پھر ان کا جواب سنے بغیر مڑ کر تیزی سے ایک طرف بڑھتا چلا گیا۔

"کیا خیال ہے۔ اس کی بات سن لی جائے۔"۔۔۔۔ صفدر نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اس کے چہرے پر مکاری تھی۔ وہ خاصا خرانٹ آدمی نظر آ رہا تھا۔ ہو سکتا ہے وہ ہمیں بلاوجہ کنفیوژ کرنا چاہتا ہو۔ اس نے بتایا نہیں کہ اس نے ہمارے منہ سے ریڈ کیٹس کا نام سنا تھا۔"۔۔۔۔ تنویر نے کہا۔

"ہم نے صرف ریڈ کیٹس کا نام لیا تھا۔ یہ نہیں کہا تھا کہ ہم ان لڑکیوں کی تلاش میں ہیں جن کے لباسوں پر ریڈ کیٹس کا مخصوص نشان ہے۔"۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ یہ تو ہے۔ تو آؤ۔ دیکھتے ہیں۔ وہ ہمیں کیا بتانا چاہتا ہے اور کیوں۔"۔۔۔۔ تنویر نے کہا اور وہ دونوں اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر آپس میں ادھر ادھر کی باتیں کرتے ہوئے وہ اس طرف بڑھتے چلے گئے جس طرف وہ ویٹر گیا تھا۔

ہال سے نکل کر وہ ایک راہداری میں آئے جس کے دوسرے سرے پر ٹوائلٹ کی نیم پلیٹ لگی تھی۔ ادھیڑ عمر ویٹر راہداری کے سرے پر کھڑا تھا۔

"آپ آ گئے۔"۔۔۔۔ ویٹر نے انہیں دیکھ کر تیزی سے ان کے قریب آ کر کہا۔

''ہاں۔ اب بتاؤ۔ کیا جانتے ہو تم ریڈ کیٹس کے بارے میں۔'' تنویر نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

''صاحب۔ میں ایک غریب آدمی ہوں۔ کل میری بیٹی کی شادی ہے۔ میں نے بار کے مینجر سے کچھ رقم مانگی تھی مگر اس نے رقم دینے سے صاف انکار کر دیا ہے۔''۔۔۔۔ ادھیڑ عمر ویٹر نے ان کی طرف عاجزی سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب۔ ہم تم سے ریڈ کیٹس کا پوچھ رہے ہیں اور تم۔'' تنویر نے تیز لہجے میں کہنا چاہا۔

''ایک منٹ۔ مجھے اس سے بات کرنے دو۔''۔۔۔۔ صفدر نے ہاتھ اٹھا کر اسے روکتے ہوئے کہا تو تنویر خاموش ہو گیا۔

'' تو تم ہمیں انفارمیشن صرف رقم حاصل کرنے کے لئے دینا چاہتے ہو۔''۔۔۔۔ صفدر نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

''جی صاحب۔ مگر مجھے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ میں آپ سے کیسے بات کروں۔''۔۔۔۔ ادھیڑ عمر نے کہا۔

''تمہارا نام کیا ہے۔''۔۔۔۔ صفدر نے پوچھا۔

''میرا نام مارٹن ہے اور میں اسی بار میں ویٹر ہوں۔''۔۔۔۔ اس نے کہا۔

''دیکھو مارٹن۔ ہم تمہیں رقم دینے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن اگر یہ معلومات ہمارے مطلب کی نہ ہوئیں تو۔''۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

''تو پھر میں آپ کی رقم آپ کو واپس دے دوں گا اور میں کیا

کر سکتا ہوں جناب۔''۔۔۔۔ مارٹن نے بے چارگی سے کہا۔

'' کتنی رقم میں تم اپنی بیٹی کی شادی کرا سکتے ہو۔''۔۔۔۔ صفدر نے پوچھا۔

''اگر مجھے ایک لاکھ روپے مل جائیں تو میں اپنی بیٹی کو نہایت عزت اور احترام سے رخصت کر سکتا ہوں۔''۔۔۔۔ مارٹن نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم تفصیل بتاؤ۔ تمہیں ایک لاکھ روپے مل جائیں گے۔''۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

'' میں نے ایک ایسی ہی لڑکی کو یہاں دیکھا تھا۔ وہ کل یہاں آئی تھی۔ اس کے لباس پر دو سرخ بلیاں بنی ہوئی تھیں جو آپس میں لڑتی نظر آ رہی تھیں۔''۔۔۔۔ مارٹن نے کہا۔

''کیا کرنے آئی تھی وہ یہاں۔''۔۔۔۔ صفدر نے پوچھا۔

''وہ ہمارے مینجر صاحب سے ملنے آئی تھی اور پھر وہ یہاں سے گئی تو خاص قسم کی شراب کی چند بوتلیں ساتھ لے گئی تھی۔ بار سے بوتلیں میں نے ہی اسے لا کر دی تھیں۔''۔۔۔۔ مارٹن نے کہا۔

'' کیا تم اس کے ساتھ باہر تک گئے تھے۔''۔۔۔۔ صفدر نے پوچھا۔

''جی ہاں۔ باہر اس کی سرخ رنگ کی ایک کار کھڑی تھی۔ میں نے اس کے کہنے پر بوتلیں اس کی کار میں رکھی تھیں۔''۔۔۔۔ مارٹن نے جواب دیا۔

''اس کار کا نمبر کیا تھا۔'' ـــــــ صفدر نے پوچھا تو مارٹن نے اسے کار نمبر بتا دیا۔

''تم نے خاص طور پر اس کار کا ماڈل اور نمبر کیوں یاد رکھا تھا۔'' تنویر نے اس کی طرف چبھتی ہوئی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''جاتے جاتے اس لڑکی نے مجھے دو بڑے نوٹوں کی ٹپ دی تھی اور ایسے افراد کا ہم خاص خیال رکھتے ہیں جو ہمیں بڑی ٹپیں دیتے ہیں اور ہماری یہی کوشش ہوتی ہے کہ جب وہ دوبارہ آئیں تو ہم خود ہی انہیں ہینڈل کریں۔'' ـــــــ مارٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا منیجر اس لڑکی کو جانتا ہے۔'' ـــــــ صفدر نے کہا۔

''اس سلسلے میں میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ بہرحال اتنا ضرور ہے وہ لڑکی منیجر صاحب کے پاس دو گھنٹے رہی تھی۔'' ـــــــ مارٹن نے کہا۔

''اور کوئی اہم بات جو تم ہمیں اس لڑکی کے بارے میں بتا سکو۔'' ـــــــ صفدر نے کہا۔

''نہیں اور کچھ نہیں۔'' ـــــــ مارٹن نے کہا۔

''اس لڑکی کا حلیہ بتاؤ۔'' ـــــــ صفدر نے کہا تو مارٹن اسے لڑکی کا حلیہ بتانے لگا۔ صفدر نے جیب سے بڑے نوٹوں کی ایک گڈی نکال کر مارٹن کے ہاتھوں پر رکھی تو مارٹن کا چہرہ خوشی سے گلنار ہو گیا۔ صفدر اور تنویر چونکہ کیس کے سلسلے میں معلومات حاصل کرنے نکلے ہوئے تھے اس لئے وہ پوری تیاری کر کے آئے تھے۔ ظاہر ہے معلومات حاصل کرنے کے لئے انہیں بڑی رقم کی بھی ضرورت پڑ سکتی تھی۔ اس

صفدر نے بغیر کسی تردد کے نوٹوں کی گڈی نکال کر مارٹن کو دے دی ی۔ مارٹن موٹی رقم حاصل کر کے جھک جھک کر انہیں سلام کرنے لگا۔

''تمہارے منیجر کا نام کیا ہے اور وہ کہاں بیٹھتا ہے۔'' صفدر نے اس سے پوچھا۔

''اس کا نام شاگر ہے اور آئیں میں آپ کو ان کے کمرے تک پہنچا دیتا ہوں۔'' ـــــــ مارٹن نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ ہمیں اس کے پاس پہنچا دو۔ پھر ہم جانیں اور ہمارا کام۔ مگر یہ یاد رکھنا کسی کو اس بارے میں کچھ پتہ نہیں چلنا چاہیے کہ ہم اس سے ملے تھے۔'' ـــــــ صفدر نے کہا۔

''آپ بے فکر رہیں جناب۔ مجھے میری رقم مل گئی ہے۔ مجھے اس سے کیا کہ آپ منیجر صاحب سے ملے تھے یا نہیں۔'' ـــــــ مارٹن نے کہا۔ پھر وہ انہیں لے کر بائیں طرف بنی ہوئی ایک راہداری کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ صفدر اور تنویر اس کے پیچھے چلنے لگے۔ راہداری کے اختتام پر ایک دروازہ تھا۔ جس پر منیجر کی پلیٹ لگی ہوئی تھی۔ صفدر کے کہنے پر مارٹن نے دروازے پر دستک دی۔

''یس۔'' ـــــــ اندر سے ایک باریک سی آواز سنائی دی۔

''باس۔ دو آدمی آپ سے ملنے آئے ہیں۔ وہ آپ سے گرین لیبل کی بات کرنا چاہتے ہیں۔ انہیں گرین لیبل کے سلسلے میں آپ سے بڑی ڈیل کرنی ہے۔'' ـــــــ مارٹن نے کہا تو اس کی بات سن کر صفدر کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ گرین

لیبل اس بار کی مخصوص شراب کا نام ہوگا جس کی ڈیل کے بارے میں مارٹن مینجر کو کہہ رہا تھا۔

"بھیج دو انہیں اندر۔" ــــ اندر سے مینجر نے کہا تو مارٹن نے دروازہ کھول دیا پھر اس نے انہیں اندر جانے کا کہا اور خود ایک طرف ہٹ گیا۔ صفدر اور تنویر اندر داخل ہو گئے۔

یہ ایک خاصا بڑا اور کشادہ کمرہ تھا جسے بہترین اور جدید فرنیچر سے آراستہ کیا گیا تھا۔ درمیان میں ایک بڑی دفتری میز موجود تھی جس پر مختلف رنگوں کے کئی فون پڑے تھے۔ میز کے پیچھے اونچی نشست والی کرسی پر ایک دبلا پتلا آدمی بیٹھا تھا۔ جس کے چہرے پر زخموں کے پرانے نشان تھے۔ وہ سر سے گنجا تھا اور اس کی بھنویں بے تحاشہ بڑھی ہوئی تھیں۔ اس کی آنکھوں میں زخمی چیتے جیسی چمک تھی۔

"بیٹھیں۔ مجھے شاگر کہتے ہیں اور میں اس بار کا مینجر اور مالک ہوں۔" ــــ اس آدمی نے کہا۔ صفدر اور تنویر میز کی دوسری طرف پڑی ہوئی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"فرمائیں۔ گرین لیبل کی کیا ڈیل لے کر آئے ہیں آپ۔" شاگر نے ان دونوں کو تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

"ہمیں ریڈ کیٹ نے بھیجا ہے۔" ــــ صفدر نے اس کی طرف گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ دوسرے لمحے اسے یوں لگا جیسے ریڈ کیٹ کا سن کر شاگر کے سر پر کسی نے زوردار ہتھوڑا مار دیا ہو۔ وہ حقیقتاً کرسی سے بری طرح اچھل پڑا اور اس کی آنکھیں حیرت

مارے جیسے باہر ابل آئی تھیں۔

"کک۔ کیا کہا تم نے۔ ریڈ کیٹ۔" ــــ شاگر نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ریڈ کیٹ۔" ــــ صفدر نے خشک لہجے میں کہا۔ شاگر کو اس طرح اچھلتے اور پریشان ہوتے دیکھ کر وہ سمجھ گیا تھا کہ اس کا تیر نشانے پر لگا ہے اور وہ صحیح آدمی تک پہنچ گئے ہیں جو انہیں واقعی کیس تک پہنچا سکتا تھا۔

"کیا بکواس کر رہے ہو۔ کون ریڈ کیٹ۔ میں کسی ریڈ کیٹ کو نہیں جانتا۔" ــــ شاگر نے یکلخت غصے میں آ کر کہا۔

"دیکھو شاگر۔ ہم بڑی شرافت سے بات کر رہے ہیں۔ اس لئے تم ہمارے ساتھ تعاون کرو ورنہ۔" ــــ صفدر نے جان بوجھ کر جملہ نامکمل چھوڑتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ کون ہو تم۔ پہلے اپنی اصلیت بتاؤ۔" ــــ شاگر نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

"اپنی اصلیت بھی ہم تمہیں بتا دیں گے۔ پہلے یہ بتاؤ ریڈ کیٹ کہاں ہے۔" ــــ تنویر نے اس کی طرف غصیلی نظروں سے دیکھتے ہوئے غرا کر کہا۔

"کیا مطلب۔ ابھی تو تم کہہ رہے تھے کہ تمہیں ریڈ کیٹ نے بھیجا ہے اور اب۔" ــــ شاگر نے حیران ہو کر کہا۔

"جو ہم پوچھ رہے ہیں اس کا جواب دو شاگر۔ ورنہ۔" ــــ تنویر

نے اچانک کرسی سے کھڑے ہو کر غضبناک لہجے میں کہا اور ساتھ ہی
اس نے جیب سے ایک ریوالور نکال کر اس کا رخ سٹانگر کی طرف کر
دیا۔ مگر اچانک جیسے ان دونوں کے قدموں کے نیچے سے زمین نکل گئی۔
انہوں نے خود کو سنبھالنے کی کوشش کی مگر بے سود۔ دوسرے لمحے وہ جیسے
کسی کنویں میں گرتے چلے گئے۔ وہ دونوں کرسیوں سمیت ایک تہہ
خانے میں گرے تھے۔ شاید سٹانگر نے میز کے نیچے لگا ہوا کوئی خفیہ بٹن
پریس کر کے ان کو نیچے تہہ خانے میں گرا دیا تھا۔ تہہ خانے میں گرتے
ہی وہ دونوں تیزی سے اچھل کر کھڑے ہو گئے۔ انہوں نے سر اٹھا کر
دیکھا تو انہیں چھت کا وہ حصہ بند ہوتا نظر آیا جہاں سے وہ گرے تھے۔

"چوک ہو گئی ہم سے۔ یہ سٹانگر تو بے حد شیطان ثابت ہوا
ہے۔" ____ تنویر نے غراتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے انہوں نے وہاں
ایک عجیب اور ناگوار سی بو محسوس کی۔

"اوہ۔ یہاں بے ہوش کرنے والی گیس پھینکی جا رہی ہے۔ اپنا
سانس روک لو۔ جلدی۔" ____ صفدر نے تیز لہجے میں کہا۔ اور اس
نے فوراً اپنا سانس روک لیا۔ مگر کب تک کچھ ہی دیر بعد جیسے ہی انہوں
نے سانس لیا زود اثر گیس ان پر اثر کرتی چلی گئی اور وہ وہیں گر گئے۔

مادام ریڈ اپنی ساتھیوں کے ساتھ ایک نئی رہائش گاہ میں تھیں۔
کیٹی اور ریٹا کے ہمراہ مادام ریڈ نے عمران کو شدید زخمی کر دیا تھا اور وہ
اسے ہلاک کرنے والی تھیں کہ اچانک عمران کے سیاہ فام ساتھی نے
ریٹا پر فائرنگ کر دی تھی۔ ایک گولی ریٹا کے کاندھے پر لگی تھی۔
مادام ریڈ اور کیٹی نے عمران کو چھوڑ کر فوراً اس طرف فائرنگ
شروع کر دی تھی مگر عمران کا ساتھی نشیب میں کہیں چھپا ہوا تھا۔ وہ جگہ
بدل بدل کر ان کی طرف فائرنگ کر رہا تھا۔ پھر اچانک جب عمران کا
ساتھی گھوم کر دوسری طرف سڑک پر آیا تو اس کے پیچھے موجود ریٹا نے
جس نے اسے سڑک پر جاتے دیکھ لیا تھا اس پر فائرنگ کر دی جس کے
نتیجے میں عمران کا ساتھی بری طرح سے زخمی ہو کر وہاں گر گیا تھا۔ پھر
مادام ریڈ عمران کو ہلاک کرنے کے لئے اس کی طرف بڑھی ہی تھی کہ
فضا پولیس کے مخصوص سائرن کی آوازوں سے گونج اٹھی تھی۔

مادام ریڈ پولیس سے الجھ کر خود کو ایکسپوز نہیں کرنا چاہتی تھی
اس لئے اس نے بھاگنے کا کہہ دیا۔ وہ تینوں بے اختیار بھاگیں اور
پہاڑی راستوں سے گزر کر گھومتی ہوئی سڑک پر آ گئیں۔ اتفاق سے
انہیں وہاں ایک شہر میں جاتی ہوئی کار مل گئی۔ کار میں ایک نوجوان تھا۔
سڑک پر تین نوجوان لڑکیوں کو دیکھ کر اس نے ہمدردی کے طور پر کار
روک لی تھی۔ مادام ریڈ نے اس نوجوان کو گن پوائنٹ پر کار سے باہر
نکالا اور اسے وہیں گن کے دستے مار کر بے ہوش کر دیا اور پھر وہ تینوں
وہاں سے نکل بھاگیں۔

مادام ریڈ نے وقتی طور پر ایک ہوٹل میں قیام کیا اور وہیں سے
اس نے کوسٹن میں دوبارہ مادام بلیو سے رابطہ کیا۔ اس نے جب مادام
بلیو کو ایسٹن کے بارے میں تفصیل بتائی تو وہ بھی پریشان ہو گئی۔ پھر
مادام بلیو نے مادام ریڈ کو سلور بار کی ٹپ دے دی۔ سلور بار کا مالک اور
مینجر جس کا نام سٹاگر تھا۔ وہ بھی مادام بلیو کا خاص آدمی تھا اور منشیات
کی سمگلنگ میں اس کا بہت خاص مقام سمجھا جاتا تھا۔

چنانچہ مادام ریڈ نے سٹاگر سے فون پر رابطہ کیا اور پھر اس نے
سٹاگر کے کہنے پر اس کے پاس کیٹ فور کو بھیج دیا۔

سٹاگر کی ویسٹرن کالونی میں ایک ذاتی رہائش گاہ تھی جو خالی تھی۔
اس نے کیٹ فور کو اس رہائش گاہ کا ایڈریس اور اس کی چابیاں دے
دی تھیں۔ ساتھ ہی کیٹ فور سٹاگر سے اپنے مخصوص گرین لیبل شراب
کی بھی کئی بوتلیں لے آئی تھی۔ کیٹ فور کو مادام ریڈ نے مخصوص نشان

والا لباس پہنا کر بھیجا تھا تاکہ اسے پہچاننے میں سٹاگر کو مغالطہ نہ ہو۔ کیٹ فور کے رہائش گاہ میں منتقل ہوتے ہی مادام ریڈ نے مختلف ہوٹلوں میں رہائش پذیر دوسری کیٹس کو بھی وہاں بلا لیا تھا اور اب پچھلے دو روز سے وہیں مقیم تھی۔ عمران کو اس نے جس بری طرح سے زخمی حالت میں دیکھا تھا اس کا خیال تھا کہ اگر اسے جلد طبی امداد نہ ملی تو وہ یقیناً ہلاک ہو جائے گا۔ لیکن اس بات کے امکانات بہت کم تھے کیونکہ عین وقت پر وہاں پولیس آ گئی تھی۔ جنہوں نے اسے یقیناً کسی نزدیکی ہسپتال میں پہنچا دیا ہوگا۔ مادام ریڈ کو کم از کم اس بات کا سکون تھا کہ عمران جس طرح زخمی ہوا تھا وہ فوری طور پر اس کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کر سکتا تھا۔ اس لئے اس نے اپنے مشن پر کام کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔

اس نے سٹاگر سے بات کی اور پھر اس کے آدمیوں اور اپنے ریڈ گروپ سمیت سٹار ڈرنک فیکٹری پر قبضہ کر لیا۔ اس نے ورکنگ ٹائم میں سٹار ڈرنک فیکٹری پر ریڈ کیا تھا۔ انہوں نے مسلح ہو کر سٹار ڈرنک فیکٹری کے تمام افراد کو ہلاک کر دیا تھا اور ان کی لاشیں فیکٹری کے احاطے میں دفن کر دی تھیں۔ اب سٹار ڈرنک فیکٹری کی تمام مشینری، وہاں کا انتظام، مینوفیکچرنگ اور دوسرے تمام شعبوں کا اس کے پاس ہولڈ تھا۔ مگر اس نے فیکٹری میں رہنے کی بجائے اس رہائش گاہ میں رہنے کو ترجیح دی تھی۔ فیکٹری میں اس نے سٹاگر کے آدمیوں کو تعینات کر دیا تھا۔ وہ کوسٹن سے بلیک ٹیوبز کی کھیپ کے آنے کا انتظار کر رہی تھی۔ جسے مادام بلیو نے کوسٹن سے روانہ کر دیا تھا۔ اب چونکہ مادام

بلیو کا خاص آدمی ایسٹن غائب ہو چکا تھا اس لئے مادام بلیو نے بلیک
ٹیوبز کی کھیپ بحفاظت پاکیشیا پہنچانے کا ٹاسک سٹانگر کو ہی دے دیا
تھا۔ جس نے اپنے ذرائع سے بلیک ٹیوبز پاکیشیا سمگل کرنے کے تمام
انتظامات مکمل کر لئے تھے۔

مادام ریڈ نے سٹانگر سے کہا تھا کہ جیسے ہی کھیپ پاکیشیا پہنچے وہ
اسے اطلاع دے دے۔ وہ بلیک ٹیوبز کو سٹار ڈرنک فیکٹری لے جائے
گی اور اس کے بعد وہ سٹانگر کے آدمیوں سے سٹار ڈرنک فیکٹری کا
تمام چارج واپس لے لے گی۔ اس کا بھلا سٹانگر کو کیا اعتراض ہو سکتا
تھا۔ اور کھیپ آنے کا مادام ریڈ کو شدت سے انتظار تھا۔

عمران کے زخمی ہونے کے بعد مادام ریڈ نے کیٹس پر بھی رہائش
گاہ سے باہر نکلنے پر پابندی لگا دی تھی۔ اس کا کہنا تھا کہ عمران کے زخمی
ہونے سے اب تک سیکرٹ سروس کے ممبران پوری طرح سے حرکت
میں آ چکے ہوں گے اور وہ ان کی تلاش میں پاگلوں کی طرح گھوم رہے
ہوں گے۔ ان سے بچنے کا یہی طریقہ تھا کہ رہائش گاہ سے باہر نکلا ہی
نہ جائے۔ سیکرٹ سروس انہیں شہر کے ہر گھر میں تلاش تو نہیں کر سکتی
تھی۔

مادام ریڈ اپنے مخصوص کمرے میں کرسی پر بیٹھی کسی گہری سوچ
میں کھوئی ہوئی تھی کہ اچانک میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو
مادام ریڈ بری طرح سے چونک پڑی۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا
اور کان سے لگا لیا۔

''یس۔''۔۔۔۔۔ مادام ریڈ نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

''سٹانگر بول رہا ہوں مادام۔'' دوسری طرف سے سٹانگر کی آواز
سنائی دی۔

''اوہ۔ سٹانگر تم۔ کیا سپیشل سپلائی پہنچ گئی ہے۔''۔۔۔۔۔ مادام
ریڈ نے سٹانگر کی آواز پہچان کر مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''نہیں مادام۔ سپلائی تو ابھی نہیں آئی۔ اس کے کل تک آنے کا
امکان ہے۔''۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے سٹانگر نے کہا۔

''سپلائی اگر نہیں آئی تو پھر تم نے فون کیوں کیا ہے۔'' مادام ریڈ
نے منہ بنا کر کہا۔

''مادام۔ میرے پاس دو آدمی آئے تھے۔''۔۔۔۔۔ دوسری
طرف سے سٹانگر نے کہا۔

''دو آدمی۔ کون سے دو آدمی۔''۔۔۔۔۔ مادام ریڈ نے چونک کر
کہا۔

''مادام وہ آپ کے بارے میں پوچھ رہے تھے۔''۔۔۔۔۔ دوسری
طرف سے سٹانگر نے کہا اور پھر اس نے مادام ریڈ کو صفدر اور تنویر کے
بارے میں ساری تفصیل بتا دی۔

''اوہ۔ پھر۔ کیا کیا ہے تم نے ان کا۔''۔۔۔۔۔ مادام ریڈ نے
چونک کر کہا۔

''میں نے انہیں تہہ خانے میں پھینک دیا ہے مادام۔ تہہ خانے
میں پھینک کر میں نے انہیں بے ہوش کر دینے والی مخصوص گیس سے

تہہ خانے میں ہی بے ہوش کر دیا ہے۔ وہ دونوں میرے قبضے میں ہیں۔''۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے سٹانگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کون ہیں وہ دونوں۔ کیا وہ سیکرٹ سروس کے آدمی ہیں''۔ مادام ریڈ نے کہا۔

''پتہ نہیں مادام۔ ان کے انداز سے تو یہی لگ رہا تھا جیسے وہ سیکرٹ سروس والے ہوں۔ میں نے آپ کو انہی کے بارے میں بتانے کے لئے فون کیا ہے۔''۔۔۔۔۔ سٹانگر نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم انہیں وہیں رکھو۔ میں وہاں خود آ کر ان سے پوچھ گچھ کروں گی۔ ان کا تعلق یقیناً سیکرٹ سروس سے ہوگا۔ مجھے ان سے معلوم کرنا ہے کہ ان کے ساتھی عمران کا کیا ہوا ہے۔ کیا وہ زندہ ہے یا ہلاک ہو چکا ہے۔''۔۔۔۔۔ مادام ریڈ نے کہا۔

''اوکے مادام۔ میں آپ کا انتظار کر رہا ہوں۔''۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے سٹانگر نے کہا۔

''میں تمہارے پاس آدھے گھنٹے میں پہنچ جاؤں گی۔''۔۔۔۔ مادام ریڈ نے کہا۔

''یس مادام۔''۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے سٹانگر نے کہا اور مادام ریڈ نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

میں یہاں فارغ رہ رہ کر بور ہوگئی ہوں۔ چلو جب تک سپلائی نہیں آتی تب تک ان سیکرٹ سروس والوں سے ہی نپٹ لیا جائے۔ ویسے بھی میں عمران کے بارے میں یہ جاننے کے لیے بے قرار تھی کہ

اس کا کیا انجام ہوا تھا۔ وہ زندہ ہے یا ہلاک ہو چکا ہے۔

یہ سوچ کر وہ اٹھی اور پھر کمرے سے نکلتی چلی گئی۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ کار میں بیٹھی سلور بار کی جانب اڑی جا رہی تھی اور پھر بیس منٹوں کے سفر کے بعد وہ سلور بار میں پہنچ گئی۔ سٹانگر نے اس کا پرتپاک استقبال کیا اور خود اسے ایک خفیہ راستے سے اپنے دفتر میں لے گیا۔

''کہاں ہیں وہ دونوں''۔۔۔۔۔ مادام ریڈ نے سٹانگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

''وہ ڈارک روم میں ہیں مادام''۔۔۔۔۔ سٹانگر نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

''چلو۔ مجھے ڈارک روم میں لے چلو۔ میں ان سے بات کرنا چاہتی ہوں''۔۔۔۔۔ مادام ریڈ نے کہا تو سٹانگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر وہ دونوں کمرے سے نکلے اور ایک راہداری میں آ گئے۔ راہداری سے ہوتے ہوئے وہ ایک ہال میں پہنچے اور پھر وہاں سے دائیں طرف مڑتے چلے گئے۔ دائیں طرف چلتے ہوئے وہ عمارت کی سائیڈ میں آ گئے۔ وہاں ایک چھوٹا سا دروازہ تھا جہاں ایک مسلح آدمی بڑے چوکنے انداز میں پہرہ دے رہا تھا۔ سٹانگر کو دیکھ کر اس نے دروازہ کھول دیا۔ سٹانگر اور مادام ریڈ اندر داخل ہو گئے۔ ان کے سامنے پھر ایک طویل راہداری تھی۔ راہداری کے آخر میں ایک بڑا سا دروازہ تھا جو لوہے کا تھا۔ اس دروازے کے اوپر ایک بلب جل رہا تھا۔ وہ چلتے ہوئے اس دراوازے تک پہنچے۔ سٹانگر نے دہلیز کے ایک

کونے کو بوٹ کی ٹو سے مخصوص انداز میں پریس کیا تو دروازہ خود بخود کھلتا چلا گیا اور وہ دونوں اندر چلے گئے۔

یہ ایک ہال نما بڑا سا کمرہ تھا جس میں چاروں طرف اذیت دینے والے آلات نصب تھے۔ ایسے خوفناک اور حیرت انگیز آلات جنہیں دیکھ کر انسان کی روح بھی کانپ اٹھتی تھی۔ ہال کے درمیان دو بڑے سے ستون نظر آ رہے تھے جن کے ساتھ صفدر اور تنویر بری طرح سے جکڑے نظر آ رہے تھے۔ ان کے پیروں میں کڑے تھے اور ان کے ہاتھ ستونوں کے عقب میں بندھے ہوئے تھے۔ صفدر اور تنویر ہوش میں تھے۔

''تو یہ ہیں وہ دونوں۔'' ـــــــ مادام ریڈ نے ان دونوں کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''یس مادام۔'' ـــــــ شاگر نے بڑے مودبانہ لہجے میں کہا۔

مادام ریڈ ان دونوں کے قریب آ گئی اور غور سے ان کو دیکھنے لگی۔

''کیا تمہارا تعلق سیکرٹ سروس سے ہے۔'' ـــــــ مادام ریڈ نے ان دونوں کو غور سے دیکھتے ہوئے اچانک سوال کیا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ سیکرٹ سروس کا نام لے کر ان کے چہروں پر پیدا ہونے والے ردعمل کو دیکھنا چاہتی ہو مگر صفدر اور تنویر کے چہروں پر کوئی ردعمل ظاہر نہیں ہوا تھا۔

''نہیں۔ ہمارا تعلق سیکرٹ سروس سے نہیں ہے۔'' ـــــــ صفدر نے اعتماد بھرے لہجے میں جواب دیا۔

''تو پھر تم شاگر سے ریڈ کیٹ کے بارے میں کیوں پوچھ رہے تھے۔ تم نے اس سے کہا تھا کہ تمہیں اس کے پاس کیٹ سینڈیکیٹ نے بھیجا ہے۔'' ـــــــ مادام ریڈ نے انہیں گھورتے ہوئے کہا۔

''ہم شاگر کو بلیک میل کرنے آئے تھے۔'' ـــــــ اچانک تنویر نے کہا تو اس کی بات سن کر وہ دونوں چونک پڑے۔

''بلیک میل۔ مجھے۔ میں سمجھا نہیں۔'' ـــــــ شاگر نے چونک کر اور حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

''ہمیں ایک بہت بڑی رقم کی ضرورت تھی۔ تمہارے بارے میں ہمیں انفارمیشن ملی تھی کہ تمہارے اولینڈ کے شہر کوسٹن کے ایک بین الاقوامی سینڈیکیٹ سے گہرے روابط ہیں۔ اگر ہم اس سینڈیکیٹ کا نام لے کر تمہیں بلیک میل کریں تو ہم تم سے اچھی خاصی رقم ہتھیا سکتے ہیں۔'' ـــــــ صفدر نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''کس نے یہ انفارمیشن دی تھیں تمہیں۔'' ـــــــ شاگر نے غصے میں آتے ہوئے کہا۔

''سوری۔ یہ ہم تمہیں نہیں بتا سکتے۔'' ـــــــ صفدر نے کہا۔

''دیکھو۔ ہمارے سامنے اڑنے کی کوشش مت کرو۔ دیواروں پر جو تم اذیت دینے والے آلات دیکھ رہے ہو اگر ان میں سے میں نے کسی ایک کا بھی استعمال کیا تو تمہاری روحیں تک لرز اٹھیں گی۔ اس لئے بہتر ہے کہ میری باتوں کا شرافت سے جواب دے دو۔'' شاگر نے غراتے ہوئے کہا۔

"تم جو مرضی کرو۔ ہم نے تجر سے وعدہ کیا تھا کہ ہم کبھی بھی اس کا نام نہیں لیں گے چاہے اس کے لئے ہماری جان ہی کیوں نہ چلی جائے۔ ہم مجرم اور بلیک میلر ضرور ہیں مگر ہم کبھی وعدہ خلافی نہیں کرتے۔"۔۔۔ صفدر نے کہا تو ستانگر کا چہرہ غیض وغضب سے سرخ ہو گیا۔

"ہونہہ۔"۔۔۔ ستانگر کے حلق سے غراہٹ نکلی اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا ایک مشین کی طرف بڑھا۔

"کہاں جا رہے ہو ستانگر۔"۔۔۔ مادام ریڈ نے اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مادام۔ میں اس الیکٹرو مشین کو آن کرنے جا رہا ہوں۔ اس مشین کو آن کرتے ہی ان کے جسموں پر لپٹی ہوئی زنجیروں میں تیز رو دوڑ جائے گی اور پھر یہ زنجیریں سرخ ہو کر ان کی چربی تک جلا دے گی۔ اس خوفناک اذیت کو یہ کبھی برداشت نہیں کر سکیں گے۔ پھر میں دیکھوں گا کہ یہ کس طرح اپنی زبان نہیں کھولتے۔"۔۔۔ ستانگر نے کہا۔

"رک جاؤ۔ احمق مت بنو۔ واپس آؤ۔"۔۔۔ مادام ریڈ نے غرا کر کہا۔

"لیکن مادام۔"۔۔۔ ستانگر نے احتجاج بھرے لہجے میں کہا۔

"میں کہہ رہی ہوں نا۔ واپس آؤ۔ فوراً۔"۔۔۔ مادام ریڈ نے کہا تو ستانگر سر جھکا کر پلٹ کر واپس اس کے پاس آ گیا۔

"تو تم دونوں کا کہنا ہے کہ تمہارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے نہیں ہے اور تم محض رقم کے حصول کے لئے ستانگر کو بلیک میل کرنے آئے تھے۔"۔۔۔ مادام ریڈ نے ان کی طرف تیز نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ یہی حقیقت ہے۔"۔۔۔ صفدر نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ستانگر انہیں آزاد کر دو۔"۔۔۔ اچانک مادام ریڈ نے کہا تو اس کی بات سن کر نہ صرف ستانگر بلکہ صفدر اور تنویر بھی بری طرح سے چونک پڑے۔

"آزاد کر دوں۔ یہ۔ یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں مادام۔" ستانگر نے حیرت سے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔ تنویر اور صفدر بھی عجیب سی نظروں سے مادام کو دیکھنے لگے۔

"جو کہہ رہی ہوں وہ کرو ستانگر۔ یہ دونوں بے ضرر آدمی ہیں۔ میں نے ان کے چہروں کو غور سے دیکھ لیا ہے۔ یہ سیکرٹ سروس سے تعلق نہیں رکھتے۔ اگر ان کا تعلق سیکرٹ سروس سے ہوتا تو یہ یقیناً چونک پڑتے مگر ان کے چہروں پر سیکرٹ سروس کا نام لینے پر بھی کوئی رد عمل ظاہر ہوتا نظر نہیں آیا تھا۔"۔۔۔ مادام ریڈ نے کہا۔

"مادام۔ انہیں اس طرح چھوڑ کر ہم غلطی کریں گے۔ آپ مجھے بس ایک موقع دیں۔ یہ ابھی فر فر بولنا شروع ہو جائیں گے۔" ستانگر نے کہا۔

''نہیں۔ میں تمہیں اس کی اجازت نہیں دوں گی۔ فوراً کھولو انہیں اور جانے دو۔'' ــــــ مادام ریڈ نے کہا تو شاگر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''کیا آپ کا تعلق کیٹ سینڈیکیٹ سے ہے مادام۔'' ــــــ صفدر نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''نہیں۔ میرا کسی سینڈیکیٹ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔'' ــــــ مادام ریڈ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''پھر آپ کی پاکیشیا سیکرٹ سروس والوں سے کیا دشمنی ہے جو آپ ہم سے ان کے بارے میں پوچھ رہی ہیں۔'' ــــــ صفدر نے حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

''میری پاکیشیا سیکرٹ سروس سے بھی کوئی دشمنی نہیں ہے۔ بس میں نہیں چاہتی کہ میرے اس بار میں پاکیشیا سیکرٹ سروس یا پھر کوئی دوسری ایجنسی کے افراد آئیں۔'' ــــــ مادام ریڈ نے منہ بنا کر کہا۔

''کیا آپ اس بار کی مالک ہیں۔'' ــــــ تنویر نے پوچھا۔

''ایسا ہی سمجھ لو۔ شاگر ان دونوں کو آزاد کر کے بار سے باہر نکال دو اور تم دونوں کان کھول کر سن لو کہ میں اپنے بار میں بلاوجہ خون خرابہ بالکل پسند نہیں کرتی۔ اس بار تو میں نے تمہیں معاف کر دیا ہے لیکن اگر تم دوبارہ اس بار کے اردگرد بھی نظر آئے تو تمہاری لاشیں کسی گٹر میں پڑی ملیں گی۔ سمجھے۔'' ــــــ مادام ریڈ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''آپ بے فکر رہیں مادام۔ ہم دوبارہ کبھی بھول کر بھی یہاں نہیں آئیں گے۔ آپ نے ہماری جان بخش کر ہم پر بہت بڑا احسان کیا ہے۔ ہم آپ کے اس احسان کو زندگی بھر نہیں بھولیں گے۔'' صفدر نے کہا مگر مادام نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔

شاگر چند لمحے انہیں غضبناک نظروں سے گھورتا رہا پھر وہ آگے بڑھا اور اس نے باری باری ان دونوں کو زنجیروں سے آزاد کر دیا۔

''آؤ میرے ساتھ۔'' ــــــ مادام ریڈ نے کہا اور دروازے کی طرف مڑ گئی۔ صفدر اور تنویر خاموشی سے اس کے پیچھے چل پڑے۔ ان کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ اس خلاف توقع حالات میں ان کے خلاف کیا کریں۔ اگر یہ لڑکی مادام ریڈ تھی تو پھر وہ انہیں اس طرح آسانی سے کیوں جانے دے رہی تھی۔ لڑکی کے چہرے پر نہ کر خنگی کے تاثرات تھے اور نہ ہی انہیں اس کے چہرے پر کوئی ایسے تاثرات نظر آئے تھے کہ وہ ان کے خلاف کوئی چال چل رہی ہو۔

''شاگر۔ میں دفتر میں جا رہی ہوں۔ ان دونوں کو باہر تک چھوڑ آؤ اور میرے پاس دفتر میں آ جاؤ مجھے تم سے ضروری بات کرنی ہے۔'' مادام ریڈ نے پیچھے آتے ہوئے شاگر سے مخاطب ہو کر کہا اور تیز تیز چلتی ہوئی دوسری طرف مڑ گئی۔

تھوڑی ہی دیر میں وہ شاگر کے مخصوص کمرے میں موجود تھی اور پھر تقریباً دس منٹ بعد شاگر بھی وہاں پہنچ گیا۔

''مادام۔ آپ نے ان دونوں کو اس طرح کیوں جانے دیا

ہے۔''——— شاگر نے اندر آتے ہی کرسی پر بیٹھی مادام ریڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔

''اس لئے کہ وہ سیکرٹ سروس کے ہی آدمی تھے۔'' مادام ریڈ نے مسکراتے ہوئے کہا تو اس کی بات سن کر شاگر بری طرح سے اچھل پڑا۔

''اوہ۔ اگر وہ سیکرٹ سروس والے تھے تو پھر۔ ہمیں اس طرح انہیں یہاں سے زندہ نہیں جانے دینا چاہئے تھا۔ وہ ہمارے لئے خطرناک ثابت ہو سکتے ہیں۔''——— شاگر نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''نہیں۔ اگر ہم انہیں ہلاک کر دیتے تو ہم زیادہ مصیبت میں آجاتے۔ یہ دونوں یہاں اکیلے نہیں آئے ہوں گے۔ اگر ان کے ساتھ اور کوئی نہیں تھا تب بھی انہوں نے اس بار کے متعلق اپنے چیف کو ضرور آگاہ کیا ہوگا۔ انہیں ہلاک کر کے ہم اگر پھینک دیتے تو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کو یقین ہو جاتا کہ تمہارا تعلق واقعی کیٹ سینڈیکیٹ سے ہی ہے۔ ایسی صورت میں سیکرٹ سروس اس بار پر چڑھ دوڑتی اور پھر تم خود سوچو تمہارا کیا حشر ہوتا۔ ان دونوں کو آزاد کر کے میں نے ایک نفسیاتی داؤ کھیلا ہے۔ میرے اس اقدام سے انہیں اب یہ یقین ہو گیا ہوگا کہ میرا یا تمہارا کوئی بھی تعلق کیٹ سینڈیکیٹ سے نہیں ہے۔ اس لئے مجھے یقین ہے کہ وہ دوبارہ یہاں کا رخ نہیں کریں گے۔''——— مادام ریڈ نے کہا۔

''اوہ۔ آپ نے واقعی بے حد ذہانت سے کام لیا ہے مادام۔ میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ ان دونوں کو ہلاک کر کے میں ان پریشانیوں میں گھر سکتا تھا۔ آپ نے واقعی مجھے اور میرے بار کو سیکرٹ سروس کے ہاتھوں تباہ ہونے سے بچا لیا ہے۔ تھینک یو ویری مچ۔'' شاگر نے کہا اس کے چہرے پر اب کوئی تردد نظر نہیں آرہا تھا۔ وہ واقعی اس بات سے مسرور تھا کہ مادام ریڈ نے ذہانت سے کام لے کر اسے اور اس کے بار کو ایک بہت بڑی تباہی سے بچا لیا تھا۔

عمران کو ہوش آیا تو اس نے بے اختیار آنکھیں کھول دیں۔ آنکھیں کھولتے ہی اس کے منہ سے کراہ نکل گئی۔ وہ چند لمحے لاشعوری کی سی کیفیت میں آنکھیں کھولے پڑا رہا پھر آہستہ آہستہ اس کا شعور بیدار ہوتا چلا گیا۔ اس کے ذہن میں فوراً وہ منظر اجاگر ہو گیا جب وہ جوزف کے ساتھ کیٹی کی کار کا تعاقب کر رہے تھے اور کیٹی کی کار سنسان علاقے کی طرف چلی گئی تھی۔ جہاں کئی طویل اور خطرناک موڑ تھے اور پھر عمران کی کار تیز رفتاری کے باعث ایک موڑ مڑتے ہی اس کار سے جا ٹکرائی تھی جس میں اس نے کیٹی کو جاتے دیکھا تھا۔ گو عمران نے کار کو دیکھتے ہی بر وقت بریک لگا دی تھی مگر اس کی کار جس تیز رفتاری سے دوڑ رہی تھی بریک لگانے کے باوجود وہ گھسٹتی ہوئی پوری قوت سے سیاہ کار سے جا ٹکرائی تھی اور عمران کا سر اس زور سے سٹیرنگ سے ٹکرایا تھا کہ اس کی آنکھوں کے سامنے سورج سا روشن ہو گیا تھا اور

اس کے بعد اسے اب ہوش آیا تھا۔ اب وہ ایک کمرے کے آرام دہ بستر پر پڑا تھا۔

”شکر ہے عمران صاحب کہ آپ کو ہوش آ گیا“۔۔۔ اچانک کھلے ہوئے دروازے سے ڈاکٹر فاروقی نے عمران کی آنکھیں کھلی دیکھ کر اندر آتے ہوئے کہا تو عمران چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔ اس کے ساتھ کیپٹن شکیل تھا۔

”اوہ۔ تو میں آپ کے ہسپتال میں ہوں۔“۔۔۔ عمران نے چونک کر کہا۔

”جی ہاں۔ آپ کے یہ ساتھی آپ کو اور جوزف کو بر وقت یہاں لے آئے تھے۔ اگر دیر ہو جاتی تو یہ بات آپ کے لئے اور جوزف کے لئے خطرناک ثابت ہو سکتی تھی۔“۔۔۔ ڈاکٹر فاروقی نے کہا تو عمران چونک کر کیپٹن شکیل کی طرف دیکھنے لگا۔

”جی عمران صاحب۔ میں شہر سے باہر جانے والی سڑک سے واپس آ رہا تھا تو میں نے ایک جگہ دو تباہ شدہ کاروں کو دیکھا۔ وہاں پولیس بھی موجود تھی۔ بتایا جا رہا تھا کہ دو کاروں میں تصادم ہو گیا ہے۔ اور پولیس نے اس علاقے میں فائرنگ کی بھی آوازیں بھی سنی تھیں۔ ان فائرنگ کی آوازوں کو ہی سن کر وہ اس طرف آئے تھے۔ کار میں ایک آدمی پھنسا ہوا تھا جسے کار کا ایک حصہ کاٹ کر نکالا جا رہا تھا جبکہ دوسرا آدمی سڑک پر پڑا تھا جسے بے شمار گولیاں لگی تھیں۔ جب میں نے آگے آ کر دیکھا تو کار میں وہ لوگ جسے نکال رہے تھے وہ آپ

تھے۔ پھر میں نے دوسرے آدمی کو دیکھا تو وہ جوزف تھا۔

آپ دونوں کی حالت بے حد تشویشناک تھی۔ مگر اس وقت میں چونکہ کچھ نہیں کر سکتا تھا۔ اس لئے خاموش رہا۔ پولیس آپ دونوں کو فوراً ایک ایمبولینس میں ڈال کر نزدیکی ہسپتال لے گئی۔ میں نے چیف کو اطلاع دی تو چیف نے فوری کارروائی کرتے ہوئے اس ہسپتال کی انتظامیہ اور پولیس سے بات کی اور پھر ان کی ہدایت پر آپ کو فوری طور پر یہاں پہنچا دیا گیا۔

ڈاکٹر فاروقی اور ان کے ساتھیوں نے آپ کا علاج کیا اور اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ آپ کی جان بچ گئی۔ آپ کے سر اور ٹانگوں پر شدید چوٹیں آئی تھیں۔"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اور جوزف۔ ڈاکٹر فاروقی اس کا کیا حال ہے۔ اسے بے شمار گولیاں لگی تھیں۔"۔۔۔۔ عمران نے پریشانی سے بھرپور لہجے میں ڈاکٹر فاروقی سے پوچھا۔

"وہ اب خطرے سے باہر ہے۔ میں نے اس کا آپریشن کر کے اس کے جسم سے ساری گولیاں نکال دی تھیں۔ لیکن بہرحال اسے ابھی کئی روز ہسپتال میں رہنا پڑے گا۔"۔۔۔۔ ڈاکٹر فاروقی نے کہا۔

"کیا اسے ہوش آ گیا ہے۔"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ وہ ہوش میں ہی ہے۔"۔۔۔۔ ڈاکٹر فاروقی نے کہا۔

"کیا میں اس سے مل سکتا ہوں۔"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"ضرور۔ میں نے آپ کی بینڈیج کر دی ہے۔ اب آپ آسانی سے کہیں بھی آ جا سکتے ہیں۔"۔۔۔۔ ڈاکٹر فاروقی نے جواب دیا تو عمران سر ہلا کر اٹھ کھڑا ہوا۔ پھر وہ ڈاکٹر فاروقی اور کیپٹن شکیل کے ہمراہ اس کمرے کی طرف چل پڑا جہاں جوزف کو رکھا گیا تھا۔

جوزف بیڈ پر لیٹا ہوا تھا اور اس کے تقریباً سارے جسم پر ہی پٹیاں نظر آ رہی تھیں۔

"ڈاکٹر صاحب۔ پلیز آپ۔"۔۔۔۔ عمران نے ڈاکٹر فاروقی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اوہ۔ ٹھیک ہے۔ میں اپنے دفتر جا رہا ہوں۔ آپ اندر جا کر اپنے ساتھی سے بات کر لیں۔"۔۔۔۔ ڈاکٹر فاروقی نے عمران کی بات کا مطلب سمجھتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو ڈاکٹر۔"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور کیپٹن شکیل کے ساتھ کمرے میں آ گیا۔ جوزف اب ہوش میں تھا۔

"کیسے ہو کالے دیو۔"۔۔۔۔ عمران نے جوزف کے قریب آ کر کہا۔

"ٹھیک ہوں باس۔"۔۔۔۔ جوزف نے دھیمے انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم جیسے دیو کو کیا میں نے اس لئے پال رکھا ہے کہ تم پٹیاں بندھوا کر یہاں پڑے رہو۔"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

''اوہ۔ باس۔ تم حکم کرو۔ جوزف دی گریٹ ابھی ان پٹیوں کو ادھیڑ کر تمہارے سامنے اٹھ کھڑا ہوتا ہے۔'' ـــــــ جوزف نے فوراً کہا۔

''ارے۔ نہیں۔ نہیں ایسا غضب نہ کرنا۔ ورنہ تمہارے دیو جیسے جسم پر دوبارہ پٹیاں لپیٹنے کے لئے ڈاکٹروں کو دوبارہ پٹیوں کے تھان کے تھان منگوانے پڑ جائیں گے۔ وہ پہلے ہی مجھ سے شکایت کر رہے ہیں کہ تمہارے جسم پر پٹیاں لپیٹنے کے لئے ان کا سارا سٹور روم خالی ہو گیا ہے۔'' ـــــــ عمران نے کہا تو اس کی بات سن کر کیپٹن شکیل بے اختیار ہنس پڑا۔

''پھر باس حکم کرو۔ میں تمہارے لئے کیا کر سکتا ہوں۔'' جوزف نے عاجزی سے کہا۔

''فی الحال مجھے ایکسیڈنٹ کے بعد واقع ہونے والے حالات کی تفصیل بتا دو۔'' ـــــــ عمران نے سنجیدگی سے کہا۔ اور جوزف اسے تفصیل بتانے لگا۔

''ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کیتھی اکیلی نہیں تھی۔ اس کے ساتھ مادام ریڈ بھی تھی۔'' ـــــــ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''لیس باس۔ میں نے انہیں روکنے کی بہت کوشش کی تھی۔ اگر دوسری لڑکی عقب سے مجھ پر فائرنگ نہ کر دیتی تو وہ میرے ہاتھوں سے بچ کر نہیں جا سکتی تھیں۔'' ـــــــ جوزف نے کہا۔

''کوئی بات نہیں۔ اس میں تمہارا کوئی قصور نہیں ہے۔ بہر حال تم

آرام کرو۔ ڈاکٹر فاروقی نے ابھی تمہیں کئی دن یہاں رکھنا ہے۔ خوب کھاؤ پیو اور عیش کرو اور سنو ڈاکٹر فاروقی کی اجازت کے بغیر تم اس ہسپتال سے باہر نہیں جاؤ گے سمجھے۔'' ـــــــ عمران نے اسے تنبیہہ کرتے ہوئے کہا۔ وہ جوزف کی طبیعت سے بخوبی واقف تھا کیونکہ جوزف ہسپتال میں رہنا گوارا نہیں کرتا تھا۔ بعض اوقات وہ زخموں کی پرواہ کئے بغیر ہی ہسپتال سے نکل آتا تھا۔ اس لئے عمران نے اس کی حالت دیکھ کر اسے یہ حکم دیا تھا۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ جوزف کی لاپرواہی سے اس کے زخم خراب ہو جائیں۔

''مگر باس۔'' ـــــــ جوزف نے احتجاجی لہجے میں کہنا چاہا۔

''بس۔ جو کہہ دیا سو کہہ دیا۔ اگر تم نے میرا کہا نہ مانا تو میں تمہیں اپنے ہاتھوں سے گولی مار دوں گا سمجھے۔'' ـــــــ عمران نے سرد لہجے میں کہا تو جوزف نے ہونٹ بھینچ لئے۔

''آؤ کیپٹن۔'' ـــــــ عمران نے کیپٹن شکیل سے کہا تو اس نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر وہ دونوں کمرے سے باہر نکلتے چلے گئے۔

''ریڈ کیٹس کا کچھ پتہ چلا۔'' ـــــــ عمران نے باہر آ کر کیپٹن شکیل سے پوچھا۔

''نہیں عمران صاحب۔ وہ تو ایسے غائب ہیں جیسے گدھے کے سر سے سینگ۔ سیکرٹ سروس کے ممبران ہر طرف انہیں تلاش کر رہے ہیں لیکن ابھی تک کسی کو ان کے بارے میں کچھ پتہ نہیں چلا ہے۔ ویسے بھی مس جولیا کراسٹی سمیت جوزف اور آپ خود بھی اس ہسپتال میں پہنچ

چکے ہیں جس کی وجہ سے سیکرٹ سروس کے ممبران بے حد پریشان ہیں۔ اس لئے وہ اپنے کام میں زیادہ دلچسپی نہیں لے رہے۔ انہیں آپ سب کی فکر ہے۔'' ——— کیپٹن شکیل نے کہا۔

''اور تمہیں۔'' ——— عمران نے کہا۔

''مجھے بھی فکر تھی تو میں یہاں ہوں۔'' ——— کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ دونوں باتیں کرتے ہوئے ہسپتال سے باہر آ گئے۔ راستے میں انہیں ڈاکٹر فاروقی ملے تھے۔ انہوں نے عمران کو جانے کی بخوشی اجازت دے دی تھی۔

''اب تمہارا کہاں جانے کا ارادہ ہے۔'' ——— عمران نے کیپٹن شکیل کے ساتھ اس کی کار میں بیٹھتے ہوئے کہا۔

''چیف نے مجھے آپ کی دیکھ بھال کا حکم دیا تھا۔ آپ جہاں کہیں گے میں آپ کو وہاں پہنچا دوں گا اور پھر اپنے کام میں مصروف ہو جاؤں گا۔'' ——— کیپٹن شکیل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیسا کام۔'' ——— عمران نے پوچھا۔

''وہی۔ کیٹس کو تلاش کرنے کا کام۔ اور کیا کام ہو سکتا ہے۔'' کیپٹن شکیل نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ مجھے تم دانش منزل پہنچا دو۔ مجھے چیف کو ضروری رپورٹ دینی ہے۔ اس کے بعد میں خود ہی فلیٹ میں واپس چلا جاؤں گا۔'' ——— عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلایا اور کار سٹارٹ کر کے آگے بڑھا دی۔

تھوڑی ہی دیر میں عمران دانش منزل میں بلیک زیرو کے سامنے بیٹھا تھا۔ عمران کو پٹیوں میں لپٹا دیکھ کر بلیک زیرو خاصا پریشان ہو رہا تھا۔

''مجھے دیکھ کر پریشان ہونا چھوڑو اور یہ بتاؤ ریڈ کیٹس کی کیا رپورٹ ہے۔ ان کے بارے میں کچھ پتہ چلا ہے یا نہیں۔'' ——— عمران نے کہا۔

اور بلیک زیرو اسے سیکرٹ سروس کے ممبران کی رپورٹس دینے لگا۔ اس نے صفدر اور تنویر کے بارے میں عمران کو بتاتے ہوئے کہا کہ انہوں نے مادام ریڈ کو سلور بار میں دیکھا تھا۔ جس نے ان دونوں کو ہلاک کرنے یا ان پر کسی قسم کا تشدد کر کے ان سے کچھ پوچھنے کے بجائے زندہ چھوڑ دیا تھا۔ لیکن ان دونوں کو یقین تھا کہ جس لڑکی نے سلور بار کے مینجر شاگر سے انہیں رہائی دلائی تھی اس کا تعلق یقیناً کیٹ سینڈیکیٹ سے ہی تھا یا وہ خود مادام ریڈ تھی۔

''گڈ۔ پھر تم نے کیا کیا ہے۔'' ——— عمران نے کہا۔

''میں بھلا ایسے معاملے کو کیسے چھوڑ سکتا تھا۔ میں نے ان دونوں کو حکم دیا تھا کہ وہ اس لڑکی اور شاگر پر نظر رکھیں۔ لڑکی تو شاید کسی اور میک اپ میں انہیں چکمہ دے کر وہاں سے کسی خفیہ راستے سے نکل گئی تھی مگر شاگر بدستور ان کی نگاہوں میں تھا۔ پھر میں نے ان دونوں سے کہا کہ وہ شاگر کو اٹھا لیں۔ انہوں نے میری ہدایات پر شاگر کو اغوا کر لیا اور یہاں چھوڑ گئے تھے۔

میں نے سٹانگر سے معلومات حاصل کرنا چاہیں تو وہ میرے سامنے اڑ گیا۔ جس پر مجھے اس پر تشدد کرنا پڑا اور آخر کار اس نے زبان کھول دی۔"۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا بتایا ہے اس نے۔"۔۔۔۔۔ عمران نے سنجیدگی سے پوچھا۔

"اس نے کیٹ سینڈیکیٹ کے بارے میں تمام باتیں بتا دی ہیں۔ ان کے ارادے تو بے حد خوفناک ہیں عمران صاحب۔ ریڈ کیٹ گروپ نے پاکیشیا کے ایک معروف مشروب سٹار ڈرنک کی کمپنی پر قبضہ کر لیا ہے اور وہ اس مشروب میں بلیک ڈراپس ڈال کر ہمارے ملک کے بچے بچے کو اس نشے کا عادی بنانا چاہتی ہیں۔"۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا تو اس کی بات سن کر عمران چونک پڑا اور بلیک زیرو عمران کو کیٹ سینڈیکیٹ کے مشن کی تفصیلات بتاتا چلا گیا۔

"ہونہہ۔ تو یہ کیٹس یہاں صرف سانٹ ڈیکوزا کے لئے نہیں آئی تھیں بلکہ پاکیشیا کی عوام کی رگوں میں بلیک ڈراپس کا زہر پھیلانے آئی ہیں۔"۔۔۔۔۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"جی عمران صاحب۔"۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ان کا یہ ارادہ بے حد خوفناک اور گھناؤنا ہے۔ میں انہیں ان کے مقصد میں کبھی کامیاب نہیں ہونے دوں گا۔ اگر انہوں نے یہاں کسی ایک انسان کو بھی بلیک ڈراپس کا عادی بنایا تو میں ان کا اس قدر

بھیانک حشر کروں گا کہ ان سب کی روحیں بھی صدیوں تک کانپتی رہیں گی۔"۔۔۔۔۔ عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔ کیٹ سینڈیکیٹ کی پاکیشیا کے خلاف گھناؤنی سازش کا سن کر اس کا واقعی خون کھول اٹھا تھا اور اس کا چہرہ پکے ہوئے ٹماٹر کی طرح سرخ ہو گیا تھا۔

"میں نے سر سلطان سے کہہ کر ملٹری انٹیلی جنس کی کارروائی کراتے ہوئے سٹار ڈرنک فیکٹری کو سٹانگر کے ساتھیوں سے آزاد کر لیا ہے۔ اب بس مادام ریڈ اور اس کے ساتھی باقی ہیں۔ سٹانگر نے ان کی رہائش گاہ کے بارے میں بھی تفصیل بتا دی ہے۔ میں سیکرٹ سروس کے ممبران کے ساتھ خود جا کر وہاں ریڈ کرنے والا تھا کہ آپ آ گئے۔ اب آپ بتائیں کیا کرنا ہے۔"۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کرنا کیا ہے۔ ان کیٹس کے خلاف ہمیں فوراً کارروائی کرنا ہو گی۔ وہ یہاں جو عزائم لے کر آئی ہیں اس سے ہر حال میں ہمیں انہیں روکنا ہو گا اور وہ اس صورت میں رک سکتی ہیں کہ ان پر براہ راست اٹیک کیا جائے اور انہیں فوراً ہلاک کر دیا جائے۔"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"میں بھی یہی کرنے جا رہا تھا۔ لیکن عمران صاحب۔ میں ایک اور بات بھی سوچ رہا ہوں۔"۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"کیا۔"۔۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"یہاں کیٹ سینڈیکیٹ کا صرف ایک گروپ کام کر رہا ہے۔

اصل سینڈیکیٹ اولینڈ کے شہر کوسٹن میں ہے جسے کرائم سٹی کہا جاتا ہے۔ اگر ان کا یہ ریڈ گروپ ختم ہو گیا تو اس سے بھلا انہیں کیا فرق پڑے گا۔ وہ سینڈیکیٹ بے حد وسیع ہے۔ اس کا اور کوئی گروپ یہاں آ جائے گا اور وہ بھی وہی کرے گا جو ریڈ گروپ یہاں کرنے آیا ہے۔ ہم کب تک اور کہاں تک ان گروپس کو روکتے رہیں گے۔ میرے خیال میں جب تک کیٹ سینڈیکیٹ اور خاص طور پر ڈاکٹر جورڈن ختم نہیں ہو جاتا پوری دنیا میں بلیک ڈراپس کا سلسلہ چلتا رہے گا اور آہستہ آہستہ یہ نشہ ہر انسان کی رگوں میں اتر جائے گا۔''۔۔۔ بلیک زیرو کہتا چلا گیا۔

''تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ اصل فساد کی جڑ کیٹ سینڈیکیٹ ہے۔ جب تک اسے جڑ سے اکھاڑ کر نہیں پھینکا جائے گا وہ اسی طرح دنیا میں زہریلے نشے پھیلاتے رہیں گے۔ اس کے لئے بھی واقعی سنجیدگی سے سوچنا پڑے گا۔''۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''میں تو کہتا ہوں۔ ریڈ کیٹ گروپ کے خاتمے کے بعد آپ سیکرٹ سروس کی ٹیم لے کر کوسٹن پہنچ جائیں اور وہاں جا کر کیٹ سینڈیکیٹ کا تارو پود بکھیر دیں تاکہ پوری دنیا کو ان زہریلے ڈرگز پھیلانے والوں سے ہمیشہ کے لئے نجات مل جائے۔''۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

''ایسا ہی کرنا پڑے گا۔ بہرحال پہلے اس ریڈ کیٹ گروپ سے تو نپٹ لیا جائے۔ اس کے بعد میں سوچوں گا کہ آگے کیا کرنا ہے۔ تم

نے ممبران کو کال کی ہے۔''۔۔۔ عمران نے کہا۔

''جی ہاں۔ کیپٹن شکیل کے سوا میں سب کو یہاں آنے کا کہہ چکا ہوں۔ وہ چونکہ آپ کی دیکھ بھال کر رہا تھا اس لئے میں نے اسے نہیں بلایا تھا۔ میں آپ کے ہوش میں آنے کا انتظار کر رہا تھا۔ اللہ کا شکر ہے کہ نہ صرف آپ کو ہوش آ گیا بلکہ آپ خود بھی یہاں آ گئے ہیں۔'' بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''وہ کیپٹن شکیل کو میں نے فلیٹ میں جانے کا کہا تھا۔ اسے بھی کال کر کے بلا لو۔ میں تب تک آرام کر لیتا ہوں۔ جب وہ آ جائیں تو مجھے بتا دینا۔ میں ان سے خود بات کروں گا۔''۔۔۔ عمران نے کہا۔

''بہتر۔''۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا اور عمران اٹھ کر ریسٹ روم کی طرف بڑھ گیا جبکہ بلیک زیرو کیپٹن شکیل کو کال کرنے میں مصروف ہو گیا۔

مادام ریڈ بے حد پریشان تھی۔ ایسٹن کی طرح اسے سٹانگر کے بھی غائب ہونے کی اطلاع مل گئی تھی اور ایک ویٹر نے مادام ریڈ کو بتایا تھا کہ اس نے خفیہ راستے سے انہی دو آدمیوں کو دیکھا تھا جنہیں سٹانگر نے پہلے قید کیا تھا اور پھر انہیں چھوڑ دیا تھا۔ وہ خفیہ راستے سے جا رہے تھے۔ ان میں سے ایک کے کاندھوں پر سٹانگر بے ہوشی کی حالت میں لدا ہوا تھا۔اس نے انہیں روکنے کی کوشش کی تو دوسرے نے اس پر گولی چلا دی تھی جو اس کے کاندھے پر لگی تھی۔

اس کے بعد مادام ریڈ کو یہ بھی پتہ چل گیا کہ سٹار ڈرنک فیکٹری میں موجود تمام افراد کو حراست میں لے کر نامعلوم مقام پر منتقل کر دیا گیا تھا۔ ملٹری انٹیلی جنس نے فیکٹری پر اچانک اور اس تیزی سے حملہ کیا تھا کہ ان میں سے کسی کو سنبھلنے اور ان پر جوابی کارروائی کا موقع ہی نہیں مل سکا تھا۔

اب مادام ریڈ کو اپنے اس فیصلے پر افسوس ہو رہا تھا کہ اس نے واقعی سیکرٹ سروس کے ان دو ممبران کو زندہ چھوڑ کر غلطی کی تھی۔ وہ سٹانگر کی قید میں تھے اور یہ طے ہو چکا تھا کہ ان کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہی تھا۔ سٹانگر نے ٹھیک کہا تھا کہ ان دونوں کو فوراً ہلاک کر دینا چاہیے مگر مادام ریڈ نے اس کی مخالفت کی تھی اور اپنی طرف سے ان دونوں کو نفسیاتی چال میں لاتے ہوئے نہ صرف زندہ چھوڑ دیا تھا بلکہ انہیں وہاں سے آسانی سے جانے کی اجازت بھی دے دی تھی۔

اس کا خیال تھا کہ اس کی نفسیاتی چال میں آ کر سیکرٹ سروس دوبارہ اس طرف کا رخ نہیں کرے گی۔ مگر سب کچھ الٹا ہو گیا تھا۔ سیکرٹ سروس نے نہ صرف سٹانگر کو وہاں سے اٹھا لیا تھا بلکہ انہوں نے ملٹری انٹیلی جنس کے ذریعے سٹار ڈرنک فیکٹری کو بھی سٹانگر کے قبضے سے آزاد کرا لیا تھا۔ جس کا صاف مطلب تھا کہ سٹانگر نے ان کے سامنے زبان کھول دی ہے۔

مادام ریڈ کو اس بات کی زیادہ پریشانی تھی کہ سٹانگر نہ صرف کیٹ سینڈیکیٹ کے بارے میں سب کچھ جانتا تھا بلکہ وہ ان کے عزائم سے بھی واقف تھا۔اس کے علاوہ کوسٹن سے بلیک ٹیوبز کی جو سپلائی آ رہی تھی اس کے بارے میں بھی صرف سٹانگر کو ہی علم تھا۔ اب مادام ریڈ ایک بار پھر جیسے بے دست و پا ہو کر رہ گئی تھی۔ سٹانگر کے ساتھ ساتھ سٹار ڈرنک فیکٹری بھی اس کے ہاتھوں سے نکل گئی تھی اور وہ یہ بھی نہیں جانتی تھی کہ بلیک ٹیوبز کی سپلائی کہاں آنے والی ہے۔

مادام اپنے کمرے میں بیٹھی انہیں خیالوں میں کھوئی ہوئی تھی کہ اچانک کیٹی تیز تیز چلتی ہوئی کمرے میں آ گئی۔ اسے دیکھ کر مادام ریڈ سیدھی ہو کر بیٹھ گئی۔

"مادام۔ سپیشل سپلائی کا پتہ چل گیا ہے۔" ــــــ کیٹی نے کمرے میں داخل ہو کر کہا تو اس کی بات سن کر مادام ریڈ بے اختیار چونک پڑی۔

"اوہ۔ کیسے پتہ چلا۔ کہاں ہے سپیشل سپلائی۔" ــــــ مادام ریڈ نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ابھی تھوڑی دیر پہلے شاگر کا ایک خاص آدمی یہاں آیا ہے۔ اس کا نام جیوسٹن ہے۔ اس نے مجھے بتایا ہے کہ وہ کوسٹن سے خود سپیشل سپلائی لایا ہے۔ اس نے دو مختلف جہازوں پر سفر کیا تھا اور پھر سمندری راستے سے ہوتا ہوا وہ سرحدی علاقے میں پہنچ گیا تھا۔ وہ خفیہ طریقے سے ایک بڑا پیکٹ نکال لایا تھا اور اس نے وہ پیکٹ طے شدہ جگہ پر پہنچا دیا ہے۔ اس نے کہا ہے کہ شاگر نے اسے ہدایات دی تھیں کہ وہ اس کی اطلاع آپ کو دے گا۔ اس لئے وہ یہاں آیا ہے۔" کیٹی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ ٹھیک ہے۔ کہاں ہے وہ۔" ــــــ مادام ریڈ نے کہا۔

"میں نے اسے ایک کمرے میں بٹھا دیا ہے مادام۔ کیا آپ اس سے ملنا چاہیں گی۔" ــــــ کیٹی نے پوچھا۔

"ہاں۔ بلاؤ اسے۔ فوراً یہاں بلاؤ۔" ــــــ مادام ریڈ نے کہا

تو کیٹی سر ہلا کر وہاں سے چلی گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک نوجوان کو ساتھ لے آئی۔ مادام نے اس سے پوچھا تو اس نے مادام ریڈ کو وہی تفصیل بتا دی جو کیٹی نے بتائی تھی۔

"ٹھیک ہے۔ تم ہمارے ساتھ چلو۔ ہمیں اس جگہ سے فوراً سپلائی حاصل کرنی ہے۔ شاگر پاکیشیا سیکرٹ سروس کے قبضے میں ہے۔ اس سے پہلے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس شاگر کی مدد سے وہاں پہنچ جائے۔ ہمیں فوراً اس سپلائی کو وہاں سے غائب کرنا ہوگا۔ اگر سپلائی انکے ہاتھ لگ گئی تو ہمارا بے حد نقصان ہوگا۔" ــــــ مادام ریڈ نے کہا۔ شاگر کے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے قبضے میں جانے کا سن کے جیوسٹن پریشان ہو گیا تھا۔

مادام ریڈ نے کیٹی کو حکم دیا کہ وہ کیٹس کو مسلح کرے۔ وہ سب جیوسٹن کے ساتھ جائیں گی۔ وہاں انہیں کسی بھی قسم کے حالات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ اس لئے وہ سب مسلح ہو کر جائیں۔ انہیں ہر حال میں بلیک ٹیوبز واپس لانی ہیں۔ اس کا حکم سن کر کیٹی سر ہلا کر نکل گئی اور پھر تھوڑی ہی دیر میں وہ سب جیوسٹن کے ساتھ تین کاروں میں سوار ہو کر اس طرف اڑی جا رہی تھیں جہاں جیوسٹن نے بلیک ٹیوبز کی سپلائی پہنچائی تھی۔ جیوسٹن نے مادام ریڈ کو بتایا تھا کہ اس نے سپلائی سرحد کے قریب ایک بڑی عمارت میں چھپائی ہے۔ وہ عمارت بھی شاگر کی ہی ملکیت تھی اور اس عمارت میں شاگر کے کئی مسلح افراد موجود تھے۔

مادام ریڈ کو یقین تھا کہ سٹاگر جہاں سیکرٹ سروس کو سب کچھ بتا سکتا ہے۔ وہ یقیناً انہیں اس عمارت کے بارے میں بھی بتا دے گا اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران لازماً اس عمارت میں سپیشل سپلائی حاصل کرنے آئیں گے۔ مادام ریڈ کو پاکیشیا سیکرٹ سروس پر شدید غصہ آ رہا تھا۔ اس نے جیوسٹن سے اس عمارت کا محل وقوع اور اندرونی نقشہ بھی معلوم کر لیا تھا اور پھر اس نے وہیں پاکیشیا سیکرٹ سروس کا شکار کھیلنے کا بھی فیصلہ کر لیا۔ اب بس اسے اس بات کی پریشانی تھی کہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے وہاں پہنچنے سے پہلے پہنچ جائے۔ اگر سیکرٹ سروس اس سے پہلے وہاں پہنچ جاتی ہے تو اس کے لئے بہت مشکل ہو جاتی۔

پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد وہ اس عمارت میں پہنچ گئے۔ مادام وہاں حالات پرسکون دیکھ کر خوش ہو گئی۔ سیکرٹ سروس کے ممبران ابھی وہاں نہیں پہنچے تھے۔ سپیشل سپلائی محفوظ تھی۔ مادام ریڈ نے سب سے پہلے اس پیکٹ کو اپنے قبضے میں لیا اور پھر اسے محفوظ جگہ رکھ کر اس عمارت کا معائنہ کرنے لگی۔

سٹاگر نے اس عمارت کو بہترین طرز پر قلعہ نما بنایا تھا اور وہاں بے شمار سائنسی حفاظتی انتظامات بھی کئے تھے۔ شاید سمگلنگ کا تمام سامان اسی جگہ پہنچایا جاتا تھا۔ اس لئے سٹاگر نے اس عمارت کو بے حد جدید اور فول پروف بنا رکھا تھا تا کہ اسے ہر قسم کے خطرے سے بچایا جاسکے۔ وہاں وافر تعداد میں اسلحہ بھی موجود تھا۔ عمارت میں ایک

سیکورٹی روم بھی بنایا گیا تھا جہاں سے عمارت کے ایک ایک حصے پر آسانی سے نظر رکھی جا سکتی تھی۔ مادام ریڈ کو سٹاگر پر غصہ آ رہا تھا کہ اس نے اسے ہیڈ کوارٹر کے طور پر اس عمارت کو اس کے استعمال کے لئے کیوں نہیں دیا تھا۔ وہ یہاں بیٹھ کر بہت کچھ کر سکتی تھی۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس اگر یہاں آ جاتی تو وہ ان کا وہاں آسانی سے مقابلہ کر سکتی تھی اس لئے مادام نے فوری طور پر اس عمارت کا چارج اپنے ہاتھوں میں لے لیا۔

اب وہ سیکورٹی روم میں ایک سکرین پر نظریں جمائے بیٹھی تھی۔ اسے اب سیکرٹ سروس کے وہاں آنے کا بے صبری سے انتظار تھا۔ اسے یقین تھا کہ اگر سیکرٹ سروس یا پاکیشیا کی فوج کا ایک بڑا دستہ بھی یہاں آ جائے تو وہ ان کا یہاں رہ کر آسانی سے مقابلہ کر سکتی ہے۔

ابھی وہ بیٹھی سوچ ہی رہی تھی کہ اچانک سکرین پر جھماکے سے ہوئے اور مادام ریڈ بے اختیار چونک پڑی۔ گیٹ پر ایک کار آ کر رکی تھی۔ سکرین پر اسے ڈرائیونگ سیٹ پر سٹاگر دکھائی دے رہا تھا۔ اس کے ساتھ والی سیٹ پر ایک اور نوجوان تھا۔

"سٹاگر۔ کیا مطلب۔ یہ یہاں کیسے آ گیا۔ اسے تو سیکرٹ سروس والوں نے اغوا کر لیا تھا اور اس کے ساتھ یہ دوسرا آدمی کون ہے۔" ------ مادام ریڈ نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔ مادام ریڈ نے ایک لمحے کے لئے کچھ سوچا اور پھر اس نے گیٹ کھولنے کا بٹن پریس کر کے گیٹ کھول دیا۔ گیٹ کھلتے ہی سٹاگر نے کار آگے بڑھائی اور

پھر اس نے برآمدے میں لا کر کار روک دی اور پھر وہ دونوں کار سے
نکل کر باہر آ گئے۔ مادام ریڈ غور سے ان دونوں کے چہرے دیکھ رہی
تھی۔

''سٹانگر۔ اس آدمی کو لے کر آپریشن روم میں میرے پاس آ
جاؤ۔ مجھے تم سے ضروری بات کرنی ہے۔'' ——— مادام ریڈ نے ایک
بٹن پریس کر مائیک میں کہا تو اس نے سٹانگر کے ساتھ دوسرے آدمی کو
بھی چونکتے دیکھا۔ پھر وہ دونوں اس طرف قدم اٹھانے لگے جہاں
آپریشن روم تھا۔ دروازے کے قریب آ کر ان دونوں نے ایک
دوسرے کی طرف معنی خیز نظروں سے دیکھا اور پھر سٹانگر کا ایک ہاتھ
جیب میں رینگ گیا۔

مادام ریڈ کو ان کی حرکتوں پر حیرانی ہو رہی تھی۔ اسی لمحے دروازہ
کھلا اور سٹانگر دوسرے آدمی کو لے کر اندر آ گیا۔ مادام ریڈ آپریشن روم
میں اکیلی تھی۔ وہ غور سے سٹانگر کو دیکھ رہی تھی۔ پھر اچانک سٹانگر نے
ہاتھ اوپر کیا تو مادام ریڈ کیٹ کو اس کے ہاتھ میں ایک عجیب طرز کا
پسٹل نظر آیا۔ اس سے پہلے کہ مادام ریڈ کچھ سمجھتی اچانک اس نے پسٹل
سے تیز چمک سی نکلتے دیکھی۔ دوسرے لمحے مادام ریڈ کو اپنی گردن میں
تیز چبھن محسوس ہوئی۔ مادام ریڈ لڑکھڑائی اور پشت کے بل زمین پر جا
گری۔ اس کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں۔ جبکہ اس کا سارا جسم یکلخت
مفلوج ہو گیا تھا۔ حتیٰ کہ اس کے منہ سے آواز بھی نہیں نکل رہی تھی مگر
اس کا ذہن جاگ رہا تھا اور اس کی سمجھ میں یہ نہیں آ رہا تھا کہ سٹانگر

نے یہ حرکت کیوں کی تھی۔

''صفدر۔ تم باہر جا کر فوراً اپنے ساتھیوں کو لے آؤ۔ اور ان سے
کہو کہ وہ عمارت میں جگہ جگہ بم فٹ کر دیں۔'' ——— اچانک سٹانگر
نے دوسرے نوجوان سے کہا تو مادام ریڈ کے دماغ میں دھماکے سے
ہونے لگے۔ اس نے عمران کی آواز پہچان لی تھی۔ وہ سمجھ گئی کہ اس
کے ساتھ دھوکا ہوا ہے۔ سٹانگر کے میک اپ میں عمران تھا اور پھر جیسے
ساری پچوئشن اس کے ذہن میں واضح ہو گئی۔ سٹانگر عمران کے قبضے میں
تھا اور عمران اس سے معلومات حاصل کر کے اور اس کا میک اپ کر کے
وہاں پہنچ گیا تھا۔ وہ اپنے ساتھیوں کو جان بوجھ کر سامنے نہیں لایا تھا۔
شاید اسے اس بات کا اندازہ تھا کہ اس عمارت پر مادام ریڈ اس کے
لئے خطرہ بن سکتی ہے۔ اس لئے وہ یہاں سوچی سمجھی پلاننگ کے تحت
آیا تھا۔ اس کا ذہن تیزی سے سوچتا چلا گیا۔ مگر اب وہ ان کے خلاف
کچھ نہیں کر سکتی تھی۔ عمران نے بڑی چالاکی سے اسے بے بس کر دیا تھا۔

عمران ڈارک روم میں قید سٹانگر سے ملا تھا۔ سٹانگر شدید زخمی حالت میں تھا۔ بلیک زیرو نے اس کے دونوں کان اور جسم کے مختلف حصوں کو خنجر سے کاٹ دیا تھا اور اس کی ایک آنکھ بھی نکال دی تھی۔ شاید اس خوفناک تشدد کی تاب نہ لا کر اس نے بلیک زیرو کے سامنے اپنی زبان کھول دی تھی۔ ورنہ شاید وہ اس آسانی سے زبان نہ کھولتا اور ایسے مجرموں سے ایسا ہی سلوک کیا جانا بہتر تھا۔ اس لئے عمران کو اس کی حالت دیکھ کر کوئی افسوس نہیں ہوا تھا۔ بلیک زیرو نے اسے ابھی ہلاک نہیں کیا تھا۔ شاید اسے عمران کا انتظار تھا اور عمران کو بلیک زیرو کے اس اقدام کی خوشی ہوئی تھی۔

عمران نے اس سے مزید معلومات حاصل کیں تو اس نے عمران کو آسانی سے سرحدی قلعے کے بارے میں بھی بتا دیا۔ جہاں بلیک ٹیوبز کی سپلائی آنے والی تھی۔ شاید سٹانگر کی ہمت ٹوٹ چکی تھی اور وہ جس

پوزیشن میں تھا اس حالت میں وہ لاشعوری طور پر عمران کو سب کچھ بتاتا جا رہا تھا۔ عمران نے جب اس سے سرحدی عمارت کے بارے میں مزید معلومات حاصل کیں تو اس نے اس عمارت کے اندرونی حصے کے تمام حفاظتی انتظامات کے بارے میں عمران کو تفصیل بتا دی۔

عمران کو نہ جانے کیوں یہ محسوس ہو رہا تھا کہ مادام ریڈ سٹانگر کی بتائی ہوئی جگہ پر نہیں ملے گی۔ وہ یقیناً اس سرحدی علاقے میں منتقل ہو جائے گی کیونکہ وہ جگہ اس کے لئے دوسری جگہوں سے کہیں زیادہ محفوظ تھی۔ یہ تو اتفاق ہی تھا کہ سٹانگر سے دوبارہ پوچھنے پر اسے اس عمارت کا علم ہو گیا تھا ورنہ وہ یقیناً ایک بار پھر مادام ریڈ کو کھو دیتا۔

عمران فوراً ڈارک روم سے باہر آ گیا۔ اس نے آپریشن روم میں آ کر بلیک زیرو کو ساری صورتحال بتا دی۔ اس نئی معلومات کو سن کر بلیک زیرو بھی پریشان ہو گیا۔ اس وقت تک میٹنگ ہال میں سیکرٹ سروس کے سب ممبران آ چکے تھے۔ البتہ ان میں جولیا اور کراسٹی موجود نہیں تھیں۔

"پھر۔ کیا اب آپ اس مخصوص عمارت میں ریڈ کریں گے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ میرا دل چیخ چیخ کر کہہ رہا ہے کہ مادام ریڈ ہمیں وہیں ملے گی۔ مگر"۔۔۔۔ عمران کہتے کہتے رک گیا۔

"مگر۔ مگر کیا"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے بے چینی سے پوچھا۔

"سٹانگر نے اس عمارت کو فول پروف بنا رکھا ہے۔ وہاں اس

عمارت میں نہ صرف بڑی تعداد میں اسلحے کا ذخیرہ ہے بلکہ اس عمارت
کی حفاظت کے لئے اس نے وہاں سائنسی انتظامات بھی کر رکھے ہیں۔
اگر مادام ریڈ اس عمارت میں ہوئی تو اس پر قابو پانا ہمارے لئے مشکل
ہو سکتا ہے۔ اس لئے وہاں بہت سوچ سمجھ کر اور باقاعدہ پلاننگ سے
ہمیں جانا ہوگا۔''۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

''آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ ویسے بھی بلیک ڈراپس کی سپیشل
سپلائی اس عمارت میں پہنچ چکی ہوگی یا پہنچنے والی ہوگی۔ اس سپلائی کو بھی
تباہ کرنا ضروری ہے۔''۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

''ہاں۔ بہرحال میں دیکھتا ہوں کہ مجھے کیا کرنا ہے۔ میں ذرا
ممبران سے مل لوں۔''۔۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر وہ آپریشن روم
سے نکل کر میٹنگ روم میں چلا گیا۔ اس نے میٹنگ روم میں ممبران کو
ساری تفصیل بتائی اور تیار رہنے کا کہہ کر پھر اس نے میٹنگ روم سے
واپس آ کر ایک کمرے میں جا کر سٹانگر کا میک اپ کیا اور ممبران کو لے
کر وہاں سے روانہ ہو گیا۔

مادام ریڈ پہلے جس رہائش گاہ میں تھی۔ عمران نے احتیاطاً وہاں
جا کر پہلے اس کو چیک کیا مگر اس کے اندازے کے مطابق وہ عمارت
واقعی خالی تھی۔ عمران سمجھ گیا کہ اب اسے مادام ریڈ اور اس کا گروپ
سرحدی عمارت میں ہی ملے گا۔ چنانچہ وہ سرحدی علاقے کی طرف
روانہ ہو گیا۔

اس کی کار میں اس کے ساتھ صفدر تھا۔ صفدر سمیت سیکرٹ سروس

کے تمام ممبران بھی میک اپ میں تھے۔ سرحدی علاقے میں پہنچ کر
عمران نے ممبران کو وہیں رکنے کا کہا اور پھر وہ صفدر کو لے کر پہاڑیوں
کی دوسری طرف ایک الگ تھلگ جگہ پر بنی ہوئی اس عمارت کے
بڑے سے گیٹ کے پاس پہنچ گیا۔ عمارت واقعی کسی قلعے جیسی تھی اور
اس کا بڑا سا پھاٹک بند تھا۔

عمران نے جیسے ہی کار پھاٹک کے قریب روکی۔ اسی لمحے گیٹ
خود بخود کھلتا چلا گیا۔ گیٹ کھلتے دیکھ کر عمران کار فوراً اندر لے گیا اور
اس نے کار برآمدے میں روک دی۔

''تیار رہنا۔''۔۔۔۔ عمران نے دھیمی آواز میں صفدر سے کہا۔
اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر وہ دونوں کار سے باہر آ گئے۔
اسی لمحے دیوار پر لگے ایک سپیکر سے آواز بلند ہوئی۔

''سٹانگر۔ اس آدمی کو لے کر آپریشن روم میں میرے پاس
آجاؤ۔ مجھے تم سے ضروری بات کرنی ہے۔''۔۔۔۔ اس آواز کو سن کر
وہ دونوں چونک پڑے۔ عمران کے ہونٹوں پر لڑکی کی آواز سن کر
بے اختیار دھیمی سی مسکراہٹ آ گئی تھی۔ اس نے معنی خیز نظروں سے
صفدر کی طرف دیکھا۔ پھر وہ دونوں مڑے۔ سامنے ایک بڑا سا الگ
کمرہ تھا جس کے دروازے پر آپریشن روم لکھا ہوا صاف نظر آ رہا تھا۔
عمران اور صفدر اس دروازے کی طرف بڑھنے لگے۔ اسے عمارت میں
جگہ جگہ مسلح افراد دکھائی دے رہے تھے جو اسے سٹانگر سمجھ کر مودبانہ
انداز میں سلام کر رہے تھے۔

عمران نے دروازے کے قریب آتے ہی جیب میں ہاتھ ڈالا اور دوسرے لمحے اس کے ہاتھ میں ایک عجیب طرز کا پسٹل نظر آیا۔ پھر اس نے دروازہ کھولا اور وہ دونوں اندر داخل ہوگئے۔ کمرے میں بے شمار کمپیوٹرائزڈ مشینیں کام کر رہی تھیں۔ سامنے ایک کرسی پر ایک نوجوان لڑکی بیٹھی تھی جو تیز نظروں سے ان کی طرف دیکھ رہی تھی۔ عمران نے فوراً پسٹل کا رخ اس لڑکی کی طرف کیا اور پسٹل کا ایک بٹن پریس کر دیا۔ پسٹل سے ایک باریک سی سوئی نکلی اور دوسرے لمحے لڑکی بے جان سی ہو کر گرتی چلی گئی۔

''صفدر۔ تم باہر جا کر فوراً اپنے ساتھیوں کو لے آؤ اور ان سے کہو کہ وہ عمارت میں جگہ جگہ بم فٹ کر دیں۔'' ـــــ عمران نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا تو صفدر سر ہلا کر فوراً دروازے سے باہر نکل گیا۔ عمران آگے بڑھا اور مادام ریڈ کے پاس آ کر اسے غور سے دیکھنے لگا۔

''تو تم ہو مادام ریڈ۔'' ـــــ عمران نے مادام ریڈ کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا لیکن مادام ریڈ بھلا اس کی بات کا کیا جواب دیتی۔ وہ بالکل خاموش پڑی تھی۔ عمران نے جیب میں ہاتھ ڈال کر تین طاقتور ٹائم بم نکالے اور پھر اٹھ کر آپریشن روم کو دیکھنے لگا۔ آپریشن روم میں جدید مشینیں دیکھ کر اسے شاگر کی ذہانت پر رشک آ رہا تھا۔ اس نے واقعی عمارت کی حفاظت کا زبردست انتظام کر رکھا تھا۔ عمران نے ٹائم بم آپریشن روم میں مختلف جگہوں پر لگائے اور ان پر ایک گھنٹے کا ٹائم فکس کر دیا۔ آپریشن روم کی جنوبی دیوار کے پاس ایک بڑی سی آہنی

الماری تھی۔ اس نے الماری کے پٹ کھولنے کے بجائے اس کے دائیں طرف ہاتھ پھیرا تو اس کی انگلیاں ایک جگہ رک گئیں۔ وہاں ہلکا سا ابھار تھا۔ عمران نے انگلیوں سے اس ابھار کو دبایا تو الماری کے پٹ خود بخود کھلتے چلے گئے۔ الماری کے اندر مختلف خانے تھے۔ جن میں اسلحے کے ساتھ ایک خانے میں اسے ایک بڑا سا پیکٹ دکھائی دیا۔ عمران نے پیکٹ باہر نکالا اور اسے کھول کر دیکھنے لگا اور پھر اس ڈبے میں سیاہ رنگ کی ٹیوبز کا سٹاک دیکھ کر اس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''ہونہہ۔ تو یہ ہے وہ زہر۔ جسے مادام ریڈ پاکیشیا کے لوگوں کی رگوں میں اتارنے کے لئے لائی تھی۔'' ـــــ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔ اس نے پیکٹ بند کیا اور واپس مادام ریڈ کے پاس آ گیا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور صفدر اندر آ گیا۔

''عمران صاحب۔ تمام ممبران آ گئے ہیں۔'' ـــــ صفدر نے کہا۔

''کہاں ہیں وہ۔'' ـــــ عمران نے اس سے پوچھا۔

''وہ سب گیٹ کے باہر موجود ہیں۔ میں نے انہیں زیرو تھری ٹرانسمیٹر پر کال کر کے بلایا ہے۔'' ـــــ صفدر نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں باہر جا کر اعلان کرتا ہوں کہ کوئی ان پر حملہ نہ کرے۔ پھر تم انہیں اندر بلا لینا۔'' ـــــ عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران نے باہر جا کر مسلح افراد کو بتایا کہ اس کے ساتھ اس کے

مزید چند ساتھی آئے ہیں۔ وہ انہیں دشمن سمجھ کر ان پر حملہ نہ کریں۔ وہ جہاں جانا چاہیں انہیں نہ روکا جائے۔ عمران چونکہ سٹاگر کے میک اپ میں تھا اس لئے انہوں نے کوئی اعتراض نہ کیا۔ چنانچہ صفدر نے تمام ممبران کو اندر بلا لیا۔ وہ سب مسلح تھے۔ ان کی جیبوں میں خطرناک اور طاقتور ٹائم بم بھی موجود تھے۔ اندر آتے ہی وہ ساری عمارت میں پھیل گئے اور پھر انہوں نے عمران کی ہدایات پر ان بموں پر چالیس منٹ کا ٹائم سیٹ کر دیا۔

دس منٹ بعد وہ سب عمارت کے مختلف حصوں میں جا کر ٹائم بم فٹ کر چکے تھے۔ عمران نے ان سب کو ساتھ لیا اور پھر کھلے ہوئے گیٹ کی طرف بڑھنے لگے۔ مگر اس سے پہلے کہ وہ گیٹ تک پہنچتے۔ اچانک گیٹ تیزی سے بند ہونے لگا۔

''اوہ۔ گیٹ بند ہو رہا ہے۔ بھاگو۔''۔۔۔۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا اور وہ سب بند ہوتے ہوئے گیٹ کی طرف دوڑ پڑے۔ مگر اس سے پہلے کہ وہ گیٹ کے قریب پہنچتے گیٹ پوری طرح سے بند ہو گیا۔ اسی لمحے انہیں عقب سے دوڑتے قدموں کی آوازیں سنائی دیں۔ وہ تیزی سے پلٹے اور پھر عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

کیٹی آپریشن روم کا ایک خفیہ دروازہ کھول کر اندر آئی تو اسے مادام ریڈ زمین پر ساکت نظر آئی۔

''ارے۔ مادام۔ آپ کو کیا ہوا''۔۔۔۔ کیٹی نے مادام کو اس حالت میں دیکھ کر بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے مادام کے قریب آ گئی۔ لیکن مادام کا جسم ساکت تھا البتہ اس کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں۔

آپریشن روم میں آنے جانے کے لئے عام راستے کے ساتھ یہ خفیہ راستہ بھی بنایا گیا تھا جو عمارت کے دوسرے حصے میں ایک سرنگ کی صورت میں جاتا تھا۔ مادام ریڈ نے کیٹی کو اس راستے کے بارے میں بتا رکھا تھا اور اسے ہدایت دے رکھی تھی کہ وہ جب بھی اس کے پاس آنا چاہے عام راستے کے بجائے اس خفیہ راستے سے آیا کرے۔

کیٹی مادام ریڈ کو یہ بتانے آئی تھی کہ اس نے عمارت میں سٹاگر

کے آنے والے نئے ساتھیوں کی پراسرار نقل و حرکت دیکھی تھی۔ وہ عمارت کے مختلف حصوں میں جا کر نہ جانے کیا کرتے پھر رہے تھے۔ مگر جب وہ آپریشن روم میں داخل ہوئی تو مادام ریڈ اسے اس حالت میں نظر آئی تھی۔ اسی لمحے کیٹی کی نظریں سکرین پر پڑیں تو وہ بے اختیار چونک پڑی۔ اسے سٹانگر اپنے ساتھیوں کے ساتھ عجلت میں بیرونی گیٹ کی طرف جاتا نظر آیا۔

''اوہ۔ اوہ۔ یہ سٹانگر نہیں ہے۔ اس کی چال۔ سٹانگر تو دائیں پاؤں پر دباؤ ڈال کر چلتا ہے۔ اور یہ چال۔ اوہ۔ یہ چال تو شاید عمران کی ہے۔'' ---- کیٹی کے حلق سے ڈری ڈری سی آواز نکلی پھر کیٹی بجلی کی سی تیزی سے اٹھی اور اس نے ایک مشین کے پاس جا کر فوراً گیٹ بند کرنے والا بٹن پریس کر دیا۔ گیٹ بند ہوتے دیکھ کر عمران اور اس کے ساتھی تیزی سے گیٹ کی طرف دوڑے مگر اس سے پہلے کہ وہ گیٹ تک پہنچتے گیٹ بند ہو گیا۔ کیٹی نے فوراً مشین پر لگا ہوا ایک مائیک پکڑا اور اس کا ایک بٹن پریس کر کے اسے منہ کے قریب کر لیا۔

''ان لوگوں کو پکڑو۔ یہ سٹانگر اور اس کے ساتھی نہیں ہیں۔'' کیٹی نے مائیک میں حلق کے بل چیخ کر اپنے مسلح ساتھیوں سے کہا۔ اس کی آواز سنتے ہی عمارت میں موجود محافظ بری طرح چونک پڑے اور پھر کیٹی نے بے شمار مسلح افراد کو ان کی طرف بھاگتے دیکھا۔

''ہونہہ۔ دیکھتی ہوں۔ یہ لوگ یہاں سے کیسے نکل کر جاتے ہیں۔'' ---- کیٹی نے غرا کر کہا۔ اس نے ایک نظر مادام ریڈ کو دیکھا

اور پھر تیزی سے دوڑتی ہوئی آپریشن روم سے باہر نکل آئی۔ مسلح افراد نے عمران اور اس کے ساتھیوں پر مشین گنیں تان لی تھیں۔ کیٹی تیزی سے عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف بڑھی۔

''تم۔ تم عمران ہو نا۔'' ---- کیٹی نے غراتے ہوئے کہا۔ ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک ریوالور نکال لیا۔ اسی لمحے کیٹی نے عمران پر گولی چلا دی مگر عمران ہوشیار تھا۔ وہ چھلانگ لگا کر فوراً کیٹی کے سامنے ایک کیبن کے پیچھے چلا گیا اور گولی عمران کے اوپر سے گزر گئی۔ اس کے دیکھا دیکھی اس کے ساتھی بھی برق رفتاری سے حرکت میں آئے اور سائیڈوں میں موجود کیبنوں کی آڑ میں چلے گئے۔

''پکڑو انہیں پکڑو۔ یہ عمران ہے۔ اس نے سٹانگر کا میک اپ کر رکھا ہے۔'' ---- کیٹی نے چیختے ہوئے کہا اور پھر ماحول اچانک تیز اور خوفناک فائرنگ کی آوازوں سے گونجنے لگا۔ مسلح افراد نے ان کیبنوں کی طرف مشین گنوں سے فائرنگ شروع کر دی تھی۔ وہ تیزی سے فائرنگ کرتے ہوئے آگے بڑھ رہے تھے مگر پھر اچانک عمران کے ساتھیوں نے کیبنوں کی دوسری دیوار کے عقب سے نکل کر ان پر جوابی فائرنگ کرنا شروع کر دی اور فضا فائرنگ کی آوازوں کے ساتھ بے شمار انسانی چیخوں سے گونجنے لگی۔

چند ہی لمحوں میں ساری عمارت میں جیسے بھگدڑ سی مچ گئی۔ سٹانگر کے ساتھی اور کیلس باہر آ گئی تھیں۔ اصل صورتحال کا پتہ چلتے ہی وہ بھی اس جنگ میں شریک ہو گئیں۔

فائرنگ کرتے ہی عمران کے ساتھی موقع دیکھ کر ادھر ادھر بکھر گئے اور پھر انہوں نے مختلف پوزیشنیں لے کر زبردست فائرنگ کرنا شروع کر دی۔ ہر طرف سے چیخ و پکار کی آوازیں بلند ہو رہی تھیں۔

عمران بھاگتا ہوا آگے آ کر ایک ستون کی آڑ میں چلا گیا لیکن وہ جیسے ہی ستون کی آڑ میں ہوا اسی ستون کی آڑ میں پہلے سے موجود کیٹی نے اچانک اچھل کر اس پر حملہ کر دیا۔ کیٹی کی زوردار لات عمران کے ہاتھ میں موجود مشین پسٹل پر پڑی اور عمران کے ہاتھوں سے مشین پسٹل نکل کر دور جا گرا۔ ساتھ ہی کیٹی نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے ریوالور سے عمران پر فائر کر دیا۔ مگر عین اسی لمحے عمران نے الٹی چھلانگ لگائی اور قلابازی کھا گیا۔ اس طرح قلابازی کھانے سے وہ کیٹی کی گولی سے بچ گیا تھا۔ کیٹی نے اس پر دوسرا فائر کرنا چاہا مگر عمران نے جمپ لگا کر فوراً اسے دبوچ لیا۔

اور پھر اسے دبوچتے ہی عمران نے دونوں ہاتھوں کو مخصوص انداز میں حرکت دے کر ایک طرف اچھال دیا۔ وہاں ایک اور کیٹ کھڑی تھی جو عمران پر فائرنگ کرنے ہی والی تھی کہ کیٹی اڑتی ہوئی اس سے جا ٹکرائی اور وہ دونوں چیختی ہوئیں ایک دوسرے سے ٹکرا کر گر پڑیں۔ ان دونوں کے ہاتھوں سے گنیں نکل گئی تھیں۔ وہ گرتے ہی تیزی سے اٹھیں مگر عمران فوراً انکے سروں پر پہنچ گیا اور بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا پھر اس کی ایک ٹانگ دوسری کیٹ کی پسلیوں پر اور اس کا مکا کیٹی کی ناک پر پڑا اور وہ دونوں بری طرح سے چیختی ہوئیں گر گئیں۔

ان کے گرتے ہی عمران نے چھلانگ لگائی ۔ اس کا جسم فضا میں گھوما اور پھر اس کا ایک پاؤں کیٹی اور دوسرا پاؤں دوسری کیٹ کی گردن پر پڑا۔ ان دونوں کے حلق سے تیز چیخیں نکلیں اور وہ دونوں بری طرح سے تڑپنے لگیں ۔ پھر اچانک کیٹی نے عمران کی ٹانگ پکڑ کر زوردار جھٹکا دیا تو عمران اچھل کر منہ کے بل دوسری طرف گر گیا۔

کیٹی اور اس کی ساتھی لڑکی نے اٹھ کر تیزی سے عمران پر حملہ کرنا چاہا مگر زمین پر آتے ہی عمران کا جسم بجلی کی سی تیزی سے پلٹا اور اس کی دونوں ٹانگیں اٹھ کر ان کے چہروں پر ایک ساتھ پڑیں اور وہ پلٹ کر دوبارہ زمین پر جا گریں۔ عمران نے الٹی قلابازی کھائی اور پیروں کے بل زمین پر کھڑا ہو گیا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ دونوں اٹھتیں۔ عمران نے جھپٹ کر دوسری لڑکی کو اٹھایا اور پھر اس نے دونوں ہاتھوں کو گھما کر اس لڑکی کا سر دائیں طرف ستون پر دے مارا اور لڑکی کی کھوپڑی کئی حصوں میں تقسیم ہو گئی اور وہ عمران کے ہاتھوں میں جھول گئی۔ عمران نے اسے ایک طرف پھینک دیا۔ پھر اچانک کیٹی نے اس پر حملہ کر دیا مگر اسی لمحے عمران کی ٹانگ چلی ۔ اس نے پوری قوت سے کیٹی کے سر پر ٹانگ ماری اور ٹانگ کھاتے ہی کیٹی گری اور ساکت ہوتی چلی گئی۔

عمارت کے ہر حصے میں تیز اور خوفناک فائرنگ ہو رہی تھی۔ عمران کے ساتھی اور مجرموں میں زبردست ٹھن چکی تھی۔ عمران وہاں سے ہٹا اور تیزی سے دوبارہ آپریشن روم کی طرف بھاگتا چلا گیا۔ پھر

جیسے ہی وہ آپریشن میں روم میں داخل ہوا اچانک اس پر ایک لڑکی نے چھلانگ لگا کر حملہ کر دیا۔ اس لڑکی کی دونوں ٹانگیں عمران کے سینے پر پڑیں۔ عمران اچھلا اور پیچھے دیوار سے جا ٹکرایا۔ اس نے ایک نظر میں اس لڑکی کو پہچان لیا تھا۔ وہ مادام ریڈ تھی۔ جس پر سے شاید اس دوران اس سوئی کا اثر ختم ہو گیا تھا جو اس پر عمران نے پھینکی تھی۔ مگر اب اس کا جسم حرکت میں آ گیا تھا اور شاید فائرنگ کی تیز آوازیں سن کر وہ آپریشن روم میں رکی رہی تھی اور اس نے جب عمران کو آپریشن روم میں داخل ہوتے دیکھا تو اس نے فوراً اس پر حملہ کر دیا۔

''تمہارا کیا خیال ہے عمران کہ تم یہاں سے میرے ہاتھوں سے بچ کر نکل جاؤ گے''۔۔۔۔ مادام ریڈ نے غضبناک انداز میں عمران کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ اس کا رنگ غصے سے سرخ ہو رہا تھا اور اس کی آنکھوں سے جیسے انگارے پھوٹ رہے تھے۔

عمران اٹھا اور پھر یوں ہاتھ پیر جھاڑنے لگا جیسے اس کے کپڑوں پر گرد لگ گئی ہو۔

''ارے نہیں۔ میری ایسی مجال کہاں جو میں کسی سرخ بلی کو چھوڑ کر یہاں سے نکل جاؤں۔ تم تو بہت زیادہ قوت ارادی کی مالک ہو۔ میرا خیال تھا کہ تم جلد حرکت میں نہیں آؤ گی۔ مگر''۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تم بہت چالاک ہو عمران۔ میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ تم اس طرح سٹاگر کے روپ میں یہاں آ سکتے ہو۔ کاش میں تمہیں پہلے ہی

پہچان لیتی تو تم اور تمہارا ساتھی آپریشن روم سے باہر ہی لاشوں میں تبدیل ہو چکے ہوتے''۔۔۔۔ مادام ریڈ نے غراتے ہوئے کہا۔

''تم اگر پیار سے مجھے کہہ دو تو میں ابھی شہید ہو جاؤں گا مادام۔ تمہیں مجھ پر اپنی گولی ضائع کرنے کی کیا ضرورت ہے''۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو مادام ریڈ نے غراتے ہوئے اچانک اچھل کر اس پر حملہ کر دیا۔ وہ اچانک اچھلی تھی اور اس نے اپنی دائیں ٹانگ گھما کر عمران کے پہلو میں مارنے کی کوشش کی تھی مگر عمران نے فوراً اپنی جگہ چھوڑ دی۔ مادام ریڈ کی ٹانگ دیوار سے ٹکرائی۔ اس کا جسم گھوما اور زمین پر گرنے ہی لگا تھا کہ عمران کا ایک زوردار مکا اس کی کمر پر پڑا اور وہ دھپ سے نیچے آ گری۔

عمران نے پلٹ کر اس کے سر پر پیر مارنا چاہا مگر مادام ریڈ نے دونوں ہاتھوں سے اس کا پاؤں پکڑ کر اسے پیچھے دھکیل دیا۔ عمران لڑکھڑا کر پیچھے ہٹا ہی تھا کہ مادام ریڈ نے اپنے جسم کو اچھالا اور فوراً اٹھ کھڑی ہوئی۔ دوسرے لمحے وہ جھکی اور اس نے اپنے جسم کو مخصوص انداز میں لہراتے ہوئے عمران کے پیٹ میں مکا مار دیا اور عمران لڑکھڑاتا ہوا پشت کے بل گر گیا۔ اس کے گرتے ہی مادام ریڈ نے اس پر چھلانگ لگا دی۔ وہ عمران پر گری اور اس نے عمران کو چھاپ لیا مگر دوسرے لمحے عمران کے دونوں ہاتھ حرکت میں آئے اور مادام ریڈ گھومتی ہوئی عمران کے دائیں طرف آ گری۔

عمران تیزی سے اٹھا ہی تھا کہ یکلخت مادام ریڈ بھی اچھل کر

کھڑی ہو گئی۔ اب اس کا چہرہ بری طرح بگڑ گیا تھا۔ وہ واقعی خونناک اور خونخوار جنگلی بلی دکھائی دے رہی تھی۔

"ارے۔ارے۔ اپنی شکل تو ٹھیک کرو۔ مجھے تمہارا خونخوار چہرہ دیکھ کر خوف آرہا ہے۔"۔۔۔۔ عمران نے کہا مگر مادام ریڈ نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ اس نے اچھل کر ایک بار پھر عمران پر حملہ کر دیا۔ عمران کا اوپر والا جسم دائیں طرف جھکا۔ جبکہ اس کا نچلا جسم ویسے ہی اپنی جگہ ٹکا ہوا تھا۔ مادام ریڈ جیسے ہی عمران کے قریب آئی عمران کا جسم بجلی کی سی تیزی سے سیدھا ہو گیا اور دوسرے لمحے مادام ریڈ کا جسم اس کے دونوں ہاتھوں کی تھپکی کھا کر قلابازی کھاتا ہوا اس کے عقب کی طرف گرتا چلا گیا۔ عمران اسے تھپکی دے کر تیزی سے مڑا مگر اچانک مادام ریڈ کے سر کی ضرب پوری قوت سے عمران کے سینے پر پڑی اور عمران بے اختیار دو قدم لڑکھڑا کر پیچھے ہو گیا۔

مادام ریڈ نے انتہائی حیرت انگیز انداز میں اپنے جسم کو جھٹکا دے کر عمران کے مڑتے ہی اس کے سینے پر زور دار ٹکر ماری تھی اور یہ عمران ہی تھا جو اس کی زور دار ٹکر کھا کر صرف دو قدم پیچھے ہٹ گیا تھا۔ اس کی جگہ کوئی اور ہوتا تو الٹ کر گر پڑا ہوتا۔ عمران کے لڑکھڑاتے ہی مادام ریڈ نے الٹی قلابازی کھائی اور اپنی دونوں ٹانگیں جوڑ کر عمران کے سینے پر مارنی چاہئیں مگر عمران نے پھرتی سے ہاتھ بڑھا کر اس کی دونوں ٹانگیں پکڑ لیں اور پھر اس نے دونوں ہاتھوں کو اس انداز میں جھٹکا دیا کہ مادام ریڈ کا جسم یکلخت سیدھا ہوا اور عمران کے اوپر سے ہوتا

ہوا پیچھے کی طرف چلا گیا۔

پیچھے دیوار تھی ۔مادام ریڈ کا منہ پورے زور سے دیوار سے ٹکرایا اور اس کے حلق سے زور دار چیخ نکل گئی۔ عمران نے جیسے ہی اس کی ٹانگیں چھوڑیں وہ دھب سے نیچے گری اور بری طرح سے تڑپنے لگی۔ دیوار سے ٹکرا کر اس کے چہرے کا بھرتہ بن گیا تھا۔ اسی لمحے عمران کی زور دار ٹانگ مادام ریڈ کیٹ کی پسلیوں پر پڑی۔ مادام ریڈ کو ایک جھٹکا لگا اور پھر وہ ساکت ہوتی چلی گئی۔

باہر اب بھی زور دار فائرنگ ہو رہی تھی۔ عمران نے مادام ریڈ کو وہیں چھوڑا اور مشین کی طرف لپکا اور پھر مشین کا ایک بٹن دبا کر اس نے باہر کا مین گیٹ کھول دیا اور پھر اپنے ساتھیوں کی مدد کے لئے آپریشن روم سے باہر آ گیا۔ عمران کو دیکھ کر اس کے ساتھی دشمنوں پر گولیاں برساتے ہوئے اس کی طرف آ گئے۔ یہ ان کی خوش قسمتی ہی تھی کہ ان میں سے ابھی تک کوئی زخمی نہیں ہوا تھا۔

"یہاں سے فوراً نکل چلو۔ بموں کے پھٹنے میں صرف چند منٹ رہ گئے ہیں۔"۔۔۔۔ عمران نے اپنے ساتھیوں سے اشاروں میں کہا اور عمران کے اشارے سمجھتے ہی وہ سب پیچھے ہٹتے چلے گئے اور تھوڑی ہی دیر میں سب گیٹ سے باہر تھے۔

وہ مسلسل گیٹ کی طرف فائرنگ کر رہے تھے تا کہ اندر موجود افراد باہر آنے کی کوشش نہ کر سکیں۔ پھر وہ تیزی سے وہاں سے بھاگتے چلے گئے۔ چند ہی لمحوں میں وہ اپنی کاروں میں سوار ہو کر وہاں سے

نکلے جا رہے تھے۔ ان کا کچھ افراد نے تعاقب کیا مگر انہوں نے ان سب کو وہیں مار گرایا اور ابھی وہ پہاڑی کے قریب ہی پہنچے تھے کہ اچانک پورا علاقہ ٹائم بموں کے خوفناک دھماکوں سے لرز اٹھا۔

انہوں نے اس عمارت سے آگ کے فوارے سے اوپر اٹھتے دیکھے۔ دھماکوں کی خوفناک آوازوں سے پہاڑی چٹانیں بھی لرز اٹھی تھیں۔ انہوں نے فوراً کاریں روکیں اور بھاگ کر سڑک کی نشیب میں چلے گئے اور بڑے بڑے پتھروں کی اوٹ میں لیٹ گئے۔ کافی دیر تک خوفناک دھماکے ہوتے رہے۔ پہاڑی چٹانیں اور بڑے بڑے پتھر ان کے اوپر سے گزر رہے تھے اور ان کے اردگرد بھی پتھر گر رہے تھے مگر وہ سب ان سے محفوظ تھے۔ پھر دھماکوں کی شدت میں کمی آ گئی اور دھماکے ہونا بند ہو گئے۔

دھماکے رکتے ہی وہ اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر سڑک پر موجود اپنی کاروں کو دیکھ کر وہ طویل سانس لے کر رہ گئے۔ کاروں پر پہاڑی چٹانیں اور پتھر گرے تھے جس کی وجہ سے ان کی کاریں تباہ ہو کر رہ گئی تھیں۔

"یہ کیا عمران صاحب۔ ہماری کاریں تو تباہ ہو گئی ہیں۔ اب ہم واپس کیسے جائیں گے۔" ___ صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"گیارہ نمبر سے ہی اب واپس جانا پڑے گا اور کیا۔" عمران نے مخصوص موڈ میں آتے ہوئے کہا۔

"گیارہ نمبر سے۔ کیا مطلب۔ یہ گیارہ نمبر سے آپ کی کیا مراد ہے۔" ___ صفدر نے حیران ہو کر پوچھا۔

"ارے گیارہ نمبر کا تمہیں نہیں معلوم۔ حیرت ہے۔ سب کے پاس دو دو ٹانگیں ہیں۔ ان دونوں کو غور سے دیکھو تو کیا گیارہ نمبر نظر نہیں آتیں۔" ___ عمران نے کہا اور اس کا جواب سن کر وہ سب بے اختیار ہنس پڑے۔

ختم شد

عمران سیریز میں انتہائی دلچسپ اور یادگار ناول

کرائم سٹی

مکمل ناول

مصنف:۔ ظہیر احمد

مادام بلیک ۔ جس کے ہزاروں روپ تھے۔ جسے آج تک کسی نے نہیں دیکھا تھا۔

مادام بلیو۔ جس نے اولینڈ کے ایک شہر پر اپنا قبضہ جما رکھا تھا۔ کیوں ـــــ؟

ایکسٹو۔ جس نے عمران کو کرائم سٹی کے مشن پر جانے سے روک دیا۔ کیوں ـــــ؟ اور کیا واقعی عمران رک گیا۔

جولیا۔ جس کے سامنے مادام بلیک بے نقاب ہو کر آ گئی تھی مگر؟ کیا واقعی وہ مادام بلیک تھی ـــــ؟

جولیا اور اس کے ساتھی جہاں سے اپنا سفر شروع کرتے تھے واپس وہیں پھینک دیئے جاتے تھے۔ کیوں ـــــ؟

عمران ۔ جو اولینڈ میں موجود تھا مگر پاکیشیا سیکرٹ سروس اس سے بے خبر تھی۔

کرائم سٹی۔ جہاں کا تنکا تنکا ان کا دشمن تھا۔

کرائم سٹی۔ جہاں ایک بہت بڑے قلعے میں انہیں زندگی اور موت کی جنگ لڑنا پڑی۔ عمران جولیا کے سامنے بھی تھا اور نہیں بھی۔ حیرت انگیز سچویشن۔

ریڈ فاکس کون تھی اور وہ عمران کا ساتھ دینے پر کیوں مجبور تھی؟

مادام بلیو۔ عمران اور سیکرٹ سروس کو زندہ برقی بھٹیوں تک پہنچانے میں کامیاب ہوگئی۔ کیسے ـــــ؟

مادام بلیک۔ جس کا آخر میں راز کھلا تو عمران اور سیکرٹ سروس کے ممبران دانتوں تلے انگلیاں دبا کر رہ گئے۔ مادام بلیک کا ایک ایسا روپ جس کے بارے جان کر آپ بھی اچھل پڑیں گے۔

☆ نئی سوچ۔ نیا انداز اور واقعی منفرد طرز کا حامل یادگار اور دل کو موہ لینے والا ناول۔ ☆ رگوں میں خون منجمد کر دینے والا ایکشن۔ ☆ سسپنس ایسا کہ آپ سانس لینا بھول جائیں اور مزاح ایسا جو آپ کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹیں بکھیر دے۔

ایک ایسا ناول جو یقیناً آپ کے اعلیٰ معیار پر پورا اترے گا۔

شائع ہوگیا ہے۔ آج ہی اپنے قریبی بکسٹال یا براہ راست ہم سے طلب فرمائیں۔

یوسف برادرز
الحمد مارکیٹ
غزنی سٹریٹ۔ اردو بازار
لاہور